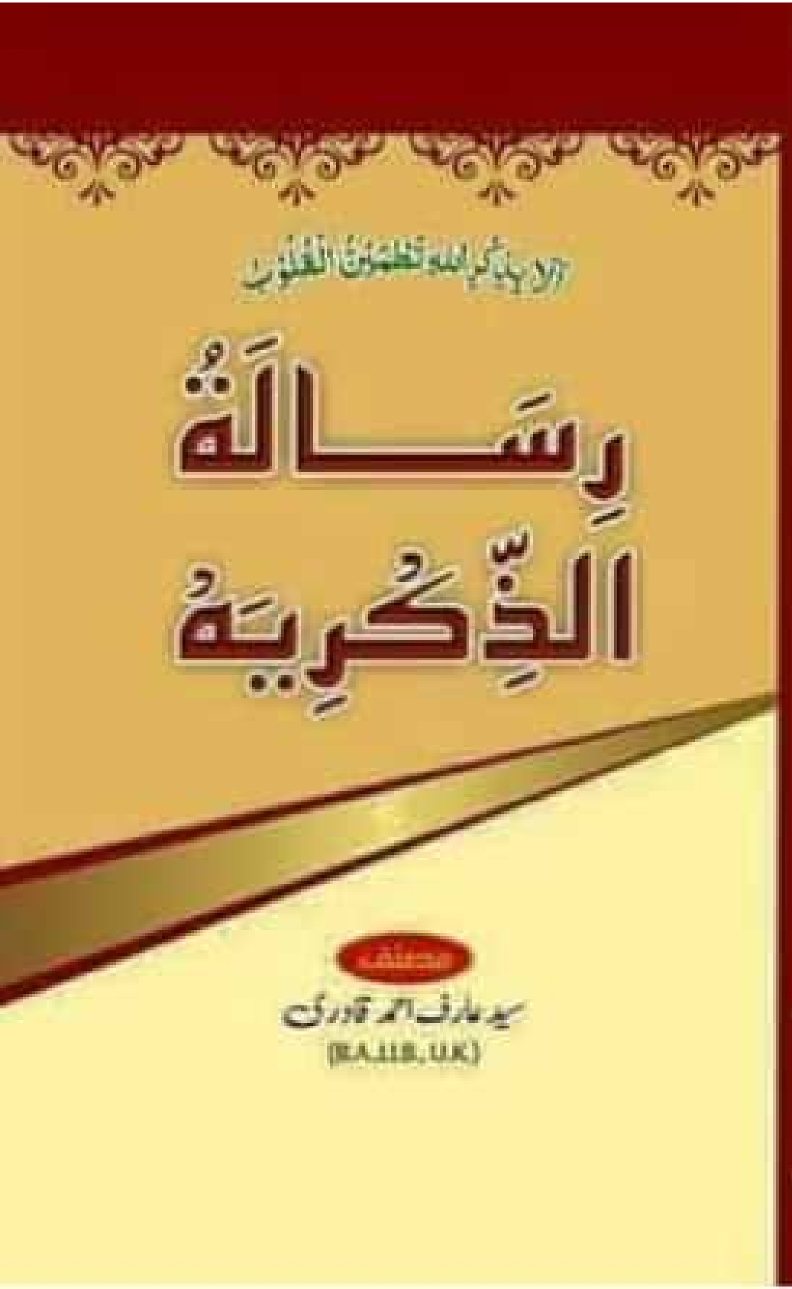

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

رِسَالَةُ الذِّكْرِيَةُ

سید عارف احمد قادری

(B.A.LLB.U.K)

بندۂ پرورِدگارم ﷻ اُمتِ احمد نبی ﷺ   دوست دارِ چار یارمؓ تا بہ اولادِ علی علیہ السلام
مذہبِ حنفیہؒ دارم ملّتِ حضرت خلیل علیہ السلام   خاکپائے غوث الاعظم رضی اللہ عنہ زیرِ سایہ ہر ولیؒ

اَلرِّسَالَۃُ
الذِّکْرِیَہُ

گنوادی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی ☆ ثریہ سے زمین پر آسمان نے ہم کو دے مارا

مصنف

سید عارف احمد قادری

﴿نارہ بل کشمیر﴾

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

* * *

☆ نام کتاب	اَلرِّسَالَۃُ الذِّکْرِیَہ
☆ مصنف	سید عارف احمد قادری (نارہ بل، کشمیر)
☆	موبائل نمبر۔9697023530
☆	اِی میل نمبر۔Yagous786@gmail.com
☆ پروف ریڈنگ	سید شبیر حسین بخاری صاحب (لاہور پاکستان) حال سعودی عربیہ۔
☆ کمپیوٹر کمپوزنگ	سید عارف احمد قادری و سید آصف رضا صاحب (نارہ بل)
☆ سنہ اشاعت	۲۰۱۶ء
☆ تعداد	گیارہ سو (۱۱۰۰)۔
☆ قیمت	ایک سو روپیہ (۱۰۰)

* * *

فہرستِ کتاب '' الرسالہ الذکریہ''

نمبر شمار	نام موضوع	صفحہ نمبر
۱۔	پیش لفظ	۵

بابِ اول: ذکر اللہ کا بیان قرآن واحادیث کی روشنی میں

۱۔ ذکر اللہ قرآن کی روشنی میں
۲۔ اہل ذکر کا مقام قرآن کی روشنی میں
۳۔ ذکر اللہ سے غافل رہنے والوں کا حشر (قرآن کی روشنی)
۴۔ ذکر اللہ احادیث شریف کی روشنی میں
۵۔ اہلِ ذکر کا مرتبہ ومقام احادیث کی روشنی میں

بابِ دوم: اجتماعی ذکر وذکر بالجہر کا بیان قرآن، احادیث وائیمہ کی روشنی میں

۶۔ قرآن کی روشنی میں اجتماعی ذکر کا بیان
۷۔ اجتماعی ذکر احادیثِ کی روشنی میں
۸۔ ذکر بالجہر قرآن کی روشنی میں
۹۔ ذکر بالجہر احادیث کی روشنی میں
۱۰۔ ذکر بالجہر پر علماء ومحدثین کے فتوٰے
۱۱۔ صبح وشام ذکر کا بیان قرآن کی روشنی میں
۱۲۔ صبح وشام ذکر احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں
۱۳۔ دعاء صبح واوراد فتحیہ قرآن، احادیث وتواریخ کی روشنی میں

باب سوم: خطمات و معظمات قرآن، احادیث، ائیمہ مفسرین و دیگر مکاتب فکر کی روشنی میں

۱۴۔ توبہ کی فضیلت قرآن کی روشنی میں
۱۵۔ توبہ کی فضیلت احادیثِ مقدّسہ کی روشنی میں
۱۶۔ ذکرِ رسول ﷺ یعنی نعتِ نبی مختار ﷺ۔
۱۷۔ دُرود و سلام قرآن و احادیث کی روشنی میں
۱۸۔ نبی تاجدار ﷺ اور اولیاء کرامؒ سے توسُل قرآن کی روشنی میں
۱۹۔ احادیث کی روشنی میں توسل
۲۰۔ توسل ائیمہ و مفسرین و دیگر مکاتب فکر کی نظر میں
۲۱۔ فرض نمازوں کے بعد اذکار اور دعاء کا بیان

پیش لفظ

اَعوذُ باللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمْ.   بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمْ.

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًااَبَدًا ÷ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیرِ الْخَلْقِ کُلِّھِم

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم !امابعد قال اللّٰہ تعالٰی فی القرآن الحکیم... فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْالِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِO (البقرہ: ۱۵۲)

''سوتم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کرو۔'' (ترجمہ آیتِ مذکورہ؛عرفان القرآن)

السلام علیکم ورحمۃُ اللّٰہ وبرکاتہ.

الحمدللہ! آج میں آپ کی خدمت میں ایک ایسی کتاب ''رسالۃ ذکریہ'' قرآن واحادیث کی روشنی میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں جس کی ضرورت خادم کو اسوقت محسوس ہوئی جب میں نے کچھ ایسی کتابوں اور میگزینوں، رسالوں اور کتابچوں کا مطالعہ کیا اور انٹرنیٹ پر کچھ ایسے بیانات سنے جو ذکراللہ کی مجالس، ذکرِ بالجہر، ختماتِ معظمات غرض جن موضوعات کا آپ بیان اس کتاب میں پڑھیں گے ان سب کے نفی میں تھیں یہی وجہ ہے کہ اس کتاب میں نہ صرف ذکراللہ و ذکر بالجہر کے پیش نظر دلائل پیش کئے گئے ہیں بلکہ آپ چند ایسے مسائل کا بیان بھی پڑھیں گے جو دلوں کو فطور سے دور کرکے نور سے منور کردیں گے۔ چونکہ مذکورہ رسالہ جات و بیانات سے میرے دل ودماغ میں ایک بے چینی سی پیدا ہوگئی تھی جس کے بعد مجھے اس بات کا خدشہ پیدا ہونے لگا کہ شاید کہیں میں ہی غلط عقائد سے تعلق تو نہیں رکھتا، چناچہ میں نے اپنی اس بے چینی اور اضطراب کو دور کرنے اور ان عقائد کی تحقیق کیلئے قرآن اور احادیث کا سُہارا لیا اور اپنی کم علمی اور کم فہمی کی پیش نظر خادم نے تقریباً تین سال قرآن حکیم، احادیث مبارکہ اور ائمہ حضرات و دیگر جید علماء کرام کی کُتب کا مطالعہ کیا۔ جس کے بعد مجھے اس بات کا اطمینان ہوگیا کہ ہمارا عقیدہ الحمدللہ! باطل نہیں بلکہ حق پر مبنی ہے جو نہ صرف قرآن واحادیث سے ثابت ہے بلکہ زمانہ قدیم سے اس کو تواتر حاصل ہے۔ چونکہ اس تحقیق کو اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں تک پہنچانا میرا ایک دینی فرض تھا اس

لیئے خادم نے اس موضوع پر ایک جامعہ کتاب لکھنے کا مستحکم ارادہ اس نیت سے کیا کہ بقولِ شاعر۔

ابھی میں طفلِ مکتب ہوں، نہ واعظ ہوں نہ فرزانہ ÷ تمنا دل میں گونجی ہے سنا دوں حق کا افسانہ

عنوان 'ذکر' کے متعلق بے شمار دلائل ہیں جن کو آپ اس کتاب میں پڑھ کر پوری طرح سے فیضیاب ہونگے مگر یہاں پر میں اس بات کا اندراج لازمی سمجھتا ہوں کہ لفظ 'ذکر' سے کیا مراد ہے؟ اور 'ذکر' کتنے طریقوں سے ثابت ہے؟

ذکر سے مراد " یاد کرنا" اور جب اس لفظ کو اللہ کی طرف منسوب کیا جائے تو اس سے مراد اللہ کو یاد کرنا بلند آواز سے، پست آواز سے، اللہ کو اُٹھتے اور بیٹھتے، کھاتے پیتے یاد کرنا اور بحثیت مسلمان ہم پر لازم ہے کہ ہم ہردم ذاکر رہیں۔

اور جب اس ذکر کو حضور پاک ﷺ کی طرف منسوب کیا جائے تو اس سے مراد نعتِ نبی ﷺ جس میں آپ ﷺ کو عطا کردہ صفات، اختیارات، کمالات اور معجزات کو بیان کرنا ہے۔ اور یہاں ایک بات غور طلب ہے کہ جب خالق کی ایسی تخلیق کا ذکر ہوتا ہے جس کو خالق کائنات نے تمام مخلوق میں ہر لحاظ سے اعلٰی بنایا ہو تو ایسی ذات کا ذکر کرنا بھی گویا اسی ذات (اللہ) کا ذکر ہے جو اپنی تخلیق کردہ ذات (مصطفٰی ﷺ) کو اتنے صفات، اختیارات، کمالات اور معجزات سے نوازنے پر بھی قادر ہے۔ گویا جب نبی پاک ﷺ کا ذکر ہوتا ہے وہ دراصل ذکر اللہ ہی ہوتا ہے کیونکہ ذکر نبی ﷺ بھی ذکر خدا ہی ہے جیسا کہ قرآن میں درج ہے۔

ا ... مَّنۡ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدۡ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَن تَوَلَّى فَمَا أَرۡسَلۡنَاكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيظًاہ(سورہ نساء ۸۰.۴)

جس نے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ (ہی) کا حکم مانا، اور جس نے روگردانی کی تو ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجاo

۲. وَمَا رَمَيۡتَ اِذۡرَمَيۡتَ وَلَكِنَّ اُللّٰهَ رَمَىٰ ج وَلِيُبۡلِيَاُلۡمُؤۡمِنِينَ مِنۡهُ بَلَآءً حَسَناً ج اِنَّ اُللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ o(سورہ :انفال:۱۷)

''اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی اور اس لئے کہ مسلمانوں کو اس سے اچھا انعام عطا فرمائے ، بے شک اللہ سنتا جانتا ہے'' (ترجمہ آیت مذکورہ از کنزالایمان)

آیت مذکورہ میں اللہ، نبی ﷺ کے کرنے کو خود (اللہ) کا کرنا بتاتا ہے لہٰذا اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کا ذکر دراصل اللہ ہی کا ذکر ہے اور نبی سے مدد مانگنا بھی مالک حقیقی اللہ ہی سے مدد مانگنا ہے۔ اگر نیت یہ ہو کہ نبی ﷺ کو بھی اللہ نے ہی عطا کر کے مختار کل بنایا ہے۔ جس کی گواہی آقا ﷺ کی اس حدیث مبارک سے بھی ملتی ہے ''اللہ مجھے (نبی ﷺ کو) عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں'' بخاری۔

"ورفعنا لک ذکرک ہ "(سورہ الم نشرح ،۴)

ترجمہ:۔ ''اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا'' (کنزالایمان)

اس آیت کی تفسیر میں علامہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اپنی تفسیر خزائن العرفان کے صفحہ نمبر ۱۰۹۷ پر لکھتے ہیں کہ۔ ''حدیث شریف میں ہے سید عالم ﷺ نے حضرت جبریلؑ سے اس آیت کو دریافت فرمایا۔ تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ ﷺ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے تو اس کے ساتھ آپ ﷺ کا بھی ذکر کیا جائے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اذان میں، تکبیر میں، تشہد میں، ممبروں پر خطبوں میں تو اگر کوئی اللہ تعالےٰ کی عبادت کرے، ہر بات میں اس کی تصدیق کرے اور سید عالم ﷺ کی رسالت کی گواہی نہ دے تو یہ سب بے کار، اور وہ کافر ہی رہے گا۔ ہر خطیب ہر تشہد پڑھنے والا (**أشھد ان لاالٰہ الا اللہ**) کے ساتھ (**واشھد ان محمد رسول اللہ** ﷺ) پکارتا ہے (تفسیر خزائن العرفان کے صفہ نمبر ۱۰۹۷)۔

تفسیر ابن کثیر میں بھی صفحہ نمبر ۷۴۵ پر مزکورہ حدیث مبارک دوسری اسناد اور روایات (جریر، مجاھد اور قتادہ) کے ساتھ درج ہے۔

ٹھیک اسی طرح جب کسی ولی خدا کی کرامات کا ذکر آتا ہے تو وہ اس ولی کے نبیؑ کا معجزہ ہوتا ہے جس کی شریعت پر چل کرامتی ولی ہو گیا!

اب شاید آپ کے ذہن میں یہ سوال بھی اٹھتا ہو گا کہ ٹھیک ہے اللہ کا ذکر کرنا درست ہے مگر نماز

کے بعد ذکر کیوں مروج ہے اس سے اوروں کی نماز میں خلل پیدا ہوتا ہے لہٰذا نماز کے بعد جب فرصت ملے گی تو اللہ کا ذکر کر لیا کرو۔ اس سلسلے میں قرآن پاک کی بذیل آیت مبارکہ اور حدیث رسول ﷺ پر غور کریں۔ **فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ج وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّکَ تَرْضٰیO** (طٰهٰ: ۲۰)

ترجمہ:۔ ''پس آپ ان کی (دل آزار) باتوں پر صبر فرمایا کریں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کریں طلوع آفتاب سے پہلے (نمازِ فجر میں) اور اس کے غروب سے قبل (نمازِ عصر میں) اور رات کی ابتدائی ساعتوں میں (یعنی مغرب اور عشاء میں) بھی تسبیح کیا کریں اور دن کے کناروں پر بھی (نمازِ ظہر میں جب دن کا نصفِ اوّل ختم اور نصفِ ثانی شروع ہوتا ہے)، (اے حبیبِ مکرّم! یہ سب کچھ اس لئے ہے) تا کہ آپ راضی ہو جائیں۔'' (ترجمہ آیتِ مذکورہ؛ عرفان القرآن)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:۔

''عن ابی هریره قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فیمایذکر عن ربه تبارک و تعالیٰ اذکرنی بعد العصر و بعد الفجر ساعته الفک فیما بینهما اخرجه احمد کذافی الدر بحواله فضائل اعمال جلد اول باب فضائل ذکر صفحه ۴۷.''

ترجمہ:۔ ''حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کو یاد کرو، پکارو، نماز فجر کے بعد اور نماز عصر کے بعد وہ تمہاری کفالت کرے گا، حاجت روائی کرے گا۔''

یہی وجہ ہے کہ سفیر اسلام سید السادات علی ثانی حضرت امیر کبیر میر سید علیؒ ہمدانی نے ہمارے لئے دو انمول جامع الوظائف ''اورادِ فتحیہ'' اور ''اورادِ عصریہ'' مرتب فرمائی ہیں۔ نماز فجر کے بعد اورادِ فتحیہ اور نماز عصر کے بعد اورادِ عصریہ پڑھ لیا کرو۔ جس کا ورد زمانہ قدیم سے وادی کشمیر میں مروج ہے۔ اور وقتاً فوقتاً علماء دین نے اس وردِ پاک کی شرح بھی لکھی ہے خصوصاً ماضی قریب میں یہ کار خیر امیر شریعت حضرت علامہ و مولٰنا سید محمد قاسم شاہ صاحب بخاریؒ نے انجام دیا۔ آپؒ نے اردو زبان میں شرح اور وردِ فتحیہ کیا جس کا نام ''انفاس قدسیہ'' رکھا۔ جس سے ہر عام و خاص نے اورادِ فتحیہ کے فیض سے مستفید ہونے میں آسانی پائی۔ اتنا ہی نہیں بلکہ انفاس قدسیہ میں اورادِ فتحیہ کو پڑھنے کے جواز میں قرآن احادیث کی روشنی میں دلائل بھی موجود ہیں۔۔!

کیا ذکراللہ کرنے سے کسی کا آرام خراب ہوگا؟ کسی کا سکون غارت ہوگا؟

بالکل نہیں، بلکہ اللہ کا ذکر کرنے اور سننے سے سکون قلب حاصل ہوتا ہے، اور ایسا سوچنا اور کہنا قرآن کی اس آیت کے خلاف ہے، اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ط اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ O (الرعد: ٢٨) ''جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔'' (ترجمہ آیتِ مذکورہ؛ عرفان القرآن)

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالیٰ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَ اَنَا مَعَهُ اِذَا ذَكَرَنِي فَاِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَاِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَ اِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً. (بخاری: کتاب: التوحید، باب: قول اللّٰہ تعالی: ویحذرکم اللّٰہ نفسہ، ٦/٢٦٩٤، الرقم: ٦٩٧٠۔ مسلم: کتاب: الذکر ودعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث علی ذکراللّٰہ تعالی، ٤/٢٠٦١، الرقم: ٢٦٧٥)

''حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (یعنی ذکر خفی) کرے تو میں بھی (اپنے شایانِ شان) خفیہ اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (یعنی ذکر جلی) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک آ تا جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔''

لہٰذا قرآن و احادیث کی نص سے ذکر دو طریقوں سے ثابت ہے۔ ''ذکرِ خفی'' اور ''ذکرِ جہری'' اور یہ عمل باعث نجات ہے۔

حدیث مبارک لَا یَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَّا یَشْكُرُ النَّاس کے مطابق میں اُن سب حضرات کا شکر گذار ہوں جنہوں نے اس ناچیز کی اس کوشش میں کسی بھی طرح کی مدد کی۔ علی الخصوص استاذِ محترم مولانا

سید بلال احمد کرمانی صاحب (صاحبِ آئینۂ حق نما) کا جنہوں اپنے قیمتی اوقات میں سے وقت نکال کر اس کتاب کی نظرِ ثانی اور اصلاح کی۔ ساتھ میں اُن سبھی علماء کا بھی شکر گذار ہوں جنہوں نے اس کتاب پر تفریظ لکھ کر احقر کی حوصلہ افزائی فرمائی؛ جن میں قابلِ ذکر قائد اہلسنت والجمات وادی کشمیر حضرت علامہ ومولانا سید محمد اشرف اندرابی صاحب دامت برکاتہم ومحترم علاّمہ سعید الدین قادری صاحب صدرِ انجمن تبلیغ الاسلام بارہمولہ کشمیر، مولینا سید مشتاق احمد کھوسپوری صاحب صدرِ انجمن تبلیغ الاسلام ضلع سرینگر اور محترم ارشاد حسین شاہ صاحب (کوکر گنڈ یاری پورہ) کولگام ہیں۔ اللہ ان سب حضرات کو جزائے خیر سے نوازے۔ اور ساتھ میں محترم شاہد لطیف مخدومی صاحب اور برادر سید آصف رضا صاحب، نارہ بل کا بھی بڑا شکر گذار ہوں جنہوں نے اسکی کمپوزنگ کی اور وقتاً فوقتاً رہنمائی فرمائی اور انہی کی بدولت آج یہ کتاب آپ کے سامنے ہے۔ اس کے ساتھ ہی اہلِ علم حضرات سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ اگر اس کتاب میں کسی بھی قسم کی غلطی یا خامی پائیں تو ناچیز کو بذریعہ فون یا ای میل ضرور مطلع فرمائیں۔

اور آخر پر خادم کی صرف اتنی گزارش ہے کہ اس عمل میں کوئی پابندی نہیں ہے کہ ذکرِ خفی کرینگے یا ذکرِ جہری بلکہ دونوں طریقوں سے قرآن واحادیث سے ثابت بھی ہے اور اللہ کو پسند بھی ہیں، غرض ذکر اللہ کرو اور دوسروں کو بھی کرنے کا درس دو کیونکہ یہ عمل باعث نجات اور باعث ثواب ہے۔ آج کے دور میں جب دل غافل ہیں تو دلوں کو جگانے کے لئے زبان سے ذکر بالجہر کیا جائے تاکہ زبان کے ذکر جہر کرنے سے دل جاگ اُٹھے۔ اللہ ہم سب کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی نصیب کرے اور ہمیں خلوص نیت سے اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور خادم کی اس چھوٹی سی کوشش اور پیغامِ حق کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین۔

خادم

سید عارف احمد قادری
نارہ بل۔ کشمیر

فون نمبر:9697023530
ای میل:Yagous786@gmail.com

تقریظ بے نظیر

(از قائدِ اهلسنت و الجماعت و سرپرست اعلٰی شاہ همدان ٹرسٹ پانپور الحاج
حضرت علاّمه و مولیٰنا سعید محمد اشرف اندرابی عاصمؔ مدظلهٗ کشمیر)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ.

نحمده و نصلی و نسلم علٰی رسولهِ الکریم.

اما بعد:

رسالہ نافعہ ''الذکریہ'' میری نظر سے گزرا ''ذکر اللہ'' کا دائرہ بہت وسیع ہے، لیکن مولف سید عارف احمد صاحب قادری زیدؔعلمہ کا موضوع مروجہ ذکر اللہ، تسبیح وتحمید وتحلیل اور درود وسلام بر ذاتِ والا صفات سید انام حبیبِ لبیبِ حضرت اللہ جل شانہ ہے، میں اگرچہ عدیم الفرصتی کی وجہ سے اس رسالہ مبارکہ کا بالاستعیاب مطالعہ نہ کر سکا تاہم مندرجات رسالہ کی فہرست پر ایک طائرانہ نظر ڈالکر اس میں بیان کئے گئے تمام مباحث پر حق تعالٰے کے فضل سے آگاہ ہوا۔ مولف زید علمہٗ نے کتاب وسنت کی روشنی میں اور اقوال صلف صالحین کی گرانقدر تشریحات سے اپنے موضوع کو ماشاءاللہ باید وشاید طریقہ سے مدلل طور پر واضع کیا ہے۔ اس ضمن میں ذکر بالجہر کو مدلل طور پر ثابت کیا ہے۔ اجتماعی ذکر، ذکر بعد از صلوٰۃ اور درود و سلام کا ہدیہ عقیدت بارگاہ رسالت میں پیش کرنے کی فضیلت، توسل بالانبیاء والصالحین کی مشروعیت اور بصیغہ خطاب صلوٰۃ وسلام پڑھنے کا ثبوت دلائل شرعیہ سے مدلل طور پر جائز بلکہ مستحسن ہونا ثابت کیا ہے۔ میرے خیال میں اس موضوع پر یہ رسالہ بقامت مہتر اور بقیمت بہتر کا بہترین نمونہ ہے اور موضوع کے لحاظ سے ایک منفرد اور بے حد منفعت بخش تحریر ہے۔ ہر مسلمان بالخصوص مسلمانان اہلسنت کو اس کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ دعا ہے لہ اللہ تعالٰی اس کتاب کو شرف قبولیت سے نوازے اور مولف زید مجدہٗ کو اس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین۔

فقیر سید محمد اشرف اندرابی عفی عنہ

تقریظ

(از قلمِ حضرت علاّمه و مولینٰا سعید الدین قادری صاحب صدرِانجمن تبلیغ الاسلام شمالی کشمیر)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہ. الصَّلوٰة و السَّلام عَلٰی من لا نبیَّ بعده.

امّابعد. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

یَاایُّهَاالَّذِیْنَ اٰمنوا اذکرو اللّٰه ذکراً کثیراً وَّ سبحوہُ بُکرةً وَّ اَصیلا ط

وقال النبی ﷺ مثل الذی یذکرُ ربّهُ والّذی لا یذکرُ مثل الحی وَ المیت. (متفق علیه)

عبدیت اور بندہ گی کا معنیٰ اُس معبودِ برحق ﷻ کا دن ورات میں اُس کے ارشادات کی تعمیل و تکمیل اور اُس کی لامثال ولاشریک ذات اقدس کا ذکر وتذکرہ اس حیثیت سے کرنا کہ دیکھنے والے بندگی میں دیوانہ تصور کریں۔ ان ہی مقدس نفوس کو ذات پاک باری تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اُولوالباب کے عظیم خطاب سے نوازا ہے۔ جو لیل ونہار فکر وذکر میں رہیں اور قیام کی حالت میں قعدہ کی حالت میں طاقت نہ ہو تو لیٹے لیٹے بھی اس ذات برکات کی ذکر وفکر میں رہیں جس سے ان کو اس ساری کائنات کی تخلیق کا اصل مدعا اور مقصد معلوم ہوتا ہے اور علم مالم یعلم سے ان کے قلوب واذہان منور ہو جاتے ہیں۔ جس علم سے وہ حق گو، حق شناس، حق بین بن جاتے ہیں اور عام لوگوں سے ان کا ایک ممتاز مقام بن جاتا ہے۔ جس سے ان کی زبان حق کی زبان، ان کی سماعت حق کی سماعت، ان کی بصارت حق کی بصارت، ان کا چلنا پھرنا اور لینا دینا خداوند قدوس ﷻ کا لینا دینا ہی ہوتا ہے۔ یہی لوگ دُنیا وآخرت کے تاجدار، عوام الناس کو دنیا و آخرت میں غمگسار اور قوت ودسگاہ رکھنے والے شہباز بن جاتے ہیں۔ ایسے ہی سرافراز بندگان کے خاص کے ساتھ حضور پرنور آقائے نامدار جناب مُحمد رسول اللہ ﷺ کو وقت گزارنے اور تشریف رکھنے کا ارشاد نازل فرمایا گیا ہے۔ جیسا کہ کتاب اللہ سے واضح اور صاف الفاظ میں ارشاد اِلٰہی ہے۔ ہمارے اس زمانہ میں آج لوگ اس تگ و دو میں لگے ہیں کہ مساجد وخوانق سے کس حیلے اور بہانے سے ذکر واوراد بند کروائیں اور وہی لوگ دین اسلام کی خدمت اور ترویج کا دعویٰ کرتے ہیں۔ جو مساجد وخوانق سے دعاءِ صبح، اورادِ فتحیہّ اور درود وسلام کو باہر نکالتے ہیں۔ حالانکہ رب ذوالجلال کا ارشاد گرامی ہے، ’’وَمَنْ اَظْلَمَ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ وَ سَعیٰ فِیْ خَرَابِهَا ط‘‘ کہ کون شخص اس سے زیادہ ظالم ہے جو خدا کی مسجدوں سے ذکر واوراد پر پابندی لگائے، لوگوں کو ذکر کرنے سے منع کرے اس شخص کا صرف

یہی مقصد ہے کہ وہ ایسا کرنے سے مسجد کو آباد کرنے کے بجائے مسجدوں کی خرابی اور ویرانی چاہتا ہے۔ آج کل ہمارے دور میں ایسے لوگوں کو دیندار اور اسلام پسند گردانتے ہیں۔ نعوذ باللہ من شرورھم آئے دن جو عذاب وعتاب ہم پر ظلم وستم کی حثیت میں یا آسمانی وزمینی صورتوں میں ہم پر نازل ہوتے ہیں اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ ہم نے اُس مالک الملک کے ذکر وفکر کو چھوڑ دیا۔ اور ہم نے وہ راستے اپنائے جو غیروں کے تھے نہ کہ اسلام کے تب ہی ہم معذوب ومعتوب بن گئے۔ آج ایک مسلمان کو مساجد وخوانق میں بیٹھنے کی فرصت ہی نہیں ہے! آج سلام کے بعد فرائضِ پڑھنے پر آیت الکرسی یا دعا مانگنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی ہے! آج انفرادی یا اجتماعی صورت میں ذکر واذکار کرنے کا وقت ہی نہیں! یہ سب چیزیں آج کے اس دور میں اسلام کے ساتھ معاذ اللہ یا تو مُبالغہ یا مشرکانہ عادات تصور کئے جاتے ہیں۔ جو سراسر عین کُفر ہے۔ ابھی بھی مسلمان اس چمن اسلام کو سرسبز وشاداب دیکھنا چاہیں تو اسلاف واحناف اور صُلحاء اُمّت کے فرمائے ہوئے ارشادات پر عمل کرنے کے بغیر ناممکن ہے۔ اس سلسلہ میں جو عُلماء حق نے جو کام کیا ہے یا کرتے ہیں وہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

عزیز القدر جناب سیّد عارف احمد قادری صاحب طال اللہ عُمرہٗ نے اس رسالہ الذکریہ میں جو محنت شاقہ سے تالیف دیا ہے نہایت ہی اہم اور عالمانہ کام انجام دیا ہے۔ ذکر خفی، ذکر جلی، اولیاء کرام علیہم الرحمتہ و رضوان سے توسل واستعانت اور عوام الناس میں مختلف پھیلے مسائل کا جواب اور حل قرآن و احادیث کی دلائل سے پیش کیا ہے جو واقعی مستند اور صحیح دلائل ہیں۔ بالخصوص جن علماءِ مفسرین ومحدثین کے ثبوت اور دلائل پیش کئے ہیں وہ حجتہ الاسلام ہیں۔ ان کی آراء کو اور دلائل کو وہی شخص رد کرسکتا ہے جو دین کے ساتھ کوئی واسطہ نہ رکھتا ہو۔ عوام الناس سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب کو پڑھیں اور خداوند کریم سے دعا ہے کہ وہ عزیزی عارف صاحب اور اس کے معاونین کو ہدایت، عزت، صحت اور دنیا وعقبٰی کی سرخروئی سے نوازے۔ آمین۔

وصلّ اللّٰہُ تعالٰی علٰے خَیر خلقِهِ مُحمدٍوّعلٰی آلِهِ واصحابِهِ اَجمعِین.

خاکسار

سعید الدین قادری

(خادم اِنجمن تبلیغ الاسلام شمالی کشمیر)

مقدمہ

(از مولینا سید بلال احمد کرمانی صاحب سرپرستِ اعلیٰ
المرکزالاسلامی پی.سی ڈیپو رحمت آباد سرینگر

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اما بعد! بفحوائے حکم خداوندی" فاذکرونی اذکرکم " تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا یعنی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ بس اسکو یاد کرنے کی دیر ہے کہ وہ ذاکر کو یاد کرے گا وہ بھی ایسے کہ حدیث نبوی میں آیا ہے کہ تم مجھے اکیلے یاد کرو میں بھی تمہیں یاد کروں گا تم مجھے مجلس میں یاد کرو میں تمہیں ملائکہ کی مجلس میں یاد کروں گا گویا ذکراللہ تعلق باللہ کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ وہ فرد یا قوم انتہائی بدترین ہیں جو ذکراللہ سے منع کرے۔ اس عمل کو زمانۂ نبوی سے آج تک تواتر حاصل ہے۔ حضور علیہ السلام کو حکم ہوا کہ بعد فجر ان مجالس مین بیٹھیں جو ذکر میں مشغول ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ مشائخ سلسلہ نے مُریدین کو ہر دور میں مختلف اذکار و اورا د، دئے ہیں۔ آج بھی مسلمانوں کی اکثریت ان اوراد و وظائف کا ورد اپنا معمول بنائے ہوئے ہیں۔ دلائل الخیرات، حصن وحصین، حزب البحر، کبریت احمر شریف وغیرہ اس کا زندہ ثبوت ہے۔ کشمیر میں اسلام کے تعارف کے بعد حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ للہ علیہ نے اورادفتحیہ وظیفہ کے طور پر عطا کیا اس وظیفہ کو الحمداللہ آج تک تواتر حاصل ہے کشمیر میں ہی نہیں بلکہ کشمیر سے باہر بھی دنیا کے باقی خطوں میں اورادفتحیہ بعد فجر پڑھی جاتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے ان اذکار و وظائف کا تذکرہ "انتباہ فی سلاسل الاولیاء" میں کیا ہے احقر نے یہ کتاب خانقاہ شاہ ابوالخیر چتلی قبر دھلی سے حاصل کر کے اس کی فوٹوسٹیٹ کرائی ۔اس کتاب میں بھی حضرت محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اورادفتحیہ کا تذکرہ عظیم الشان طریقے سے کیا ہے۔ غرض صاحب ایمان کے لئے ذکراللہ از حد ضروری ہے لیکن افسوس کہ اب چند مکروہ عزائم رکھنے والے دین دشمن اسلام کے لبادے میں آکر عوام کو ذکراللہ سے روک رہے ہیں تو عوام کو ان کی باتوں میں آنے کے بجائے اپنے اسلاف کے طریقوں پر قائم رہنا چاہیے۔

الحمداللہ علمائے حق، صلحاء، محققین پنے اسلاف کی تعلیمات کو آگے لے جانے میں آج بھی مشغول ہیں اسی کی

ایک کڑی یہ ''رسالہ ذکریہ'' ہے جسکو عزیز القدر سید عارف احمد قادری نے بہت ہی اچھے طریقے سے ترتیب دیا ہے عارف احمد اصل میں قانون کے طالب علم ہیں البتہ دینی ذوق آپ کو اباً عن جد حاصل ہوا ہے یہی وجہ ہے رسالہ اپنے عنوان پر دلائل کے لحاظ سے بہت ہی مفید ہے اللہ تعالٰی اس رسالہ کو پوری امت کے لئے مفید تر بنائے اور ہمیں ہمیشہ اپنے اسلاف کے طریقوں پر ثابت قدم رہنے کی توفیق بخشے، بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف سا قلب وجگر۔

العبد الحقیر
بلال کرمانی
رحمت آباد، پی۔ سی۔ ڈیپو، سرینگر، کشمیر

تقریظ

(ازحضرت مولیٰنا سید مشتاق احمد کھوسپوری صاحب
صدرِانجمن تبلیغ الاسلام ضلع سرینگر کشمیر)

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم : امابعد:

فَاَعوذُبااللّٰہِ مِنَ شَّیطَنِ الَّرجِیمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الَّرحْمٰنِ الرَّحِیْم.

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ O (الرعد:٢٨)

قارئین کرام السلام علیکم :۔

دورِحاضر میں ہرانسان پریشان نظر آرہاہے اس پریشانی کودور کرنے کے لئے جب ایک مومن قرآن پاک سے سوال کرتا ہے کہ اے کلام اللہ تجھ میں کائنات عالم کے ہرمسلے کا حل موجود ہے۔ بے قرار اور بے سکون دلوں کوچین وسکون اوراطمینان قلب کی دولت کانُسخہ کیا ہے؟ تو قرآن مجید ہمیں بزبانِ قدرت جواب دے رہا ہے کہ اے انسان اگرتو سکون قلب چاہتا ہے تو "اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ O" خوب سمجھ لوکہ اللہ کے ذکر سے دلوں کواطمینان ہوجاتا ہے، حضرت مولانا رومؒ فرماتے ہیں ۔

ہرچہ خواہی زیستن با اکبرد   یاد او کن یاد او کن یاد او

اگرتو عزت وآبرو کی زندگی گزارنا چاہتا ہے تو عظمت والے رب ذولجلال کے نام کا ورد کر

حضرت عبداللہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے مسلسل تین رات بارگاہ خداوندی میں التجا کی کہ اے میرے اللہ! میں جنت میں اپنے ساتھی کودیکھنا چاہتا ہوں، ہاتف غیبی سے آواز آئی کہ جنت میں تمہارا ساتھی میمونہ ہوگی جوکہ کوفہ میں ہے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ جب میں میمونہ کو ملنے کے لئے کوفہ پہنچا تو لوگوں نے بتایا کہ میمونہ جنگل میں بکریاں چرایا کرتی ہے۔ چناچہ میں جنگل میں پہنچا تو ایک عجیب منظر دیکھنے کوملا۔ میمونہ ایک درخت کے نیچے ذکراللہ میں محوتھی اور بیڑیئے بکریوں کی رکھوالی کرر ہے ہیں۔ میں نے میمونہ کوسلام کیا تو اس نے کہا اے عبداللہ ہماری ملاقات جنت میں ہوگی۔ میں نے پوچھا، اے میمونہ میرا نام تجھے کس نے

بتایا؟ میمونہ نے جوب دیا کہ جس نے تجھے میرا پتہ بتایا۔ پھر حضرت عبداللہ نے اور ایک سوال کیا کہ بیڑیئے اور بکریوں کی صلح کب سے ہوگئی ہے؟ اس پر سے میمونہ نے فرمایا کہ جب سے ہم نے اپنے اللہ سے صلح کر لی۔

جہاں ہمیں دائیں بائیں، آگے پیچھے اور اوپر نیچے سب کچھ خلاف نظر آرہا ہے حتیٰ کہ ایسا لگ رہا ہے کہ زمین و آسمان، دشت و دریا، کوہ و بیابان، اولاد و اطفال نے ہم سے رُخ پھیر لیا ہے ان حالات میں اشد ضروری ہے کہ مکرمی عزیز القدر سید عارف احمد قادری صاحب کی تالیف کردہ کتاب ھٰذا موسوم بہ ''الذکریہ'' کا مطالعہ کر کے اپنے دلوں کے فطور کو دور فرمائیں اور اللہ تعالی وحبیبِ کبریا ﷺ کے بتائے ہوئے، بانی مسلمانی حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ کے لائے ہوئے، علماء عاملین بالتخصیص حضرت امیر شریعت مفسر قرآن علامہ و مولٰینا سید محمد قاسم شاہ صاحب بخاریؒ کے دکھلائے ہوئے، جن اذکار و اوراد اور اعمال و عقاید کا مولف نے تحریر فرما کر ذکر کیا ہے ہم پھر سے ان کی عملی تفسیر بن جائیں تا کہ ہماری دنیا و آخرت دونوں سنور جائیں۔

اللہ تبارک وتعالٰی اپنے حبیبِ مکرم ﷺ کے صدقے مولف کی اس کوشش کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین!

احقر

مولوی سید مشتاق احمد کھوسپوری

خادم انجمن تبلیغ الاسلام.

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

زندگی نتواں گفت حیاتیکہ مراست
زندہ آنست کہ بادوست وِصالے دارد

مجالس ومحافل ذکر و درود کا انعقاد اور رواج تاریخ کشمیر کے حوالے سے اتنا قدیم اور پُرانا ہے جتنا یہاں کا عرصہ اسلام۔ گویا کہ کشمیر میں اسلام اور ان محافل ومجالس کا آپسی رشتہ لازم وملزوم ہے۔ درُود وسلام کے ساتھ ہی پاکباز اسلاف نے یہاں کے لگ بھگ سارے علاقوں میں مراکز ذکر و فکر اور خوانق قائم

کئے تھے جن میں قرآن وحدیث کے حلقوں کے بعد ان ہی مجالس ذکر ودرود کے ذریعے یہاں کے عوام وخواص کے دلوں میں عقائد اسلام راسخ کر دیئے گئے۔

اس سلسلے میں محترم ومکرّم جناب سید عارف احمد قادری صاحب واقعی مبارکبادی کے مستحق ہے کہ انہوں نے تالیف ھٰذا مرتب کر کے اپنے پاک اسلاف سے نسبت قائم کرنے کی مبارک سعی کی ہے۔

کتاب کے موضوع ومضمون پر تبصرہ کرنے کے سلسلہ میں سرور دو عالم ﷺ کے اس ارشاد مبارک پر ہی اکتفا کرنا اپنے لئے باعث خیر سمجھتا ہوں کہ

عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہ‘ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ رَبَّہ‘ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ. (اخرجہ البخاری ومسلم والبیہقی)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا ان دونوں کی مثال زندہ اور مُردے کی سی ہے کہ ذکر کرنے والا زندہ ہے اور ذکر نہ کرنے والا مُردہ ہے۔

اس لئے مزید کسی وضاحت کی یہاں گنجائش نہیں رہتی۔

ہاں اتنا ضرور عرض کیے دیتا ہوں کہ کتاب میں انتخابِ آیات واحادیث موزوں ہے۔

اس محبوب عند اللہ وعند رسول ﷺ عمل (ذکر اللہ) کے سلسلے میں معاندانہ، متعصّبانہ اور مخالفانہ رویّہ اپنانے والوں کے لئے یہ کتاب بہترین دعوتِ فکر وعمل ہے۔

بارگاہِ ایزدی میں مُلتجی ہوں کہ اپنے حبیب مکرم ﷺ کے طفیل محترم سیّد عارف احمد قادری صاحب کی یہ کوشش مقبول ہو۔ (آمین)

ارشاد حسین شاہ (کوکر گنڈ یاری پورہ)

سلام بحضور سرور کائنات ﷺ

مُصطفٰے جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
جس سُہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حددرود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اُٹھا غنی کردیا
موجِ بحرِ سماعت پہ لاکھوں سلام
اُمتی اُمتی لب پہ جاری رہا
ناز بردارِ اُمت پہ لاکھوں سلام
جس کی صورت سے ظاہر ہوشان خدا
ایسی نورانی صورت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آگیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام
شہرِ یارِ اِرم تاجدارِ حرم
نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب انکی شوکت پہ لاکھوں سلام
مُجھ سے خدمت کے قُدسی کہیں ہاں رضاؔ
مُصطفٰے ﷺ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

* * *

مناجات

(از حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ)

ہرروز باشی صائماً ہر لیل باشی قائماً
در ذکر باشی دائماً مشغول شودر ذکر ھُو
گر عیش خواہی جاوداں عزت بخواہی درجہاں
ایں ذکر ھُو ہر آن بخواں مشغول شودر ذکر ھُو
سودے ندارد خفتنت ناچار باید رفتنت
در گور تنہا ماند نت مشغول شودر ذکر ھُو
ہوہو بذکرش سازکن نام خدا آغاز کن
قُفل زسینہ باز کُن مشغول شودر ذکر ھُو
علم بخوانی باعمل فردانہ باشی تاخجل
درپیشِ قادرلم یزل مشغول شودر ذکر ھُو
ہردم خدارا یاد کُن دلہائے غمگین شاد کُن
بُلبل صفت فریاد کُن مشغول شودر ذکر ھُو
مسکین احمد مرد شو در جملہ عالم فرد شو
درراہ حق چوں گرد شو مشغول شودر ذکر ھُو

* * *

(باب اول)

ذکر اللہ قرآن کی روشنی میں

۱۔ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِO (آل عمران: ٤١)

''اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو اور شام اور صبح اس کی تسبیح کرتے رہوo'' (ترجمہ عرفان القرآن)

۲۔ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ O (الأعراف: ٢٠٥)

''اور اپنے رب کا اپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی وزاری سے اور خوف و خستگی سے اور میانہ آواز سے پکار کر بھی، صبح و شام (ذکر حق جاری رکھو) اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤO'' (ترجمہ عرفان القرآن)

۳۔ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ لا يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِO (النور؛ ٣٦)

''(اللہ کا یہ نور) ایسے گھروں (مساجد اور مراکز) میں (میسر آتا ہے) جن (کی قدر و منزلت) کے بلند کیے جانے اور جن میں اللہ کا نام کا ذکر کیے جانے کا حکم اللہ نے دیا ہے (یہ وہ گھر ہیں کہ اللہ والے) ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیںO'' (ترجمہ عرفان القرآن)

۴۔ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ط اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُO (الرعد: ٢٨)

''جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔'' (ترجمہ عرفان القرآن)

۵۔ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِO (البقره: ١٥٢)

''سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کیا کرو اور میری ناشکری نہ کیا کرو۔'' (ترجمہ عرفان القرآن)

٦۔ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ج فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا

الصَّلٰوۃَ ج اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا O (النساء: ۱۰۳)

"پھر (اے مسلمانو!) جب نماز ادا کر چکو تو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر (لیٹے ہر حال میں) یاد کرتے رہو، پھر جب تم (حالتِ خوف سے نکل کر) اطمینان پالو تو نماز کو (حسبِ دستور) قائم کرو۔ بیشک نماز مومنوں پر مقررہ وقت کے حساب سے فرض ہے۔" (ترجمہ عرفان القرآن)

۷. اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُھُمْ بِذِکْرِ اللّٰہِ ط اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ O (الرعد: ۲۸)

"جو لوگ ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، جان لو کہ اللہ ہی کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔" (ترجمہ عرفان القرآن)

۸. قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی O وَ ذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی O (الا علی، ۸۷،۱۴ـ۱۵)

"بے شک وہی بامراد ہوا جو (نفس کی آفتوں اور گناہ کی آلودگیوں سے) پاک ہو گیا O اور وہ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہا اور (کثرت و پابندی سے) نماز پڑھتا رہا O (ترجمہ عرفان القرآن)

۹. اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتَابِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ط اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ ط وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ط وَ اللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ O (العنکبوت: ۴۵)

"(اے حبیبِ مکرّم ﷺ!) آپ وہ کتاب پڑھ کر سنائیے جو آپ کی طرف (بذریعہ) وحی بھیجی گئی ہے، اور نماز قائم کیجیے، بیشک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے، اور واقعی اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے، اور اللہ ان (کاموں) کو جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔" (ترجمہ عرفان القرآن)

گویا مذکورہ آیت سے ثابت ہوا کہ صرف نماز پڑھنا اور تلاوتِ قرآن کرنا ہی ذکر اللہ نہیں بلکہ ذکر اللہ ان سے الگ ایک اضافی عمل بھی ہے۔

اھل ذکر کا مقام قرآن کی روشنی میں

۱. اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًاوَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَ یَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ O (آل عمران؛ ۱۹۱)

’’یہ وہ لوگ ہیں جو (سراپا نیاز بن کر) کھڑے اور (سراپا ادب بن کر) بیٹھے اور (ہجر میں تڑپتے ہوئے) اپنی کروٹوں پر (بھی) اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق (میں کارفرما اس کی عظمت اور حُسن کے جلوؤں) میں فکر کرتے رہتے ہیں (پھر اس کی معرفت سے لذت آشنا ہو کر پکار اُٹھتے ہیں) اے ہمارے رب! تو نے یہ (سب کچھ) بے حکمت اور بے تدبیر نہیں بنایا تو (سب کوتاہیوں اور مجبوریوں سے) پاک ہے پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے O‘‘ (ترجمہ عرفان القرآن)

۲. اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَO (الأنفال؛ ۲)

’’ایمان والے (تو) صرف وہی لوگ ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) ان کے دل (اس کی عظمت و جلال کے تصور سے) لرز جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ (کلام محبوب کی لذت انگیز اور حلاوت آفرین باتیں)

ان کے ایمان میں زیادتی کر دیتی ہیں اور وہ (ہر حال میں) اپنے رب پر توکل (قائم) رکھتے ہیں (اور کسی غیر کی طرف نہیں تکتے) O‘‘ (ترجمہ عرفان القرآن)

۳. وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ بِالْغَدٰوۃِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْھَہٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰکَ عَنْھُمْ ج تُرِیْدُ زِیْنَۃَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ج وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ھَوٰہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًاO (الکھف؛ ۲۸)

’’(اے میرے بندے!) تو اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھا کر جو صبح و شام اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اس کی رضا کے طلبگار رہتے ہیں (اس کی دید کے متمنی اور اس کا مکھڑا تکنے کے

آرزومند ہیں) تیری (محبت اور توجہ کی) نگاہیں ان سے نہ ہٹیں، کیا تو (ان فقیروں سے دھیان ہٹا کر) دنیوی زندگی کی آرائش چاہتا ہے، اور تو اس شخص کی اطاعت (بھی) نہ کر جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کردیا ہے اور وہ اپنی ہوائے نفس کی پیروی کرتا ہے اور اس کا حال حد سے گزر گیا ہے○" (ترجمہ عرفان القرآن)

۴. اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ط فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ○ (الزمر؛ ۲۲)

"بھلا، اللہ نے جس شخص کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا ہو تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر (فائز) ہو جاتا ہے، (اس کے برعکس) پس اُن لوگوں کے لیے ہلاکت ہے جن کے دل اللہ کے ذکر (کے فیض) سے (محروم ہو کر) سخت ہو گئے، یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں○" (ترجمہ عرفان القرآن)

۵. وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ○ (الزخرف؛ ۳۶)

"اور جو شخص (خدائے) رحمان کی یاد سے صرفِ نظر کر لے تو ہم اُس کے لیے ایک شیطان مسلّط کر دیتے ہیں جو ہر وقت اس کے ساتھ جڑا رہتا ہے○" (ترجمہ عرفان القرآن)

ذکر اللہ سے غافل رہنے والوں کا حشر (قرآن کی روشنی میں)

(۱) وَمَنْ اَظْلَمَ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ط اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ۵ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌO (البقرہ: ۱۱۴)

ترجمہ: ''اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں اس کے نام کا ذکر کئے جانے سے روک دے اور انہیں ویران کرنے کی کوشش کرے، انہیں ایسا کرنا مناسب نہ تھا کہ مسجدوں داخل ہوتے مگر ڈرتے ہوئے، ان کیلئے دنیا میں (بھی) ذلّت ہے اور ان کیلئے آخرت میں (بھی) بڑا عذاب ہے۔'' (ترجمہ آیتِ عرفان القرآن)

(۲) اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍمِّنْ رَّبِّهٖ ط فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ط اُولٰٓئِكَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍO (الزمر: ۲۲)

ترجمہ: ''بھلا، اللہ نے جس شخص کا سینہ اسلام کیلئے کھول دیا ہو، تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر (فائز) ہوجاتا ہے، (اس کے برعکس) پس اُن لوگوں کیلئے ہلاکت ہے جن کے دل اللہ کے ذکر (کے فیض) سے (محروم ہوکر) سخت ہوگئے، یہی لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔'' (ترجمہ عرفان القرآن)

(۳) وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَايُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ج وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَO (الزمر: ۴۵)

ترجمہ: ''اور جب تنہا اللہ ہی کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن لوگوں کے دل گھٹن اور کراہت کا شکار ہوجاتے ہیں جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے، اور جب اللہ کے سوا اُن بتوں کا ذکر کیا جاتا ہے (جنہیں وہ پوجتے ہیں) تو وہ اچانک خوش ہوجاتے ہیں۔ (ترجمہ عرفان القرآن)

(۴) وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌO (الزخرف: ٣٦)

ترجمہ: ''اور جو شخص (خدائے) رحمان کی یادصرفِ نظر کرلےتو ہم اُس کیلئے ایک شیطان مسلّط کردیتے ہیں جو ہر وقت اُس کے ساتھ جڑا رہتا ہے۔'' (ترجمہ عرفان القرآن)

(۵) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ج وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَO (المنٰفقون: ٩)

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد (کہیں) تمہیں اللہ کی یاد سے ہی غافل نہ کردیں، اور جو شخص ایسا کرے گا تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔'' (ترجمہ عرفان القرآن)

(٦) لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ط وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًاO (الجن: ١٧)

ترجمہ: ''تاکہ ہم اس (نعمت) میں ان کی آزمائش کریں، اور جو شخص اپنے رب کے ذکر سے مُنہ پھیر لے گا تو وہ اسے نہایت سخت عذاب میں داخل کردے گا۔'' (ترجمہ عرفان القرآن)

ذکر الله احادیث شریف کی روشنی میں

١) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالیٰ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَ إِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً. (بخاری؛ کتاب التوحید، الرقم: ٦٩٧٠ ـ مسلم؛ کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، الرقم: ٢٦٧٥)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا گمان رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (ذکرِ خفی) کرے تو میں بھی (اپنے شایانِ شان) خفیہ اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (ذکرِ جلی) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔''

٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضي الله عنهما: أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عزوجل إِلَّا حَفَّهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ. (مسلم؛ کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، الرقم: ٢٧٠٠ ـ ترمذی؛ کتاب الدعوات، الرقم: ٣٣٧٨)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ دونوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں گواہی دی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کیلئے بیٹھتے ہیں انہیں فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ (سکون وطمانیت) نزول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنی بارگاہ کے حاضرین میں کرتا ہے۔''

۳. عَنْ أَنَسٍ ﵁ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُوْلُ: اللّٰهُ، اللّٰهُ.

(مسلم؛ کتاب الایمان: الرقم: ۱۴۸)

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ! لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اللّٰهُ، اللّٰهُ.

''حضرت انس ﵁ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اللہ کہنے والے کسی شخص پر قیامت نہ آئے گی (یعنی جب قیامت آئے گی تو دنیا میں کوئی بھی اللہ اللہ کرنے والا نہ ہوگا)۔''

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت برپا ہوگی، جب دنیا میں اللہ اللہ کہنے والا کوئی نہ رہے گا۔''

۴. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ﵁ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ، وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ، فَتَضْرِبُوْا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا أَعْنَاقَكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَى. قَالَ: ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالَى.

(ترمذی؛ کتاب الدعوات؛ الرقم: ۳۳۷۷، ابن ماجه؛ کتاب الأدب؛ الرقم: ۳۷۹۰، حاکم؛ الرقم: ۱۸۲۵، أحمد؛ الرقم: ۲۲۱۳۲، بیهقی؛ الرقم: ۵۱۹)

''حضرت ابودرداء ﵁ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سے سب سے اچھا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں بہتر اور پاکیزہ ہے، تمہارے درجات میں سب بلند ہے، تمہارے سونے اور چاندی کی خیرات سے بھی افضل ہے، اور تمہارے دشمن کا سامنا کرنے یعنی جہاد سے بھی بہتر ہے درآنحالیکہ تم انہیں قتل کرو اور وہ تمہیں؟ صحابہ کرام ﵁ نے عرض کیا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عمل اللہ کا ذکر ہے۔''

۵. عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ ﵁ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، اِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ. قَالَ: لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ. (ترمذی؛ کتاب الدعوات؛ الرقم: ۳۳۷۵، ابن ماجه؛ کتاب الأدب؛ الرقم: ۳۷۹۳)

''حضرت عبداللہ بن بسر ﵁ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! احکام اسلام مجھ پر

غالب آ گئے ہیں مجھے ایسی چیز بتائیں جسے میں انہماک سے کرتا رہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیری زبان ہر وقت ذکر الٰہی سے تر رہنی چاہیے۔''

٦ . عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّـهُ قَـالَ: مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مُضْطَجَعًا لَا يَذْكُرُ اللهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللهِ تِرَةٌ.

(ابو داود؛ كتاب الأدب؛ الرقم: ٤٨٥٦، نسائی (سنن الکبریٰ)؛ الرقم: ١٠٢٣)

''حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے بیٹھنے کی جگہ سے اُٹھ گیا اور اس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ندامت وارد ہوگی اور جو بستر میں لیٹے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے بھی ندامت ہوگی۔''

٧. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللهِ حَتَّى يَقُوْلُوْا: مَجْنُوْنٌ. (مسند أحمد؛ الرقم: ٣١١٦٩٢، ابن حبان؛ الرقم: ٨١٧)

''حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔''

٨. عَنْ مُعَاذٍ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ: أَيُّ الْجِهَادِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ذِكْرًا. قَالَ: فَأَيُّ الصَّائِمِيْنَ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ذِكْرًا. ثُمَّ ذَكَرَ لَنَا الصَّلَاةَ وَ الزَّكَاةَ وَالْحَجَّ وَالصَّدَقَةَ كُلُّ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: أَكْثَرُهُمْ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ذِكْرًا. فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ لِعُمَرَ رضي الله عنهما : **يَا أَبَا حَفْصٍ، ذَهَبَ الذَّاكِرُوْنَ بِكُلِّ خَيْرٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَجَلْ.** (مسند أحمد؛ الرقم: ١٥٦٥٢، طبرانی (معجم الکبیر)؛ الرقم: ٤٠٧)

''حضرت معاذ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: کون سے مجاہد کا ثواب زیادہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُن میں سے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ اس نے دوبارہ عرض کیا: روزہ داروں میں سے کس کا ثواب زیادہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُن میں سے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ پھر اُس نے ہمارے لیے نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقے کا ذکر کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ ہر بار

فرماتے رہے: جو اُن میں سے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے حضرت عمر ؓ سے کہا: اے ابوحفص! اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے تمام نیکیاں لے گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بالکل (درست ہے)۔“

۹ . عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتَّى يَقُوْلَ الْمُنَافِقُوْنَ: اِنَّكُمْ مُرَاؤُوْنَ. (بيهقى فى شعب الايمان؛ الرقم: ٥٢٧، طبرانى فى المعجم الكبير؛ الرقم: ١٢٧٨٦)

”حضرت ابوجوزا ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کیا کرو کہ منافق تمہیں ریاکار کہیں۔“

۱۰ . عَنْ مُعَاذِبْنِ جَبَلٍ ؓ قَالَ: اِنَّ آخِرَ كَلَامٍ فَارَقْتُ عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ قُلْتُ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: أَنْ تَمُوْتَ وَ لِسَانُکَ رَطَبٌ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ. (ابن حبان؛ الرقم: ٨١٨، طبرانى فى المعجم الكبير؛ الرقم: ٢٠٨)

”حضرت معاذ بن جبل ؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے جدا ہوتے ہوئے جو آخری بات کی وہ یہ تھی: میں عرض کیا: اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے کہ جب تو فوت ہو تو تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔“

۱۱ . عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَيَذْكُرَنَّ اللّٰهَ قَوْمٌ فِي الدُّنْيَا عَلَى الْفُرُشِ الْمُمَهَّدَةِ يُدْخِلُهُمُ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى. (ابن حبان؛ الرقم: ٣٩٨)

حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ دنیا میں بچھے ہوئے پلنگوں پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں گے اور وہ انہیں (جنت کے) بلند درجات میں داخل کر دے گا۔“

۱۲ . عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ص قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الشَّيْطَانَ وَاضِعٌ خُطْمَهُ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَاِنْ ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ وَاِنْ نَسِيَ الْتَقَمَ قَلْبَهُ فَذَلِکَ الْوَسْوَاسُ الْخَنَّاسُ. (ابويعلى فى المسند؛ الرقم: ٤٣٠١، بيهقى فى شعب الايمان؛ الرقم: ٥٤٠)

”حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شیطان نے ابن آدم کے دل پر اپنی

رسیاں ڈالی ہوئی ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو وہ بھاگ جاتا ہے اور اگر بھول جائے تو وہ اُس کے دل میں داخل ہو جاتا ہے اور یہی وسوسہ ڈالنے والا الخناس ہے۔''

۱۳. عَنْ أُمِّ أَنَسٍ رضي الله عنها **أَنَّهَا قَالَتْ: يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ، أَوْصِنِي. قَالَ: اهْجُرِي الْمَعَاصِي فَإِنَّهَا أَفْضَلُ الْجِهَادِ وَ أَكْثِرِي ذِكْرَ اللهِ فَإِنَّكِ لَا تَأْتِيْنَ اللهَ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِهِ.** (طبرانی فی المعجم الاوسط؛ الرقم: ٦٨٢٢، و فی المعجم الكبير؛ الرقم: ٣٠٧٦)

''حضرت اُمِ انس رضي الله عنها سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے کوئی وصیت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: گناہوں کو چھوڑ دے یہ سب سے افضل ہجرت ہے اور فرائض کی پابندی کر یہ سب سے افضل جہاد ہے۔ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر۔ تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کثرتِ ذکر سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز پیش نہیں کرسکتیں۔''

۱۴. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ عَجَزَ مِنْكُمْ عَنِ اللَّيْلِ أَنْ يُكَابِدَهُ وَبَخِلَ بِالْمَالِ أَنْ يُنْفِقَهُ وَجَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ أَنْ يُجَاهِدَهُ فَلْيُكْثِرْ ذِكْرَ اللهِ.** (طبرانی فی المعجم الكبير؛ الرقم: ١١١٢١، بيهقى؛ في شعب الايمان؛ الرقم: ٥٠٨)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضي الله عنهما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو شخص پوری رات (عبادت کرنے کی) مشقت سے عاجز ہے، دولت خرچ کرنے میں بخیل ہے اور دشمن کے ساتھ جہاد کرنے میں بزدل ہے، اُسے زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔''

۱۵. عَنْ أَبِي مُوْسَى رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا فِي حِجْرِهِ دَرَاهِمُ يَقْسِمُهَا وَ آخَرُ يَذْكُرُ اللهَ كَانَ الذَّاكِرُ لِلّٰهِ أَفْضَلَ. (طبرانی فی المعجم الاوسط؛ الرقم: ٥٩٦٩)

''حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر ایک آدمی کے دامن میں درہم ہوں اور وہ انہیں تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا اللہ کا ذکر کر رہا ہو تو (اُن دونوں میں) اللہ کا ذکر کرنے والا افضل ہوگا۔''

۱۶. عَنْ أَبِي الْمُخَارِقِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي بِرَجُلٍ مُغَيَّبٍ فِي نُوْرِ

الْعَرْشِ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ مَلَکٌ؟ قِيْلَ: لَا. قُلْتُ: نَبِيٌّ؟ قِيْلَ: لَا، قُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: هَذَا رَجُلٌ كَانَ فِي الدُّنْيَا لِسَانُهُ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا بِالْمَسَاجِدِ وَلَمْ تَتَسِبَّ لِوَالِدَيْهِ قَطُّ. (ابن ابي الدنيا في الاولياء؛ الرقم: ۹۵)

''حضرت ابوالمخارق نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معراج کی رات میں ایک آدمی کے پاس سے گذرا۔ وہ عرش کے نور میں ڈوبا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ کیا یہ فرشتہ ہے؟ کہا گیا: نہیں۔ میں نے پوچھا: کیا یہ کوئی نبی ہے؟ جواب ملا: نہیں۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ (کہنے والے نے) کہا: یہ وہ آدمی ہے جس کی زبان دنیا میں اللہ کے ذکر سے تر رہتی تھی اور اس کا دل مسجد میں معلق رہتا تھا اور اس نے کبھی اپنے والدین کو گالی نہیں دلوائی۔''

﴿اھلِ ذکر کا مرتبہ و مقام احادیث کی روشنی میں﴾

۱۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُنَادِیْ مُنَادٍ یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ اَیْنَ اُولُو الْاَلْبَابِ قَالُوْا اَیَّ اُولِی الْاَلْبَابِ تُرِیْدُ قَالَ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًاوَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ج سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ عُقِدَ لَهُمْ لِوَآءٌ فَاتَّبَعَ الْقَوْمُ لِوَآءَ هُمْ وَ قَالَ لَهُمْ اُدْخُلُوْهَا خَالِدِیْنَ. (اخرجه الاصبهانی فی الترغیب کذافی الدر) [فضائل اعمال جلداوّل؛ فضائلِ ذکر؛ حدیث: ۱۷، صفحہ ۴۲ (نومبر ۱۹۹۷ء)]

''حضوراقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ عقلمند لوگ کہاں ہیں؟ لوگ پوچھیں گے کہ عقلمندوں سے کون مراد ہیں؟ جواب ملے گا وہ لوگ جو اللہ کا ذِکر کرتے تھے کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے (یعنی ہر حال میں اللہ کا ذِکر کرتے رہتے تھے) اور آسمانوں اور زمینوں کے پیدا ہونے میں غور کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یا اللہ آپ نے یہ سب بے فائدہ تو پیدا کیا ہی نہیں ہم آپ کی تسبیح کرتے ہیں آپ ہم کو جہنم کے عذاب سے بچالیجئے۔ اس کے بعد ان لوگوں کیلئے ایک جھنڈا بنایا جائے گا جس کے پیچھے یہ سب جائیں گے اور اُن سے کہا جائے گا کہ ہمیشہ کیلئے جنّت میں داخل ہوجاؤ۔''

۲۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ ﷛ بْنِ حَنِیْفٍ قَالَ نَزَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَفِیْ بَعْضِ اَبْیَاتِهٖ وَاصْبِرْ نَفْسَکَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ فَخَرَجَ یَلْتَمِسُهُمْ فَوَجَدَ قَوْمًا یَّذْکُرُوْنَ اللّٰهَ فِیْهِمْ ثَآئِرُ الرَّاسِ وَجَافُ الْجِلْدِ وَذُو الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلَمَّا رَاٰهُمْ جَلَسَ مَعَهُمْ وَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ اَمَرَنِیْ اَنْ اَصْبِرَ نَفْسِیْ مَعَهُمْ.

(اخرجه ابن جریر والطبرانی و ابن مردویه کذا فی الدر)

''حضوراقدس ﷺ دولت کدہ میں تھے کہ آیت وَاصْبِرْ نَفْسَکَ نازل ہوئی جس کا ترجمہ یہ ہے اپنے آپ کو اُن لوگوں کے پاس بیٹھنے کا پابند کیجئے جو صبح شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔ حضوراقدس ﷺ اس

آیت کے نازل ہونے پر اُن لوگوں کی تلاش میں نکلے ایک جماعت کو دیکھا کہ اللہ کے ذکر میں مشغول ہے بعض لوگ اُن میں بکھرے ہوئے بالوں والے ہیں اور خشک کھالوں والے اور صرف ایک کپڑے والے ہیں (کہ ننگے بدن ایک لنگی صرف ان کے پاس ہے) جب حضور ﷺ نے ان کو دیکھا تو ان کے پاس بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے میری اُمّت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے کہ خود مجھے ان کے پاس بیٹھے کا حکم ہے۔"

[فضائل اعمال جلد اوّل: فضائلِ ذکر صفحہ ۴۶/۴۵ نومبر ۱۹۹۷ء]

۳۔عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْمَا یَذْكُرُ عَنْ رَّبِّهٖ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی اُذْكُرْنِیْ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ بَعْدَ الْفَجْرِ سَاعَةً أَكْفِكَ فِیْمَا بَیْنَهُمَا. (اخرجه احمد كذا فی الدر)

"حضور اقدس ﷺ اللہ ﷻ کا پاک ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ تو صبح کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد تھوڑی دیر مجھے یاد کرلیا کر میں درمیانی حصّہ میں تیری کفایت کروں گا۔" **[فضائل اعمال جلد اوّل: فضائلِ ذکر صفحہ ۴۷ (نومبر ۱۹۹۷ء)]**

۴۔عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُعَقِّبَاتٌ لَّایَخِیْبُ قَآئِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ وَّ ثَلَاثُوْنَ تَسْبِیْحَةً وَّثَلٰثٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ تَحْمِیْدَةً وَّ اَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِیْرَةً.(رواه مسلم كذافی المشكوٰة وعزاه السیوطی فی الجامع الی احمد و مسلم والترمزی...)

"حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ چند پیچھے آنے والے (کلمات) ایسے ہیں جن کا کہنے والا نامراد نہیں ہوتا، وہ یہ ہیں کہ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمدللہ، ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر"۔

☆☆ علامہ سخاویؒ، ابوبکر بن محمدؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہدؒ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلیؒ آئے ان کو دیکھ کر ابوبکر بن مجاہدؒ کھڑے ہوگئے ان سے معانقہ کیا ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلیؒ کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا کہ جو حضور اقدس ﷺ کو کرتے دیکھا۔ پھر انہوں نے اپنا خواب بتایا کہ مجھے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی کہ

حضور ﷺ کی خدمت میں شبلیؒ حاضر ہوئے، حضور اقدس ﷺ کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میرے استفسار پر حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ O [التوبہ:١٢٨] (''بیشک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف اور مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لئے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب وہ آرزومند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لئے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیں۔'' [ترجمہ آیتِ مذکورہ] ﴾ آخر سورۃ تک پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ پڑھتا ہے۔ ابوبکرؒ کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب شبلیؒ آئے تو میں ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا درود پڑھتے ہو؟ تو انہوں نے یہی بتایا۔ ایک اور صاحب سے اسی نوع کا ایک قصّہ نقل کیا گیا ہے، ابوالقاسم خفافؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شبلیؒ ابوبکر بن مجاہدؒ کی مسجد میں گئے، ابوبکرؒ ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ ابوبکرؒ کے شاگردوں میں اس کا چرچا ہوا۔ انہوں نے استاذ سے عرض کیا کہ آپ کی خدمت میں وزیر اعظم آئے ان کیلئے تو آپ کھڑے ہوئے نہیں، شبلیؒ کیلئے آپ کھڑے ہو گئے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں ایسے شخص کیلئے کیوں نہ کھڑا ہوں جس کی تعظیم حضور اقدس ﷺ خود کرتے ہوں۔ اس کے بعد استاذ نے اپنا ایک خواب بیان کیا اور یہ کہا کہ رات میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی تھی۔ حضور اقدس ﷺ نے خواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ کل کو تیرے پاس ایک جنتی شخص آئے گا، جب وہ آئے تو اس کا اکرام کرنا۔ ابوبکرؒ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے دو ایک دن کے بعد پھر حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ حضور اقدس ﷺ نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکرؒ اللہ تمہارا بھی ایسا ہی اکرام فرمائے جیسا کہ تم ایک جنتی آدمی کا اکرام کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! شبلیؒ کا یہ اعزاز آپ ﷺ کے یہاں کس وجہ سے ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ پانچوں نمازوں کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے: اور اسّی برس سے اس کا یہ معمول ہے۔ [فضائل اعمال: جلد اوّل: فضائل درود شریف: صفحہ: ١٠٦/١٠٥ (نومبر ١٩٩٧ء)]

(باب دوم)

﴿قرآن کی روشنی میں اجتماعی ذکر کا بیان﴾

۱...... تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ج مِّنْ كُلِّ اَمْرٍO (القدر: ٤)

’’اس (رات) میں فرشتے اور روح الامین (جبرائیلؑ) اپنے رب کے حکم سے (خیر و برکت کے) ہر امر کے ساتھ اترتے ہیںO‘‘

۲...... تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ط اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُO (الشوری: ٥)

’’قریب ہے آسمانی کرّے اپنے اوپر کی جانب سے پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اُن لوگوں کے لیے جو زمین میں ہیں بخشش طلب کرتے رہتے ہیں۔ یاد رکھو، اللہ ہی بڑا بخشنے والا بہت رحم فرمانے والا ہےO‘‘

۳...... اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَO (حم السجدة: ٣٠)

’’بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر وہ (اِس پر مضبوطی سے) قائم ہو گئے، تو اُن پر فرشتے اترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ تم خوف نہ کرو اور نہ غم کرو اور تم جنت کی خوشیاں مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھاO‘‘

۴...... يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًاO (الأحزاب: ۴۱)

’’اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کروO‘‘

۵...... وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ. (الزمر: ۷۵)

’’اور (اے حبیب ﷺ!) آپ فرشتوں کو عرش کے اردگرد حلقہ باندھے ہوئے دیکھیں گے جو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہوں گے۔‘‘

٦ ...... يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِى الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ. (المجادلة: ١١)

”اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ (اپنی) مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو کشادہ ہو جایا کرو اللہ تمہیں کشادگی عطا فرمائے گا۔“

۷...... فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عَنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ص وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰكُمْ ج وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ٥ (البقره: ١٩٨)

”اور تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں اگر تم (زمانۂ حج میں تجارت کے ذریعے) اپنے رب کا فضل (بھی) تلاش کرو پھر جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعر حرام (مزدلفہ) کے پاس اللہ کا ذکر کیا کرو اور اس کا ذکر اس طرح کرو جیسے اس نے تمہیں ہدایت فرمائی، اور بیشک اس پہلے تم بھٹکے ہوئے تھے٥“

٨...... فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا. (البقره: ٢٠٠)

”پھر جب تم حج کے ارکان پورے کر چکو تو (منٰی میں) اللہ کا خوب ذکر کیا کرو جیسے تم اپنے باپ دادا کا (بڑے شوق سے) ذکر کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ شدتِ شوق سے (اللہ کا) ذکر کیا کرو۔“

٩ ...... يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ٥ (الأنفال: ۴۵)

”اے ایمان والو! جب (دشمن کی) کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہا کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو تاکہ تم فلاح پا جاؤ٥“

اجتماعی ذکر احادیث کی روشنی میں

۱.	عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ، يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ، فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ. قَالَ: فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ، وَ هُوَ اَعْلَمُ مِنْهُمْ: مَا يَقُوْلُ عِبَادِي؟ قَالَ: تَقُوْلُ: يُسَبِّحُوْنَکَ وَيُکَبِّرُوْنَکَ وَيَحْمَدُوْنَکَ وَ يُمَجِّدُوْنَکَ قَالَ: فَيَقُوْلُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ. لَا وَاللّٰهِ، مَا رَأَوْکَ. قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَ كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْکَ كَانُوْا اَشَدَّ لَکَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَکَ تَمْجِيْدًا وَاَكْثَرَ لَکَ تَسْبِيْحًا، قَالَ: يَقُوْلُ: فَمَا يَسْأَلُوْنَنِي؟ قَالَ: يَسْأَلُوْنَکَ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُوْلُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَا، وَاللّٰهِ، يَارَبِّ، مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ اَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوْا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَاَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: مِنَ النَّارِ، قَالَ: يَقُوْلُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللّٰهِ، يَارَبِّ، مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوْا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ: فَيَقُوْلُ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ: يَقُوْلُ مَلَکٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيْهِمْ فُلَانٌ، لَيْسَ مِنْهُمْ، اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ، لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ. (بخاری؛ کتاب الدعوات؛ الرقم: ٦٠٤٥ ـ ابن حبان؛ الرقم: ٨٥٧ـ بیهقی؛ الرقم: ٥٣١)

’’حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ جب وہ ایسے لوگوں کو پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو نداء دیتے ہیں کہ ادھر اپنی حاجت کی طرف دوڑ آؤ۔ ارشاد فرمایا: پھر وہ آسمانِ دنیا تک ان پر اپنے پروں سے سایہ فگن ہو جاتے ہیں۔ پھر (جب وہ واپس اللہ تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں تو) ان سے ان کا رب پوچھتا ہے، حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے، کہ میرے بندے کیا کہتے

ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تیری پاکیزگی، بڑائی، تعریف اور بزرگی بیان کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: اللہ رب العزت کی قسم! تجھے تو انہوں نے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں، تیری بہت زیادہ بزرگی بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح کریں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: اے رب! اللہ کی قسم، انہوں اسے دیکھا تو نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس کی بہت زیادہ حرص، بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت رکھنے والے ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں: دوزخ سے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: اللہ کی قسم! اسے دیکھا تو نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: اگر اسے دیکھ لیں تو ان کا اس سے بھاگنا اور ڈرنا بہت زیادہ بڑھ جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: گواہ رہنا میں نے انہیں بخش دیا۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ان میں فلاں شخص ایسا بھی تھا جو (ذکر کے لیے نہیں بلکہ) اپنی حاجت کے لیے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ (یعنی میرے اولیاء اللہ) ایسے ہم نشیں ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کبھی بدبخت و محروم نہیں ہوتا۔"

٢ ...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَکَ وَتَعَالَى مَلَائِکَةً، سَيَّارَةً فُضُلًا، يَتَتَبَّعُوْنَ مَجَالِسَ الذِّکْرِ، فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِکْرٌ، قَعَدُوْا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ، حَتَّى يَمْلَؤُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَى السَّمَاءِ، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ د. وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ: مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَکَ فِي الْاَرْضِ، يُسَبِّحُوْنَکَ وَيُکَبِّرُوْنَکَ، وَيُهَلِّلُوْنَکَ وَيَحْمَدُوْنَکَ وَيَسْأَلُوْنَکَ، قَالَ: وَمَاذَا يَسْأَلُوْنِي؟ قَالُوْا: يَسْأَلُوْنَکَ جَنَّتَکَ. قَالَ: وَهَلْ

رَاَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوْا: لَااَيْ رَبِّ، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوْا: وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ. قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيْرُوْنَنِي؟ قَالُوْا: مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ. قَالَ: وَهَلْ رَاَوْا نَارِي؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِي؟ قَالُوْا: وَيَسْتَغْفِرُوْنَكَ. قَالَ: فَيَقُوْلُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، اَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوْا، وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا. قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: رَبِّ، فِيْهِمْ فُلَانٌ، عَبْدٌ خَطَّاءٌ، اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ، قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَلَهُ غَفَرْتُ، هُمُ الْقَوْمُ، لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ. (مسلم؛ کتاب الذکر والدعا والتوبة والاستغفار، الرقم: ۲۶۸۹ ۔ مسند أحمد؛ الرقم: ۷۴۲۰، ۸۹۶۰)

’’حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ کے کچھ گشت کرنے والے فرشتے ہیں جو ذکر کی مجالس کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس دیکھتے ہیں تو ان (ذاکرین) ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور اپنے پروں سے بعض فرشتے دوسرے فرشتوں کو (اوپر تلے) ڈھانپ لیتے ہیں، حتی کہ زمین سے لے کر آسمانِ دنیا تک کی جگہ (ان کے نورانی وجود سے) بھر جاتی ہے، جب ذاکرین مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو یہ فرشتے آسمان کی طرف واپس چلے جاتے ہیں، پھر اللہ ﷻ ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ اسے ان سے زیادہ علم ہوتا ہے: تم کہاں آئے ہو؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم زمین پر تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں، جو سبحان اللہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ کہہ رہے تھے اور تجھ سے سوال کررہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا سوال کررہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کررہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں اے ہمارے رب۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا عالم ہوتا؟ (پھر) فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے میری پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! تیری دوزخ سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ میری دوزخ کو دیکھ لیتے تو پھر کس قدر پناہ مانگتے؟ (پھر) فرشتے عرض کرتے ہیں: اور تجھ سے استغفار کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے انہیں بخش دیا

اور جو کچھ انہوں نے مانگا وہ میں نے انہیں عطا کر دیا اور جس چیز سے انہوں نے پناہ مانگی اس سے میں نے انہیں پناہ دے دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! ان میں فلاں خطا کار بندہ بھی تھا، وہ اس مجلس کے پاس سے گزرا اور ان کے ساتھ آگے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اسے بھی بخش دیا ہے، یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی بد بخت و محروم نہیں رہتا۔"

٣...... **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلاَئِكَةٌ بِاللَّيْلِ، وَمَلاَئِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ، وَصَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ. وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ، وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَاَتَيْنَاهُمْ وَ هُمْ يُصَلُّوْنَ.** (بخاری؛ کتاب التوحید، الرقم: ٧٠٤٨۔ نسائی فی السنن الکبری، الرقم: ٤٥٩۔ مالك في الموطا؛ الرقم: ٤١١)

"حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور نمازِ عصر اور نمازِ فجر کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر جن فرشتوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری تھی وہ آسمان کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔ اللہ رب العزت ان سے دریافت فرماتا ہے حالانکہ وہ بہتر جانتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔"

٤...... **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ** رضي الله عنهما **اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ ﷻ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلاَئِكَةُ وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ.** (مسلم؛ کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، الرقم: ٢٧٠٠۔ ترمذی؛ کتاب الدعوات، الرقم: ٣٧٨۔ ابن ماجه؛ کتاب الأدب، الرقم: ٣٧٩١)

"حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللّٰہ عنہما دونوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں گواہی دی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے بیٹھتے ہیں انہیں فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمتِ الٰہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور ان پر سکینہ (سکون و اطمینان) کا

نزول ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنی بارگاہ کے حاضرین میں کرتا ہے۔"

۵ ...... **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ لِلّٰهِ د مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَلْتَمِسُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ.** (مسلم؛ كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، الرقم: ٢٦٨٩ ـ أحمد، الرقم: ٣٧٩١)

"حضرت ابو ہریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کی باقاعدہ ذمہ داری کوئی نہیں مگر وہ صرف مجالسِ ذکر کی تلاش میں رہتے ہیں۔"

ذکر بالجہر قرآن کی روشنی میں

(۱) فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِکَکُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَ کُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا ط (البقرہ:۲۰۰)

’’پھر جب تم اپنے حج کے ارکان پورے کر چکو تو (منیٰ میں) اللہ کا خوب ذکر کیا کرو جیسے تم اپنے باپ دادا کا (بڑے شوق سے) ذکر کرتے ہو یا اس سے بھی زیادہ شدّتِ شوق سے (اللہ کا) ذکر کیا کرو.....‘‘ (ترجمہ آیتِ مذکورہ؛ عرفان القرآن)

(۲) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ O (الانفال:۲)

’’ایمان والے (تو) صرف وہی لوگ ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (تو) ان کے دل (اسکی عظمت وجلال کے تصور سے) خوفزدہ ہو جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو (کلامِ محبوب کی لذت انگیز اور حلاوت آفریں باتیں) ان کے ایمان میں زیادتی کر دیتی ہے اور وہ (ہر حال میں) اپنے رب پر توکل (قائم) رکھتے ہیں (اور کسی غیر کی طرف نہیں تکتے)۔‘‘ (ترجمہ آیتِ مذکورہ؛ عرفان القرآن)

(۳) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ O (الانفال:۴۵)

’’اے ایمان والو! جب (دشمن کی) کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہا کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔‘‘ (ترجمہ آیتِ مذکورہ؛ عرفان القرآن)

(۴) وَاِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ج وَاِذَا ذُکِرَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ O (الزمر: ۴۵)

ترجمہ: ’’اور جب تنہا اللہ ہی کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن لوگوں کے دل گھٹن اور کراہت کا شکار ہو جاتے ہیں جو آخرت یقین نہیں رکھتے، اور جب اللہ کے سوا اُن بتوں کا ذکر کیا جاتا ہے (جنہیں وہ پوجتے ہیں) تو وہ اچانک خوش ہو جاتے ہیں۔ (ترجمہ آیتِ مذکورہ؛ عرفان القرآن)

ذکر بالجہر احادیث کی روشنی میں

۱۔عَنْ اَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللّٰہ عنھما **قَالَ: اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ** رضی اللّٰہ عنھما **اَخْبَرَهُ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهُ.** (بخاری: كتاب:الصلوة، باب: الذكر بعد الصلوة، ١/٢٨٨، الرقم: ٨٠٥۔ مسلم: كتاب: المسجد و مواضع الصلوة، باب: الذكربعد الصلوة، ١/٤١٠، الرقم: ٥٨٣)

”حضرت ابو معبد مولیٰ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ عہد نبوی ﷺ میں فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد ذکر بالجہر (یعنی بلند آواز سے ذکر) کرنا رائج تھا۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں لوگوں کے (نماز سے) فارغ ہونے کو اسی (ذکر کی بلند آواز) سے جان لیتا جب میں اسے سنتا۔“

۲۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللّٰہ عنھما قَالَ: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ.

(بخاری: كتاب: الصلوة، باب: الذكر بعد الصلوة، ١/٢٨٨، الرقم: ٨٠٦۔ والشافعی فی المسند، واحمدبن حنبل فی المسند)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز کے ختم ہو جانے کو تکبیر کی آواز (یعنی بلند آواز سے اللہ اکبر کا ذکر کرنے) سے جان لیا کرتے تھے“

وفِي روايته لِمُسْلِمٍ عَنْهُ:قَالَ:...............

اور مسلم کی ایک روایت میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی الفاظ یوں ہیں: ”ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی نماز ختم ہونے کو صرف اللہ اکبر (کی بلند آوازوں) کے ساتھ ہی پہچانتے تھے۔“

قال النوويی فی شرحه:ان ذكر اللسان مع حضور القلب أفضل من القلب وحده. (فی شرحه علی صحيح المسلم، ١٦/١٧)

”امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ حضور قلب کے ساتھ زبان سے ذکر بالجہر کرنا (صرف) ذکر بالقلب سے افضل ہے۔“

۳۔ عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالىٰ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَ اَنَا مَعَهُ اِذَا ذَكَرَنِي فَاِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَاِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاءٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَ اِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً. (بخاری: كتاب: التوحيد، باب: قول اللّٰه تعالى: ويحذركم اللّٰه نفسه، ۲۶۹۴/۶، الرقم: ۶۹۷۰۔ مسلم: كتاب: الذكر ودعاء والتوبة والاستغفار، باب: الحث على ذكر اللّٰه تعالى، ۲۰۶۱/۴، الرقم: ۲۶۷۵)

''حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے متعلق جیسا خیال رکھتا ہے میں اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں۔ جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ اپنے دل میں میرا ذکر (یعنی ذکرِ خفی) کرے تو میں بھی (اپنے شایانِ شان) خفیہ اس کا ذکر کرتا ہوں، اور اگر وہ جماعت میں میرا ذکر (یعنی ذکرِ جلی) کرے تو میں اس کی جماعت سے بہتر جماعت میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے نزدیک آئے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک آ جاتا ہوں۔ اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آئے تو میں دو بازوؤں کے برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔''

۴۔ عَنْ أَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ ؓ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ ؓ عَلَى حَلْقَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ. قَالَ: آللّٰهِ مَاأَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوْا: وَ اللّٰهِ، مَا أَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ. قَالَ: أَمَا اِنِّیْ لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ. وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثًا مِنِّیْ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَاأَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَ نَحْمَدُهُ عَلَى مَاهَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا. قَالَ: آللّٰهِ، مَاأَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوْا: وَاللّٰهِ، مَا أَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاكَ. قَالَ: أَمَا اِنِّی أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللّٰهَ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ. (مسلم: كتاب: الذكر والدعاء، باب: فضل الاجتماع على تلاوة القرآن و على الذكر، ۲۰۷۵/۴، الرقم: ۲۷۰۱۔ النسائی: كتاب: آداب القضاة، باب: كيف يستحلف الحاكم، ۲۴۹/۸، الرقم: ۵۴۲۶)

''حضرت ابو سعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ ؓ کا گزر مسجد میں حلقہ ذکر میں بیٹھے ہوئے لوگوں پر ہوا، انہوں نے دریافت کیا: تم (یہاں) کیوں بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا: ہم اللہ کا ذکر کرنے کیلئے (مسجد میں) بیٹھے ہیں۔ اُنہوں نے دوبارہ دریافت فرمایا: بخدا کیا تم صرف اسی لیے بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: بخدا ہم صرف اِسی لیے بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہ ؓ نے کہا کہ: میں نے تم پر کسی بد گمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی۔ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی احادیث کو سب سے کم روایت کرنے والا ہوں اور بے شک ایک حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنے اصحاب کے ایک حلقہ سے گزر ہوا، آپ ﷺ نے اُن سے دریافت فرمایا: تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو اسلام کی ہدایت دے کر ہم پر جو احسان فرمایا ہے اُس کا شکر ادا کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخدا تم صرف اِسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: بخدا ہم اِسی وجہ سے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم پر کسی بدگمانی کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی، بلکہ ابھی میرے پاس جبرائیل ؑ آئے تھے اور انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔''

۵۔ **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ** رضی اللہ عنهما **قَالَ: رَأَى نَاسٌ نَارًا فِي الْمَقْبَرَةِ فَأَتَوْهَا فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقَبْرِ وَ إِذَا هُوَ يَقُوْلُ: نَاوِلُوْنِي صَاحِبَكُمْ. فَإِذَا هُوَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالذِّكْرِ.** (ابو داود: کتاب: الجنائز، باب في الدفن بالليل، ۳/ ۲۰۱، الرقم: ۳۱٦٤۔ الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۲/ ۱۸۲، الرقم: ۱۷٤۳)

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنهما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ لوگوں نے قبرستان میں روشنی دیکھی تو وہاں گئے۔ دیکھا تو رسول اللہ ﷺ ایک قبر میں کھڑے فرما رہے تھے: اپنا ساتھی (یعنی ساتھی کی میت) مجھے پکڑاؤ۔ وہ ایسا آدمی تھا جو بلند آواز سے ذکر الٰہی کرتا تھا۔''

۶۔ **عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ ؓ يُصَلِّي يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ. قَالَ: وَمَرَّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ؓ وَ هُوَ يُصَلِّي رَافِعًا صَوْتَهُ. قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَا أَبَابَكْرٍ ؓ، مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَكَ. قَالَ: قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: وَقَالَ لِعُمَرَ ؓ: مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي رَافِعًا**

صَوْتَکَ. قَالَ: فَقَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، أُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَأَطْرُدُ الشَّیْطَانَ. زَادَ الْحَسَنُ فِي حَدِیْثِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: یَا أَبَابَکْرٍ ؓ، ارْفَعْ مِنْ صَوْتِکَ شَیْئًا، وَقَالَ لِعُمَرَ ؓ: اخْفِضْ مِنْ صَوْتِکَ شَیْئًا. (ابوداود: کتاب: الصلوة، باب: فی رفع الصوت بالقراءة في صلوة اللیل، ٢/٣٧، الرقم: ١٣٢٩ ـ ابن حبان: ٣/٦، الرقم: ٧٣٣)

”حضرت ابوقتادہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک رات باہر نکلے تو حضرت ابوبکر ؓ آہستہ آواز میں نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عمر ؓ کے پاس سے گذرے تو وہ بلند آواز میں نماز پڑھ رہے تھے۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں دونوں حضرات اکٹھے ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر ؓ! میں تمہارے پاس سے گزرا تو تم آہستہ آواز کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! میں اسے سنا رہا تھا جس سے سرگوشی کررہا تھا۔ فرمایا: اے عمر ؓ! میں تمہارے پاس سے بھی گزرا تو تم بلند آواز سے نماز پڑھ رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ! میں سونے والوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ (اس حدیث کے ایک راوی) حسن نے اپنی روایت میں یہ بھی کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر ؓ! تم اپنی آواز تھوڑی بلند کرلو اور حضرت عمر ؓ سے فرمایا: تم اپنی آواز تھوڑی پست کرلیا کرو۔“

٧۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَی عَنْ أَبِیْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ کَانَ اِذَا سَلَّمَ قَالَ: سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ ثَلَاثًا یَرْفَعُ صَوْتَهُ. [رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ و هذا لَفْظُ الْحَاکِمِ، وَقَالَ الْحَاکِمُ: وَهٰذَا الاسنادُ صحیحٌ عَلٰی شَرطِ الشَّیْخَیْنِ] (احمدبن حنبل في المسند، ٣/٤٠٦، الرقم: ١٥٣٩٥ ـ الحاکم في المستدرک، ١/٤٠٦، الرقم: ١٠٠٩ ـ النسائی)

”حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب (نماز سے فارغ ہونے کے لیے) سلام کہتے تو بلند آواز سے تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ کہتے۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبلؒ اور حاکمؒ نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ حاکم کے ہیں نیز امام حاکمؒ نے کہا ہے کہ یہ شیخینؒ (بخاری و مسلم) کی شرط کے مطابق صحیح الاسناد ہے۔

٨۔ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا یَذْکُرُوْنَ

اللّٰهَ فِيْهِ فَيَقُوْمُوْنَ حَتَّى يُقَالَ لَهُمْ: قُوْمُوْا قَدْ غَفَرَ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ بُدِّلَتْ سَيِّئَاتُكُمْ حَسَنَاتٍ.

(الطبراني في المعجم الكبير، ٦/٢١٢، الرقم: ٦٠٣٩ ـ البيهقي في شعب الايمان، ١/٤٥٤، الرقم: ٦٩٥)

''حضرت سہیل بن حنظلہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب لوگ مجلسِ ذکر میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرکے اُٹھتے ہیں تو انہیں کہا جاتا ہے: کھڑے ہو جاؤ! اللہ نے تمہارے گناہ بخش دیئے ہیں، تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔''

٩۔عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: يَقُوْلُ الرَّبُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: سَيُعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ مَنْ أَهْلُ الْكَرَمِ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: أَهْلُ مَجَالِسِ الذِّكْرِ فِي الْمَسَاجِدِ.

(أحمد: ٣/٦٨، الرقم: ١١٦٧٠، ١١٧٤٠ ۔ ابو يعلى، ابن حبان)

''حضرت ابو سعید ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے: قیامت کے دن اکٹھا ہونے والوں کو پتہ چلے گا کہ بزرگی اور سخاوت والے کون ہیں؟ عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! بزرگی والے کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مساجد میں مجالسِ ذکر منعقد کرنے والے۔''

١٠)عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ. (رواه احمد و ابو يعلى وابن حبان و الحاكم فى صحيحه و قال صحيح الاسناد) **وروى عن ابن عباس** رضى الله عنهما **مرفوعًا بلفظ اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا يَّقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّكُمْ مُّرَاءُ وْنَ.** (رواه الطبرانى ورواه البيهقى عن ابى الجوزاء مرسلًا كذا فى الترغيب والمقاصد الحسنة للسخاوى و هكذا فى الدر المنثورللسيوطى ....۔)

''حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ کا ذکر ایسی کثرت سے کیا کرو کہ لوگ مجنون کہنے لگیں۔ دوسری حدیث میں ہے کہ ایسا ذکر کرو کہ منافق لوگ تمہیں ریاکار کہنے لگیں۔''

ف:۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ منافقوں یا بیوقوفوں کے ریاکار کہنے سے ایسی بڑی دولت چھوڑ نا نہ چاہیے بلکہ اس کثرت اور اہتمام سے کرنا چاہیے کہ یہ لوگ تم کو پاگل سمجھ کر تمہارا پیچھا چھوڑیں دیں اور مجنون جب ہی کہا جائے گا جب نہایت کثرت سے اور زور سے ذکر کیا جائے آہستہ میں یہ بات نہیں

ہوسکتی۔ [**فضائل اعمال جلد اوّل: فضائل ذکر صفحہ ۳۸/۳۹ نومبر ۱۹۹۷ء**]

۱۱) عَنْ أَنَسٍ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ أَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اَلَّا اللّٰهُ وَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنَ الْاِيْمَانِ. أَخْرِجُوْا مِنَّ النَّارِ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ أَوْ ذَکَرَنِيْ أَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ. (أخرجه الحاکم بروايت الموصل عن المبارك بن فضالة و قال صحيح الاسناد..........)

''حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ (قیامت کے دن) حق تعالیٰ شانہٗ ارشاد فرمائیں گے کہ جہنّم سے ہر اُس شخص کو نکال لو جس نے لَآ اِلٰهَ اَلَّا اللّٰهُ کہا ہو اور اس کے دل میں ایک ذرّہ برابر بھی ایمان ہو اور ہر اُس شخص کو نکال لو جس نے لَآ اِلٰهَ اَلَّا اللّٰهُ کہا ہو یا مجھے کسی طرح بھی یاد کیا ہو یا کسی موقعہ پر ڈرا ہو۔'' [**فضائل اعمال جلد اوّل: فضائل ذکر صفحہ ۱۰۲ نومبر ۱۹۹۷ء**]

گویا قرآن واحادیث کی دلائل سے ثابت ہوا کہ ذکر دو طریقوں سے کرنا جائز ہے۔ ذکر خفی (سری) اور ذکر جلی (جہری) اور اس میں کوئی پابندی نہیں ہے کہ صرف سری یا صرف جہری طریقہ پر عمل کرو بلکہ یہاں پر ذاکرین کو اپنے دل کے اطمینان دہندہ طریقہ کو اپنانا ہی مطلوب ہے۔ اگر کسی کو سری طور ذکر کرنے سے اطمینان ملتا ہے تو وہ وہی طریقہ اپنائے اور جس کو ذکر بالجہر سے سکون قلب ملتا ہے وہ جہراً ذکر کرے۔ اب ذرا اس سلسلے میں چند ایک علماء ومحدثین کے اقوال کا بھی مطالعہ کریں۔

ذکر بالجہر پر علماء و محدثین کے فتوے

(1)

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ کا فیصلہ

''اگر ریا اور کسی کی نماز میں فتور پڑھنے کا اندیشہ نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ بلند آواز سے پڑھے تاکہ اور لوگ بھی سنیں اور انہیں بھی واقفیت حاصل ہو، ہمت جمع ہو، شوق بڑے، نیند بھاگے اور سونے والے جاگ پڑیں۔ اگر یہ سب نیتیں جمع تو ہر ہر نیت پر ثواب پائے گا''۔ (کیمیائے سعادت صفحہ نمبر ۲۰۹)

(2)

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ

”تکبیراتِ عید کو بلند آواز سے کہنا، اسی طرح نمازوں کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا اور ملک کی سرحدوں پر اور سفر میں بلند آواز سے تکبیر کہنا بھی اس امر کی دلیل ہے کہ بلند آواز سے ذکر کرنا جائز ہے۔ بعض مشائخ کرام بلند آواز سے ذکر کے لئے جو جمع ہوتے اور ایک گروہ کی شکل میں حلقہ باندھ کر بیٹھتے ہیں، درست و جائز ہے۔ حدیث پاک میں ذکر کے لئے حلقہ باندھنے کا ذکر آیا ہے۔ اور اس کی دلیل ہے“۔ (اشعۃ اللمعات جلد سوم صفحہ نمبر۔ ۳۹۳)

(3)

امیر شریعت علامہ سید قاسم شاہ صاحب بخاریؒ

”بعض کلمات جہر سے پڑھنا احادیث سے ثابت ہے البتہ جہر افراط اور طریقہ اعتدال سے متجاوز نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اگر اس قسم کے اعتقادی وظیفہ پڑھنے سے دوسرے مسلمانوں کے کان آشنا ہوں گے اور سننے والوں کے دلوں کے لئے باعث تسکین ہو جائیں تو زہے سعادت ، پھر میرے نزدیک خوانق اور مساجد کے احکام ایک سے نہیں کہ جس طرح اوقاتِ نماز میں مبلغین کی تبلیغ مسجدوں میں جائز ہے اسی طرح ان کلمات کا جہر سے پڑھنا بطریق اولیٰ جائز ہے کہ دونوں کی غرض تبلیغ اور تقرب الی اللہ ہے“۔ (التّنویر بذکرالامیر الکبیر صفحہ نمبر۔ ۷۰)

(4)

خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کا فرمان

”ذکر کی دو قسمیں ہیں ایک خفی (سری) دوسری جلی (جہری)۔ لیکن سالک کو پہلے ذکر جلی (جہری) کی کثرت کرنی چاہئے تاکہ اس کی کثرت سے خفی (سری) بھی حاصل ہو“۔ (مفتاح العاشقین صفحہ نمبر۔ ۱۱)

﴿صبح و شام ذکر کا بیان قرآن کی روشنی میں﴾

(۱) قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْٓ اٰیَةً ط قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ط وَاذْکُرْ رَّبَّکَ کَثِیْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِO (ال عمران:٤١)

''عرض کیا: اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما، فرمایا تمہارے لئے نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک لوگوں سے سوائے اشارے کے بات نہیں کرسکو گے، اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو اور شام اور صبح اس کی تسبیح کرتے رہو۔'' (ترجمہ آیتِ مذکورہ؛ عرفان القرآن)

(۲) فَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ج وَمِنْ اٰنَآئِ الَّیْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّکَ تَرْضٰیO (طٰہٰ: ۲۰)

ترجمہ: ''پس آپ ان کی (دل آزار) باتوں پر صبر فرمایا کریں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کریں طلوع آفتاب سے پہلے (نمازِ فجر میں) اور اس کے غروب سے قبل (نمازِ عصر میں) اور رات کی ابتدائی ساعتوں میں (یعنی مغرب اور عشاء میں) بھی تسبیح کیا کریں اور دن کے کناروں پر بھی (نمازِ ظہر میں جب دن کا نصفِ اوّل ختم اور نصفِ ثانی شروع ہوتا ہے)، (اے حبیبِ مکرّم! یہ سب کچھ اس لئے ہے) تاکہ آپ راضی ہو جائیں۔'' (ترجمہ آیتِ مذکورہ؛ عرفان القرآن)

(۳) فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِیْنَ تُصْبِحُوْنَO (الروم:۱۷)

''پس تم اللہ کی تسبیح کیا کرو جب تم شام کرو (یعنی مغرب اور عشاء کے وقت) اور جب تم صبح کرو (یعنی فجر کے وقت)۔'' (ترجمہ آیتِ مذکورہ؛ عرفان القرآن)

(۴) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰهَ ذِکْرًا کَثِیْرًا Oوَّسَبِّحُوْهُ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًاO (الاحزاب: ٤١۔٤٢)

''اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔ اور صبح و شام اسکی تسبیح کیا کرو۔'' (ترجمہ آیتِ مذکورہ؛ عرفان القرآن)

۵۔ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِیْنَ تُصْبِحُوْنَ O (الروم؛ ١٧)

''پس تم اللہ کی تسبیح کیا کرو جب تم شام کرو (یعنی مغرب اور عشاء کے وقت) اور جب تم صبح کرو (یعنی فجر کے وقت)O'' (ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

٦۔ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًاO وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًاO (الأحزاب؛ ۴۱، ۴۲)

''اے ایمان والو! تم اللہ کا کثرت سے ذکر کیا کروO اور صبح و شام اس کی تسبیح کیا کروO'' (ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

٧۔ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِO (غافر؛ ۵۵)

''پس آپ صبر کیجئے، بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے اور اپنی اُمت کے گناہوں کی بخشش طلب کیجئے اور صبح و شام اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کیجئےO'' (ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

٨۔ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًاO وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًاO وَ مِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًاO (الدھر؛ ۲۴_۲۶)

''سو آپ اپنے ربّ کے حکم کی خاطر صبر (جاری) رکھیں اور ان میں سے کسی کاذب و گنہگار یا کافر و ناشکر گزار کی بات پر کان نہ دھریںO اور صبح و شام اپنے رب کے نام کا ذکر کیا کریںO اور رات کی کچھ گھڑیاں اس کے حضور سجدہ ریزی کیا کریں اور رات کے (بقیہ) طویل حصہ میں اس کی تسبیح کیا کریںO'' (ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

٩ . وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِO (آل عمران: ٤١)

''اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو اور شام اور صبح اس کی تسبیح کرتے رہوo'' (ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

١٠ . وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِيْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ O (الأعراف: ٢٠٥)

''اور اپنے رب کا اپنے دل میں ذکر کیا کرو عاجزی و زاری سے اور خوف و خستگی سے اور میانہ آواز سے پکار کر

بھی، صبح وشام (ذکرحق جاری رکھو) اور غافلوں میں سے نہ ہوجاؤO ‘‘(ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

۱۱۔ **يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ O (الأنبياء؛ ٢٠)**

’’وہ رات دن (اس کی) تسبیح کرتے رہتے ہیں اور معمولی سا وقفہ بھی نہیں کرتےO ‘‘(ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

۱۲۔ **فِیْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ لا يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِO (النور؛ ٣٦)**

’’(اللہ کا یہ نور) ایسے گھروں (مساجد اور مراکز) میں (میسر آتا ہے) جن (کی قدر و منزلت) کے بلند کیے جانے اور جن میں اللہ کا نام کا ذکر کیے جانے کا حکم اللہ نے دیا ہے (یہ وہ گھر ہیں کہ اللہ والے) ان میں صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیںO ‘‘(ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

صبح وشام ذکراحادیث مبارکہ کی روشنی میں

ا۔۔۔۔۔۔**عَنْ أَبِي سَلَّامٍ اَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ حِمْصَ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَقَالُوْا: هَذَا خَدَمَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: حَدِّثْنِي بِحَدَيْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَتَدَاوَلْهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ الرِّجَالُ. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسَى: رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُرْضِيَهُ.** (ترمذی: کتاب الدعوات، باب: ما جاء في الدعااذا أصبح و اذا أمسى؛ الرقم: ۳۳۸۹۔ ابوداود؛ کتاب الادب، باب: مایقول اذا اصبح، الرقم: ۵۰۷۲۔ ابن ماجه: کتاب الدعا: الرقم: ۳۸۷۰)

''حضرت ابوسلام سے روایت ہے کہ وہ حمص کی مسجد میں تھے کہ ایک آدمی ان کے پاس سے گزرا تو لوگوں نے کہا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کے خادم ہیں۔ وہ ان کی طرف کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ مجھے ایسی حدیث سنایئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہو اور جس میں حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ کے درمیان کسی کا واسطہ نہ ہو۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کہا: '' **رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا** '' (میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوں) تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اُسے راضی کردے۔''

۲۔۔۔۔۔۔**عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ قَالَ: غَزَا مِائَةَ غَزْوَةٍ، وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ، وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ اَحَدٌ بِأَكْثَرَ مِمَّا اَتَى بِهِ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ.** (ترمذی: کتاب الدعوات؛ الرقم: ۳۴۷۱۔ نسائی فی السنن الکبری؛ الرقم: ۱۰۶۵۷)

"حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو "سبحان اللہ" کہے وہ سو حج کرنے والے کی مانند ہے۔ جو آدمی صبح و شام سو سو مرتبہ "الحمد للہ" کہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں سو مجاہدوں کو گھوڑوں پر سوار کیا (یعنی انہیں سواری دی) یا فرمایا: وہ سو غزوات لڑنے والے غازی کی طرح ہے۔ جو شخص صبح و شام سو سو مرتبہ "لا الٰہ الا اللہ" کہے وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد سے سو غلام آزاد کئے اور جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ "اللہ اکبر" کہا تو اس دن اس سے اچھا عمل کسی نے نہیں کیا البتہ وہ شخص جو یہ کلمات اسی طرح کہے یا اس سے زائد بار کہے۔"

٣...... عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، وَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ، وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ سَبْعِيْنَ أَلْفَ مَلَكٍ، يُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ مَاتَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيْدًا، وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِي كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ. (ترمذی: کتاب: فضائل القرآن؛ الرقم: ٢٩٢٢ ـ احمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٦)

"حضرت معقل بن یسار ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت "أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو شام تک اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر اسی دن مر جائے تو شہید کی موت مرے گا اور جو شخص شام کے وقت اسے پڑھے اس کا بھی یہی مرتبہ ہے۔"

٤...... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ يَقُوْلُ: إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَ بِكَ اَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَ بِكَ نَمُوْتُ وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ وَإِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا وَ بِكَ اَصْبَحْنَا وَ بِكَ نَحْيَا وَ بِكَ نَمُوْتُ وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ. (ترمذی؛ کتاب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح و اذا اصبح، الرقم: ٥٠٦٨)

"حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کو تعلیم دیتے ہوئے فرماتے: جب تم

میں سے کوئی صبح کرے تو یہ کہے: ''اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَ بِکَ نَمُوْتُ وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ'' (اے اللہ! تیرے فضل وکرم سے ہم نے صبح کی اور تیرے ہی فضل وکرم سے شام کی ہے اور تیری عنایت ومہربانی سے ہی زندہ ہیں اور اسی پر اعتماد کرتے ہوئے دارِ دنیا سے دارِ آخرت کی طرف رختِ سفر باندھیں گے اور تیری طرف لوٹنا ہے) اور جب شام کرے تو کہے: ''اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَ بِکَ اَصْبَحْنَا وَ بِکَ نَحْیَا وَ بِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْر'' (اے اللہ! تیرے فضل وکرم سے ہم نے شام اور تیرے ہی فضل وکرم سے صبح کی ہے اور تیری عنایت ومہربانی سے ہی زندہ ہیں اور تیری ہی طرف رختِ سفر باندھیں گے اور تیری ہی طرف جمع کیے جائیں گے)۔''

٥......عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَکَ يَوْتَبْعَثُ عِبَادَکَ ثَلَاثَ مِرَارٍ. (ابو دود؛ كتاب الأدب، باب؛ ما يقال عند النوم، الرقم: ٥٠٤٥ ـ احمدبن حنبل في المسند، ٦/٢٨٨، الرقم: ٢٦٥٠٨ ـ نسائی فی السنن الكبرى، الرقم: ١٠٥٩٨)

''حضور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو دایاں ہاتھ رخسارِ مبارک کے نیچے رکھتے اور تین مرتبہ فرماتے: ''اَللّٰھُمَّ قِنِي عَذَابَکَ یَوْتَبْعَثُ عِبَادَکَ'' (اے اللہ! مجھے (اس روز) عذاب سے بچانا جس روز تو اپنے بندوں کو اٹھائے)۔''

٦......عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰى عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَيَّ وَ اَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ، فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ. قَالَ: وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَ مَنْ قَالَهَا مِنَ الَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ. (بخاری؛ كتاب الدعوات، باب أفضل الاستغفار، الرقم: ٥٩٤٧ ـ ترمذی؛ كتاب الدعوات، الرقم: ٣٣٩٣)

''حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ سید الاستغفار یہ ہے کہ تو کہے: '' **اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَ اَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ لَکَ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ، فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ** '' (اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور تجھ سے عہد و وعدہ کیا اس پر اپنی بساط بھر قائم ہوں۔ اپنے اعمال کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ جن نعمتوں سے تو نے مجھے نوازا ان کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا بھی اقرار کرتا ہوں پس مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا)۔ ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی اس یقین رکھتے ہوئے دن میں ایسا کہے اور پھر شام ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنتی ہے اور جو یقین رکھتے ہوئے رات کو یہ کلمات کہے اور صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔''

۷۔۔۔۔۔ **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، مَا لَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ. قَالَ: اَمَا لَوْ قُلْتَ حِیْنَ اَمْسَیْتَ: اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّکَ.** (مسلم؛ کتاب الذکر والدعاء، باب فی التعوذ من سوء القضاء ودرك الشفاء وغیره، الرقم: ۲۷۰۹۔ نسائی فی السنن الکبری؛ الرقم: ۱۰۴۲۳)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! گزشتہ رات مجھ کو بچھو نے کاٹ لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم شام کے وقت یہ کہہ دیتے: '' **اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ** '' (میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ میں آتا ہوں) تو تم کو یہ بچھو ضرر نہ دیتا۔''

۸۔۔۔۔۔ **عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ص قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ حَافِظَیْنِ رَفَعَا اِلَی اللّٰهِ مَا حَفِظَا مِنْ لَیْلٍ اَوْ نَهَارٍ فَیَجِدُ اللّٰهُ فِي اَوَّلِ الصَّحِیْفَةِ وَفِي آخِرِ الصَّحِیْفَةِ خَیْرًا اِلَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اُشْهِدُکُمْ اَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي مَا بَیْنَ طَرَفَي الصَّحِیْفَةِ.** (ترمذی؛ کتاب الجنائز، الرقم: ۹۸۱۔ ابو یعلی فی المسند؛ الرقم: ۲۷۷۵)

''حضرت انس ص نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب دو محافظ (فرشتے) اللہ تعالیٰ کی طرف رات یا دن کے عمل پہنچاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ صحیفے کے شروع اور آخر میں نیکی (درج) ہے تو وہ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے: میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کے وہ گناہ معاف کر دیئے جو اس صحیفے کے دو کناروں کے درمیان ہیں۔''

۹......عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ؓقَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ؓ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ. فَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ أَبَانُ: مَا تَنْظُرُ؟ أَمَا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا كَمَا حَدَّثْتُکَ وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ. (ترمذی؛ کتاب الدعوات، باب: ما جاء في الدعااذا أصبح و اذا أمسی؛ الرقم: ۳۳۸۸۔ ابو داود؛ کتاب الادب، باب: مایقول اذا اصبح، الرقم: ۵۰۸۸۔ ابن ماجه: کتاب الدعا: الرقم: ۳۸۶۹، نسائی في السنن الکبری، الرقم: ۱۰۱۷۸)

''حضرت ابان بن عثمان ؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان ؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزانہ صبح و شام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہے اسے کوئی چیز ضرر نہیں دے گی: ''بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ '' (اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سننے والا اور اچھی طرح جاننے والا ہے۔) حضرت ابان ؓ پر ایک طرف فالج کا حملہ ہوا ایک شخص ان کی طرف دیکھنے لگا تو انہوں نے فرمایا: کیا دیکھتے ہو؟ حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے تم سے بیان کی لیکن میں نے اس دن نہیں پڑھی تھی تا کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تقدیر پوری کر دے۔''

۱۰......عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَعَدَ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَتْ عَلَيْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ.

(أبو داود؛ کتاب الأدب الرقم: ٤٨٥٦۔ نسائی فی السنن الکبری؛ الرقم: ۱۰۳۷)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے بیٹھنے کی جگہ سے اٹھ گیا اور اس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر ندامت وارد ہو گی اور جو بستر میں لیٹنے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے بھی ندامت ہو گی۔''

۱۱...... **عَنْ جَابِرٍ ص اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَوَی الرَّجُلُ اِلٰی فِرَاشِهٖ ابْتَدَرَهٗ مَلَکٌ وَ شَيْطَانٌ، فَيَقُوْلُ الْمَلَکُ: اخْتِمْ بِخَيْرٍ، وَيَقُوْلُ الشَّيْطَانُ: اخْتِمْ بِشَرٍّ، فَاِنْ ذَکَرَ اللّٰهَ ثُمَّ نَامَ بَاتَ الْمَلَکُ يَکْلَؤُهٗ.** (ابويعلى في المسند؛ الرقم: ۱۷۹۱۔ حاکم فی المستدك؛ الرقم: ۲۰۱۱)

''حضرت جابر ص بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان بستر میں (سونے کے لیے) داخل ہوتا ہے تو شیطان اور فرشتہ جلدی سے اس کی طرف لپکتے ہیں۔ فرشتہ کہتا ہے: تو خیر کے ساتھ سو، اور شیطان کہتا ہے کہ تو برائی کے ساتھ سو۔ پس اگر وہ بندہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر کے سویا تو رات بھر فرشتہ اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔''

۱۲...... **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** رضى الله عنهما **قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ مِنْکَ فِيْ نِعْمَةٍ و عَافِيَةٍ وَسِتْرٍ، فَاَنْمِمْ نِعْمَتَکَ عَلَيَّ وَعَافِيَتَکَ وَسِتْرَکَ فِي الدُّنْيَا و الْآخِرَةِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰی کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی اَنْ يُتِمَّ عَلَيْهِ.** (نسائى فى عمل الليل واليوم؛ الرقم: ۵۵۔ والنووي فى الأذكار من كلام سيّد الأبرار: ۷۹)

''حضرت ابن عباس رضى الله عنهما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص صبح کے وقت یہ کہتا ہے: اے اللہ! میں تیری طرف سے نعمت، عافیت اور پردہ پوشی میں صبح کی، پس تو مجھ پر دنیا و آخرت میں اپنی نعمت، عافیت اور پردہ پوشی پوری فرما، ایسا صبح و شام تین مرتبہ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور پورا فرماتا ہے۔''

۱۳...... **عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ ص قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مِنِ اسْتَفْتَحَ اَوَّلَ نَهَارِهٖ بِخَيْرٍ وَ خَتَمَهٗ بِخَيْرٍ قَالَ اللّٰهُ د لِمَلَائِکَتِهٖ: لَا تَکْتُبُوْا عَلَيْهِ مَا بَيْنَ ذٰلِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ.** (بیهقی فی

شعب الایمان؛ الرقم: ٧٠٥٢۔ مقدسی فی الاحادیث المختارة: الرقم: ٦٥)

''حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص دن کا آغاز نیکی کے ساتھ کرے اور اس کا اختتام بھی نیکی کے ساتھ کرے، اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے اس کے درمیان والے گناہ نہ لکھو۔''

۱۴. وَفِي رِوَايَةِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ص قَالَ: ذِكْرُ اللّٰهِ الْغَدَاةَ وَالْعَشِيَّ أَعْظَمُ مِنْ حَطْمِ السُّيُوْفِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ أَعْطَاءِ الْمَالِ سَحًّا. (ابن ابی شیبة فی المصنف، ٦ /٥٨ الرقم ٢٩٤٥٦.)

''ایک اور روایت میں حضرت عبداللہ بن عمر ص نے فرمایا: صبح وشام اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اللہ کی راہ میں تلواریں توڑنے اور بے حساب مال خرچ کرنے سے زیادہ عظیم ہے۔''

دعاء صبح اوراد فتحیہ

دعاء صبح پڑھنے سے غرض اللہ تعالیٰ کی تسبیح یعنی پاکی بیان کرنا اور اللہ کے حضور توبہ استغفار پڑھنا، اپنے گناہوں کی معافی مانگنا۔ چونکہ یہ کوئی اسلاف کا اپنا ایجاد کردہ عمل نہیں ہے بلکہ دعاء صبح پڑھنے سے قرآن کے احکامات کی پیروی ہوتی ہے جسکی ترجمانی بذیل آیت مبارکہ اور احادیث سے ہوتی ہے،

١ .... اَلصّٰبِرِیۡنَ وَ الصّٰدِقِیۡنَ وَ الۡقٰنِتِیۡنَ وَ الۡمُنۡفِقِیۡنَ وَ الۡمُسۡتَغۡفِرِیۡنَ بِالۡاَسۡحَارِ ○ (آل عمران: ١٧)

"(یہ لوگ) صبر کرنے والے ہیں اور قول و عمل میں سچائی والے ہیں اور ادب و اطاعت میں جھکنے والے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں اور رات کے پچھلے پہر (اٹھ کر) اللہ سے معافی مانگنے والے ہیں○" (ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

٢۔۔۔ وَاذۡكُرۡ رَّبَّكَ كَثِيۡرًا وَّ سَبِّحۡ بِالۡعَشِيِّ وَالۡاِبۡكَارِ○ (آل عمران: ٤١)

"اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو اور شام اور صبح اس کی تسبیح کرتے رہو○" (ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

١) عَنۡ اَبِي هُرَيۡرَةَ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَلِمَتَانِ خَفِيۡفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيۡلَتَانِ فِي الۡمِيۡزَانِ، حَبِيۡبَتَانِ اِلَى الرَّحۡمَنِ: سُبۡحَانَ اللهِ وَبِحَمۡدِهِ، سُبۡحَانَ اللهِ الۡعَظِيۡمِ. (بخاری؛ كتاب الدعوات، الرقم: ٦٠٤٣ ـ و في كتاب الايمان والنذور، الرقم: ٦٣٠٤ ـ و في كتاب التوحيد، الرقم: ٧١٢٤ ـ مسلم؛ كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، الرقم: ٢٦٩٤ ـ ترمذی؛ كتاب الدعوات، الرقم: ٣٤٦٧)

"حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو کلمات زبان پر ہلکے پھلکے ہیں، ترازو میں وزنی ہیں، رحمٰن کو بہت پیارے ہیں (اور وہ یہ ہیں:) ﴿سُبۡحَانَ اللهِ وَبِحَمۡدِهِ، سُبۡحَانَ اللهِ الۡعَظِيۡمِ﴾ (اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں، اللہ تعالیٰ پاک ہے اور نہایت عظمت والا ہے)۔"

مولانا زکریا صاحب حدیث الصدر کے پسِ منظر میں ''فضائل اعمال، فضائل ذکر میں صفحہ نمبر ۱۳۸'' پر لکھتے ہیں کہ، ''ایک حدیث مبارک ارشاد نبوی ہے کہ کوئی شخص تم میں سے اس چیز کو نہ چھوڑے کہ ہزار (۱۰۰۰) نیکیاں روزانہ کرلیا کرے۔ ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ'' سومرتبہ پڑھ لیا کرے ہزار (۱۰۰۰) نیکیاں ہوجائیں گی۔ اتنے گناہ تو روزانہ کے ہونگے بھی نہیں۔ اور اس تسبیح کے علاوہ جتنے نیک کام کیئے ہونگے ان کا ثواب علحیدہ نفع میں رہا۔ ایک حدیث میں آیا ہے جو شخص صبح وشام ایک ایک تسبیح ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ'' کی پڑھے اس کے گناہ معاف ہوجائینگے خواہ سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں''۔ نیز یہ روایات صحیح مسلم میں بھی موجود ہیں۔

مذکورہ احادیث میں ذکر شدہ کلمات کے بعد دعاءِ صبح میں استغفار اور درود وسلام پڑھا جاتا ہے جسکی دلائیل آپ باب الختمات ومعظمات آگے پڑیں گے اور اسکے بعد سیدنا امام زین العابدین علیہ سلام کا مشہور ومعروف قصیدہ پڑھنا کئی صدیوں سے خصوصًا وادی کشمیر میں مروج ہے۔ جو انہوں نے۔

اِنْ نِلْتَ يَارِيْحَ الصَّبَاح   يَوْمًا اِلٰى اَرْضِ الْحَرَم
بَلِغْ سَلَامِیْ رَوْضَةً ﷺ   فِيْهَا النَّبِیُ الْمُحْتَرَمْ ﷺ
مِنْ وَجْهُهٗ شَمْسُ الضُّحٰى   مِنْ خَدُّهٗ بَدْرُالدُّجٰى
مِنْ ذَاتُهٗ نُوْرُ الْهُدٰى   مَنْ كَفُّهٗ بَحْرُالْهِمَمْ
يَارَحْمَةً لِلْعٰلَمِيْنَ ﷺ   اَنْتَ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ ﷺ
اَشْفَعْ لَنَا يَوْمَالْحَزِيْنَ   فَضْلاًوَّجُوْدًاوَالْكَرَمَ

(قصیده امامِ زین العابدین علیه سلام)

۲......عَنْ أَبِي سَلَّامٍ اَنَّهٗ كَانَ فِي مَسْجِدِ حِمْصَ فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ فَقَالُوْا: هٰذَا خَدَمَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: حَدِّثْنِي بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَتَدَاوَلْهُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ الرِّجَالُ. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسَى: رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُرْضِيَهٗ. (ترمذی: کتاب الدعوات، باب: ما جاء في الدعااذا أصبح و اذا أمسى؛ الرقم: ۳۳۸۹ ـ ابوداود؛ کتاب الادب، باب: مايقول اذا اصبح، الرقم: ۵۰۷۲ ـ ابن ماجه: كتاب الدعا: الرقم: ۳۸۷۰)

''حضرت ابوسلام سے روایت ہے کہ وہ حمص کی مسجد میں تھے کہ ایک آدمی ان کے پاس سے گزرا تو لوگوں نے کہا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کے خادم ہیں۔ وہ ان کی طرف کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ مجھے ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہو اور جس میں حضور نبی اکرم ﷺ اور آپ کے درمیان کسی کا واسطہ نہ ہو۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کہا: '' رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا '' (میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوں) تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اُسے راضی کر دے۔''

۳...... **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَمَنْ حَمِدَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ قَالَ: غَزَا مِائَةَ غَزْوَةٍ، وَمَنْ هَلَّلَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ، وَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ اَحَدٌ بِأَكْثَرَ مِمَّا اَتَى بِهٖ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ.** (ترمذی: کتاب الدعوات؛ الرقم: ٣٤٧١۔ نسائی فی السنن الکبری؛ الرقم: ١٠٦٥٧)

''حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام کو ''سبحان اللہ'' کہے وہ سو حج کرنے والے کی مانند ہے۔ جو آدمی صبح و شام سو سو مرتبہ ''الحمد للہ'' کہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں سو مجاہدوں کو گھوڑوں پر سوار کیا (یعنی انہیں سواری دی) یا فرمایا: وہ سو غزوات لڑنے والے غازی کی طرح ہے۔ جو شخص صبح و شام سو سو مرتبہ ''لا الہ الا اللہ'' کہے وہ اس آدمی کی طرح ہے جس نے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد سے سو غلام آزاد کئے اور جس نے صبح و شام سو سو مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہا تو اس دن اس سے اچھا عمل کسی نے نہیں کیا البتہ وہ شخص جو یہ کلمات اسی طرح کہے یا اس سے زائد بار کہے۔''

۴) **عن جابربن سمرة ؓ قَالَ اَنَّ النّبی ﷺ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ تربَّعَ فِی مجلِسِهٖ حَتّٰی تطلُعَ الشمس.** (ابو داؤد، ابن حزیمه، طبرانی)

''حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ جب نمازِ فجر سے فراغت پاتے تھے تو چہارزانو تشریف فرما کر آفتاب اچھی طرح طلوع ہونے تک ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔'' حضرت منذریؒ کی روایت میں ہے کہ ''حَتّٰی تَطلُعَ الشمس حَسَنًا'' یعنی ''یہاں تک کہ آفتاب اچھی طرح ظاہر ہوتا تھا۔''

۵) عن أَنسٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْل اللّٰه ﷺ لَأَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَذکُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلاةِ الغَدَاةِ حَتّٰی تـطـلـعَ الشّمسُ اَحَبُّ الَیَّ مِنْ اَنْ أَعْتِقَ أَرْبَعَةً مِن وُلْدِ اِسْمَاعِیْلَ وَلَأَن أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ یَذکُرُوْن اللّٰه مِنْ صَلاةِ العَصْرِ اِلٰی اَنْ تغرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً.

''حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ سیّدُ الکونین حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ مجھے حضرت اسماعیل ؑ کے چار غلام شدہ آزاد کرنے سے، یہ بات بہت محبوب و مرغوب ہے کہ میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو فجر نماز کے بعد آفتاب طلوع ہونے تک یادِ خدا میں مشغول رہتے ہیں، اسی طرح میں ان لوگوں میں شمولیت کروں جو نمازِ عصر کے بعد آفتاب غروب ہونے تک یادِ الٰہی میں مشغول رہیں۔ حضرت اسماعیل ؑ کے چار اولاد آزاد کرنے سے زیادہ پسند اور مرغوب ہے۔''

٦) عَنْ انس بن مَالِک ؓ قَالَ، قَالَ رَسُوْل اللّٰه ﷺ مَنْ صَلَّی الْفَجْرَ فِی جَماعَةٍ ثمَّ قَعَدَ بِـذکر اللّٰه تعَالیٰ حتّٰی تطلع الشمسُ ثمَّ صَلَّی رکعتَیْنِ کَانَتْ لَهٗ کَاجرِ حَجَّةٍ وَ عُمْرةٍ تَامَّة، تَامَّةٍ، تَامَّةٍ. (ترمذی)

ترجمہ: ''حضرت انس بن مالک ؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور سرورِ کائنات، سید المرسلین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص جماعت کے ساتھ نمازِ فجر ادا کرے، پھر اچھی طرح آفتاب طلوع ہونے تک یادِ خدا کرے پھر اشراق کی دو رکعتیں پڑھے، تو اس کو حج و عمرہ کا سا ثواب پورا پورا مل جائے گا۔'' اس حدیث مبارک کی روایت حضرت امام طبرانیؒ نے بھی حضرت ابوامامہؓ کی سند سے کی ہے اور اس میں یہ کلمات بھی ہیں: ''لم یَمَسَّ جلدتهُ النَّارُ أَبَدًا'' کو مقدم الذکر یادِ خدا کرنے والے کے جسم کو کبھی آگ نہیں چھوئیگی۔ مزید برآں اس حدیثِ مبارکہ سے اجتماعی ذکرِ الٰہی کی فضیلت ثابت ہوتی ہے جیسا کہ پہلی حدیثِ رسول ﷺ سے انفرادی ذکرِ الٰہی کا شرف واضح ہوتا ہے۔

٧) فـی الْاحیاءِ عن النّبی ﷺ ذاکـرُ الـلّٰـهِ فـی الـغَافِلیْن کالشَّجَرَة الخضراء فی وَسْط

الھشیم۔ ”حضرت نبی کریم ﷺ نے غفلت شعار لوگوں میں یادِ خدا کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ سرسبز و شاداب درخت کی سوکھی ہوئی زرد گھاس میں ہوتا ہے۔“

حضور سرورِ عالم احمد مجتبیٰ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”**يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وجلَّ أَنَا مَعَ عَبْدِی مَا ذَكَرَنِیْ و تَحرَكَتْ شَفَتَاه**“ یعنی ”اللہ ﷻ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندوں کے ساتھ اس وقت تک برابر رہتا ہوں جب تک وہ مجھے یاد کرے اور اس کے ہونٹ میرے ذکر سے حرکت میں رہیں۔“ (بحوالہ ”انفاسِ قدسیہ“ از امیرِ شریعت علامہ و مولانا سید محمد قاسم شاہ صاحب بخاریؒ)

٨...... **عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ. قَالَ: اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّكَ.** (مسلم؛ کتاب الذکر والدعاء، باب فی التعوذ من سوء القضاء ودرک الشفاء و غیره، الرقم: ٢٧٠٩ ـ نسائی فی السنن الکبری؛ الرقم: ١٠٤٢٣)

”حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! گزشتہ رات مجھ کو بچھو نے کاٹ لیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم شام کے وقت یہ کہہ دیتے: ”**اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ**“ (میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ میں آتا ہوں) تو تم کو یہ بچھو ضرر نہ دیتا۔“

٩...... **عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ؓ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ. فَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ أَبَانُ: مَا تَنْظُرُ؟ أَمَا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ وَ لَكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهُ.** (ترمذی؛ كتاب الدعوات، باب: ما جاء في الدعااذا أصبح و اذا أمسى؛ الرقم: ٣٣٨٨ ـ ابو داود؛ كتاب الادب، باب: مايقول اذا اصبح، الرقم: ٥٠٨٨ ـ ابن ماجه: كتاب الدعا: الرقم: ٣٨٦٩، نسائي في السنن الكبرى، الرقم: ١٠١٧٨)

''حضرت ابان بن عثمان ؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان ؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص روزانہ صبح وشام تین تین مرتبہ یہ کلمات کہے اسے کوئی چیز ضرر نہیں دے گی: ''بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ '' (اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کی برکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سننے والا اور اچھی طرح جاننے والا ہے۔) حضرت ابان ؓ پر ایک طرف فالج کا حملہ ہوا ایک شخص ان کی طرف دیکھنے لگا تو انہوں نے فرمایا: کیا دیکھتے ہو؟ حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے تم سے بیان کی لیکن میں نے اس دن نہیں پڑھی تھی تا کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی تقدیر پوری کر دے۔''

١٠..... وَعَنْ جُوَيْرِيَّةَ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِيْ سَجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ قَالَ مَازِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَوْوُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمَ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَانَفْسِهِ وَزِنَتَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ. (رواه مسلم كذافی المشكوة بحواله فضائل اعمال، فضائل ذكر صفحه نمبر. ١٦٧)

''ام المومنین حضرت جویریہ ؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ صبح کی نماز کے وقت ان کے پاس سے نماز کے لئے تشریف لے گئے اور یہ اپنے مصلے پر بیٹھی ہوئی (تسبیح میں مشغول تھیں) حضور ﷺ چاشت کی نماز کے بعد (دوپہر کے قریب) تشریف لائے تو یہ اسی حال میں بیٹھی ہوئی تھیں حضور ﷺ نے دریافت فرمایا تم اسی حال پر ہو جس پر میں نے چھوڑا تھا؟ عرض کیا، جی ہاں! حضور ﷺ نے فرمایا میں نے تم سے (جُدا ہونے کے) بعد چار کلمے تین مرتبہ پڑھے اگر ان کو اس سب کے مقابلے میں تولا جائے جو تم نے صبح سے پڑھا ہے تو وہ غالب ہو جائیں۔ وہ کلمے یہ ہیں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَانَفْسِهِ وَزِنَتَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ ۔

١١۔ **سید الاولیاء محبوب سبحانی حضرت سیدنا شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللّٰہ عنہ** اپنی مشہور ومعروف تصنیف غنیۃ الطالبین میں اوراد ووظائف کے بارے میں یوں فرماتے ہیں، ''ان اوراد کا وقت عصر کے بعد غروب آفتاب تک ہے۔ یہ اللہ کے ذکر کا وقت ہے۔ اس وقت عالم

ملکوت میں استغراق اور نفل کی ادائیگی منع ہے۔ غروب آفتاب سے قبل والشّمس وضحٰها واللیل اذا یغشٰی اور اس کے بعد معوذتین پڑھی جائے۔ اسی طرح دن ختم کر دینا چاہیے۔ رات کے وقت قرآن مجید اور استغفار پڑھی جائے۔"

اس کے بعد اسی صفحہ پر مزید حضرت حسن علیہ سلام کی روایت نقل فرماتے ہیں کہ، "حضرت حسن علیہ سلام فرماتے ہیں: ایک دفعہ آں حضرت ﷺ ذکر الٰہی کے دوران فرمانے لگے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے ابن آدم! فجر کی نماز کے بعد ایک ساعت مجھے یاد کر، پھر ایک ساعت عصر کی نماز کے بعد کیوں کہ ان دونوں اوقات میں، میں تمہاری مدد کروں گا" (**ماخوز غنیته الطالبین ،صفحه نمبر ۵۲۲،شائع از یکم مئی ۱۹۸۷ء**)

۸ ویں صدی ہجری میں اس مینونظیر وادی میں اسلام کی بنیاد حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ کے خلیفہ حضرت سید عبدالرحمٰن بلبل شاہ صاحبؒ نے ڈالی۔ بنیاد اتنی مقبول عنداللہ تھی کہ بودھ مذہب سے تعلق رکھنے والا حاکمِ وقت رنچن شاہ اپنے قرابت داروں اور درباریوں کیساتھ مسلمان ہوگیا اور اُسکا نام سلطان صدرالدین پڑا۔ عقائد کے لحاظ سے حضرت بلبل شاہ صاحبؒ بانیٔ اسلام **فی الکشمیر** کا عقیدہ وہی تھا جو اُنکے مرشد کا تھا یعنی اہل سنت والجماعت۔ کشمیر میں اسلام کی بنیاد اسی عقیدہ پر پڑی زمانہ گذرتا گیا۔ حضرت سیدؒ ۷۲۷ھ میں انتقال کر گئے کم وبیش (۴۰) سال کا عرصہ گذر گیا تو مسلمانان کشمیر کی اسلامی بنیادیں ابھی اتنی مستحکم نہ تھیں کہ ۷۶۲ھ میں جب سلطان شہاب الدین کی حکومت تھی ایک اور مرد درویش سید تاج الدینؒ وارد کشمیر ہوئے یہاں اسلام کی اشاعت کا کام کیا پھر ۷۷۵ھ کو حضرت سید تاج الدینؒ کے برادر حضرت سید حسین سمنانیؒ بھی براستہ پیر پنچال وارد کشمیر ہوئے غرض اُنگلیوں پر گننے کے برابر یہ چند ہستیاں وارد کشمیر ہوکر اسلام کی بنیادوں کو مضبوط کرنے میں مشغول ہوئیں چونکہ بدھ مت اور ہندومت کی بہت ساری قبیح رسمیں چھوڑنے کیلئے ابھی لوگ آمادہ نہ تھے اور خود ان مذاہب کے مراکز قائم تھے ان مذاہب کے بے شمار پیروکار بھی یہاں موجود تھے۔ سلاطین کا دور تھا عیش وعشرت خاندانِ سلاطین میں عام تھا اور عیش وعشرت کی آڑ میں پامالیٔ دین کا کام بھی سلاطین کے ہاتھوں ہورہا تھا یہی وجہ ہے کہ سطان قطب الدین کے نکاح میں ایک ساتھ دو سگی بہنیں تھیں۔ غرض اسلام کی نوتعمیر شدہ عمارت ابھی کمزور تھی باقی مذاہب بھی موجود

تھے اسلئے ایک ایسے مردِ درویش کی ضرورت تھی جو دونوں محاذوں پر بہ یک وقت کام کرسکے یعنی بدعات کے علاوہ کفریات کیخلاف بھی محاذ آرائی ہو۔ ۷۷۴ھ میں حضرت سید تاج الدینؒ و حضرت سید حسین سمنانیؒ کے چچیرے بھائی جناب سیدنا حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ وارِدِ کشمیر ہوئے اُنکی آمد کیا ہوئی کہ کشمیر میں اسلام کا سورج چمکنے لگا یہ وہ مردِ درویش تھے بقول علامہ اقبالؒ ع

وہ مردِ درویش جسکو حق نے دیئے تھے اندازخسروانہ

جنہوں نے براہِ راست اپنے روحانی فیض سے کفر کے بڑے قلعوں کو ڈھا دیا۔ مسلمانوں میں اصلاح حال بھی فرمائی یہی نہیں بلکہ فیروز شاہ اور سلطان تاج الدین کے درمیان چلے آرہے سیاسی تنازعے کو بھی بحسن وخوبی حل کرکے سرحدوں کا تعین کرکے طرفین میں عہد نامے تحریر کروائے دونوں کو آپس میں دوستانہ تعلقات ہی نہیں بلکہ فیروز شاہ والیٔ ہند نے اپنی دو لڑکیوں میں سے ایک کو سلطان قطب الدین اور دوسری کو حسن بہادر کے نکاح میں دے کر رشتہ داری بھی قائم کی۔ حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ اڑھائی سال یہاں تشریف فرما رہے۔ آپکے دَور مبارک میں بے شمار بُت پرست خدا پرست بنے، محبان شیاطین غلامان شفیع المذنبین ﷺ بنے۔ مساجد وخانقاہیں تعمیر کرائیں گئیں، نماز عید کیلئے ''عیدگاہ'' اور مسلمان اموات کو دفن کرنے کیلئے کوہِ ماران کے دامن میں ''ملہ کھاہ'' کی زمین خرید کر مسلمانانِ کشمیر کے نام وقف کردی گئی، جنت نظیر وادی عقائد واعمال کے لحاظ سے بھی جنت نظیر بن گئی۔ آپؒ کی اسلامی دعوت کے استحکام اور مضبوطی کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ آپ نے اپنے ساتھ سات سو (۷۰۰) سادات کرام مبلغین ومعلمین کی ایک جماعت بھی لائے یہ مبلغین ومعلمین اطراف واکناف میں دین حق کی تبلیغ واشاعت کیساتھ ہی مختلف فنون سے بھی عوام کو آشنا کراتے رہے مثلاً'' قالین بانی، شال بانی، پیپر ماشی، ووڈ کارونگ، نمدہ سازی، وغیرہ اسطرح علم وہنر کے اعتبار سے کشمیر ایران صغیر دکھائی دینے لگا یعنی فقط لوگوں کو دین ہی نہ ملا بلکہ تہذیب وثقافت، تجارت ومعیشت میں ایک زبردست انقلاب رونما ہوا۔ علامہ اقبالؒ نے حضرت امیرؒ کی عظمتوں کا نقشہ کچھ اس طرح کھینچا ہے۔

سید السادات سالارِ عجم   دست او معمار تقدیر اُمم
خطۂ را آں شاہ دریا آستین   داد علم وصنعت و تہذیب ودین

یہی انقلاب ہے کہ جس نے حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ کو بانی مسلمانی فی الکشمیر کے لقب سے نوازا۔ آپؒ کی اسلامی دعوت کی قبولیت میں آپؒ کی پاکیزگی نفس اور روحانیت کا بہت بڑا دخل ہے حضرت امیرؒ کے وادی میں وارد ہونے پر سلطان قطب الدین نے جناب سیادت کی تعظیم وتکریم سچے دل اور پاک صاف نیت سے کی پیدل چل کر انکا استقبال کیا۔ دوران ورود جناب امیرؒ کو یہ بات سننے میں آئی کہ یہاں علاوالدین پورہ (موجودہ خانقاہِ معلیٰ) میں رباطِ خورد ایک چھوٹا مسافر خانہ ہے جہاں بتوں کی پوجا بھی ہوتی ہے جسمیں ایک جوگی راہب نے ایک جن کو مسخر کیا ہے وہ اکثر یہاں کے لوگوں سے نذرونیاز کے طور پر شراب، روٹی اور بُھنا ہوا بھیڑ مانگتا ہے اور پھر جوگیوں کی جماعت کیساتھ کھاتا ہے لوگوں سے کہتا ہے کہ اگر وہ روزانہ ان چیزوں کا انتظام نہ کریں تو میں ہر روز تمہارا ایک ایک آدمی کھا جایا کرونگا اسوجہ سے شہر کے کافر بھی اور مسلمان بھی مطلوبہ چیزوں کو اپنی باری پر لاتے تھے اگر کبھی کسی کی باری میں دیر ہوتی تو جوگی شیطانی استدراج سے غائب ہوتا تھا پھر اس باری والے آدمی پر دیو کا تصرف کر کے مارتا تھا۔ حد یہ کہ سلطان قطب الدین بھی باوجود مسلمان ہونے کے ہر روز صبح کے وقت اس جوگی کے بت خانہ میں حاضر ہوا کرتا تھا حضرت امیر کبیرؒ اپنی جماعت سادات کرام کیساتھ اسی مسافر خانہ میں ٹھہرے جوگی جان گیا کہ اب اسکے استدراج اور شعبدہ بازی کا آخری وقت آیا ہے اسلئے مباحثہ کیلئے حضرت امیرؒ کے پاس آکر اس بات کا دعویٰ کیا کہ میں سیر ملکوت السمٰوات کرتا ہوں میں نے غیب کے حکم سے یہاں کے لوگوں کیلئے روزانہ ضیافتیں لانے کا حکم دیا ہے۔ اس پر حضرت امیر کبیرؒ نے فرمایا کہ راہب جو کچھ کمالات تجھے حاصل ہیں اُنکو ظاہر کرو تا کہ تمہارا یہ بُت خانہ میں ویران نہ کروں۔ اسکے بعد حضرت امیرؒ نے بُت خانہ کو توڑنے کا حکم دیا یہاں پر ایک سو بیس (١٢٠) بت تھے اُن میں ایک بڑا بت تھا جب اُسکو توڑا گیا تو اُسکے چار ٹکڑے ہوئے اسکے درمیان میں بھوج پتر کا ٹکڑا نکلا جس پر لا الٰہ الا اللہ لکھا ہوا تھا۔ جوگی کے یہ دیکھ کر ہوش اُڑ گئے لیکن اسکے بعد بھی بحث پر آمادہ رہا حضرت امیرؒ نے جوگی سے کہا کہ اگر تجھے کشف السموٰت ہے تو جہاں تک تمہاری پہنچ آسمانوں میں ہے وہاں تک پہنچ کر دکھاو جوگی مذکورہ فوراً ہوا میں اُڑنے لگا یہاں تک کہ غائب ہو گیا حضرت امیرؒ نے اپنے مریدِ خاص ''حضرت سید محمد بیہقیؒ'' کو اشارہ کیا حضرت سیدؒ جوش میں آ گئے اپنا نعلین اُتار کر ہوا میں پھینکا۔ نعلین بھی غائب ہوا کچھ ہی دیر بعد نعلین نے جوگی کو پیٹتے ہوئے زمین پر حضرت امیرؒ کے قدموں میں اُتارا۔

جوگی کے اس بدترین حال کو دیکھ کر تقریباً (۴۰۰۰) چار ہزار افراد مرد و زن، پیر و جوان نے بہ یک وقت ایمان لایا۔ بت خانہ کو ویران کیا گیا جوگی ایمان لایا بلکہ اسکا جن بھی مشرف بہ اسلام ہوا سلطان قطب الدین نے حضرت امیرؒ کو انکے سات سو (۷۰۰) مصاحبین کیساتھ دعوت کی، حضرت امیرؒ اُسکے گھر گئے۔ سلطان کے حالات کی چھان بین کی تو معلوم ہوا کہ سلطان کے نکاح میں دو سگی بہنیں ہیں اس پر حضرت امیرؒ نے سلطان سے فرمایا کہ اس قسم کی شادی حرام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ "وان تجمعوا بین الا ختین الا ماقد سلف" سلطان نے فوراً حضرت امیرؒ کے فرمان کے مطابق دونوں کو طلاق دی جو بڑی تھی وہ عارفہ و عابدہ بنیں چھوٹی کا تجدید نکاح ہوا اور وہی سلطان سکندر بت شکن کی ماں بنی (ماخوز از تاریخ کشمیر سید علی)۔ غرض اس عمارت کی کمزور بنیادوں کو حضرت امیرؒ نے نئے سرے سے اپنی باطنی و ظاہری کاوشوں سے مضبوط کیا اور تعمیر کیا پھر لوگوں کو دین اسلام سے دائمی و مستحکم رشتہ استوار کرنے کیلئے بہت ساری تصانیف دیں، جن میں "ذخیرۃ الملوک، چہل اسرار، کتاب اسرار النقط، شرح اسماء اللہ، شرح فصوص الحکم، شرح قصیدہ خمریہ فارضیہ، رسالہ الاورادیہ وغیرہ کے علاوہ روزانہ ذکر کیلئے "اَورادِ فتحیہ" کا نسخہ بھی عطا کیا۔ جو کہ آپؒ نے حضرت نبی کریم ﷺ سے بمقام بیت المقدس برائے مسلمانان کشمیر حاصل کیا تھا۔

امیر شریعت حضرت علامہ سید محمد قاسم شاہ صاحب بخاری علیہ الرحمہ اپنی شہرہ آفاق کتاب "اَنفاسِ قُدسیہ" کے صفحہ ۳۶، ۳۷ اور ۳۸ پر رقمطراز ہیں: "چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ عمل مذکور کے بعد نمازِ فجر کی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیریں، بعد از سلام فوراً اورادِ فتحیہ شروع کریں اور فرماتے ہیں کہ اورادِ فتحیہ قیمتی برکات میں سے ہیں اور اس کا کلمہ، کلمۂ خیر و برکت کا مُوجب ہے اور جو شخص خضوع و خشوع کے ساتھ اورادِ فتحیہ پڑھے گا وہ اس کے خیر و برکت کا ضرور مشاہدہ کرے گا۔ انتاہی (نہیں) بلکہ وہ چودہ سو اولیاء اللہ (رحمہم اللہ) سے حِصّہ پائے گا۔ اور فرماتے ہیں: کہ اگر اس اوراد کے فضائل و خواص بیان کئے جائیں گے تو بہت وقت صَرف ہوگا، کیونکہ آنجناب (حضرت علی ثانیؒ) نے ساری عمرِ شریف میں معمورۂ عالم کی تین مرتبہ سیر کی ہے اور چودہ سو اولیاء کاملین رحمہم اللہ اجمعین سے ملے ہیں۔ اُن میں سے چار سو اولیاء کرامؒ کو سلطان محمد بندۂ خدا کی مجلس میں دیکھا ہے اور ہر ولیؒ سے رخصت ہوتے وقت دُعاءِ اور رُقعہ کی

التماس کی ہے اور ان رُقعوں کو اپنے جامۂ مبارک کے ساتھ مُرقع کرلیا ہے، اور اِن دُعاؤں اور ذِکروں کو جو بے اختیار ان کی زبانِ فیض ترجمان پر جاری ہوئے تھے، جمع کیا ہے۔ یہاں تک کہ اس اوراد کا مجموعہ تیار ہوگیا۔ اور خود حضرت میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ فرماتے ہیں: کہ جب میں بارہویں مرتبہ کعبہ شریف کی زیارت کے لئے گیا تو مسجدِ اقصیٰ میں پہنچا یہاں رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش (مراد حضرت امیرؒ) کی طرف تشریف لارہے ہیں، اور میں اُٹھا اور آپ ﷺ کے سامنے حاضری کا شرف حاصل کیا، اور عرضِ سلام سے فراغت پاکر آپ ﷺ نے اپنے آستین مبارک سے ایک جُزو نکالا اور مجھ سے فرمایا: "خذ هٰذهِ الفتحيه" یعنی "اس 'فتحیہ' لے لو"۔ آپؒ فرماتے ہیں: جب میں نے آنحضرت ﷺ کے دستِ مقدّس سے لیا اور نظر کی، تو یہی "أَوْرَادِ فَتْحِيَّهْ" تھی اور اسی اشارہ سے اس مجموعۂ اذکار کا نام "اورادِ فتحیه" رکھا گیا۔ وَاللهُ الهادی اِلیٰ صراطِ الْمُستَقِیم۔ اس طرح اب اورادِ فتحیہ کی فضیلت و برتری دوسرے بہت سے اذکار پر ثابت ہوئی۔ مَا شاءَ اللهُ تعَالیٰ۔" (تفصیل کیلئے دیکھیں انتباہ فی سلاسل اولیاء از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ)۔

ازیں اسکے یہ رسالہ اَورادِ فتحیہ مسلمانانِ کشمیر کیلئے صرف ایک وظیفۂ ذکر ہی نہیں بلکہ یہ مسلمانان "اہلِ سنت والجماعت" کے عقائد کی تحفیظ کا رسالہ بھی ہے جس کیلئے اَورادِ شریف کے یہ الفاظ شاہد ہیں۔

> **رضينا بالله تعالىٰ رباً و با لاسلام ديناً وبمحمد صلى ا لله عليه وسلم نبياً ورسولاً، وبالقرآن اماماً وبا لكعبة قبلة و با لصلواة فريضةً و با لمومنين اخواناً، وبا لصديق ، وبالفاروق، وبذى النورين وبا لمرتضىٰ ائمة، رضوان الله تعالىٰ عليهم اجمعمين.**

ان الفاظ مبارکہ میں مسلمانان اہل سنت، اللہ کو اپنا رب مانتے ہوئے، اسلام کو اپنا دین، حضرت محمد ﷺ کو اپنا نبی اور رسول، قران مقدس کو اپنی راہنما کتاب، کعبہ مقدسہ کو اپنا قبلہ، نماز کو فرض عبادت تسلیم کرتے ہوئے اور باایمانوں کے آپس میں بھائی بھائی ہونے کا اعلان کرنے کے ساتھ ہی ساتھ حضرت سیدنا صدیق اکبر، حضرت سیدنا فاروق اعظم، حضرت سیدنا عثمان غنی اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین چاروں حضرات ﷺ کو اپنا امام تسلیم کرتے ہیں اسکے بعد اَورادِ شریف کے آخر میں آنحضور

ﷺ پر درودوسلام کے ۱۷ صیغے جن میں ''ک'' واحد حاضر کی ضمیر کے ساتھ ہی ''یا'' ندا کا بھی استعمال ہوا ہے۔ ان سب صیغہائے درودوسلام میں جو حضور پر نور ﷺ کے صفات بیان کئے گئے ہیں ان صفات کا بھی براہ راست تعلق مسلمانوں کے ایمان سے ہے اسی ایمان کا اعلان ہر مسلمان صبح سویرے اللہ کے گھر میں اجتماعی طور پر اعلاناً کرتا ہے ہاں یہ بھی ضرور کہوں گا کہ اوراد خوان مسلمانوں کو کوئی بھی باطل تحریک متاثر نہیں کر سکتی کیونکہ اوراد شریف میں جا بجا باطل فکروں کا رد ہے جیسے مرزا غلام قادیانی نے حضور پُر نور ﷺ کی خاتمیت پر ڈاکہ ڈالنا چاہا لیکن حضرت امیر کبیرؒ نے صدیوں پہلے درودوسلام کے مندرجہ صیغہ میں باطل فکرِ قادیانیت کا رد کر کے رکھا ہے۔ "**الصلوٰۃ والسلام علیک یاخاتم النبیین**" جو مسلمان صبح سویرے باآواز بلند حضور کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان کرتا ہو بھلا وہ کیسے کسی باطل فکر کے فریب میں آ سکتا ہے۔ آیئے یہاں وظیفۂ اوراد شریف کے آخر میں درج درودوسلام کے ۱۷ صیغہائے مبارکہ میں حضور اکرم ﷺ کے اعلیٰ صفات کا مشاہدہ کریں۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ ﷺ

درود وسلام آپ پر اے اللہ کے رسول ﷺ ،درود سلام آپ پر اے اللہ کے محبوب ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیک یاخلیل اللہ ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ ﷺ

درود وسلام آپ پر اے اللہ کے دوست ﷺ درود و سلام آپ پر اے اللہ کے نبی ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیک یاصفی اللہ ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا خیر خلق اللہ ﷺ

درود وسلام آپ پر اے اللہ کے چنے ہوئے ﷺ درودوسلام آپ پر اے اللہ کے خلقت میں سب سے اول ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیک یامن اختارہ اللہ ﷺ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا من ارسلہ اللہ ﷺ

درودوسلام آپ پر اے اللہ کے اختیار کئے ہوئے ﷺ درود و سلام آپ پر اے اللہ کے بھیجے ہوئے ﷺ

الصلوٰة والسلام علیک یا من زینه الله ﷺ

الصلوٰة والسلام علیک یامن شرفه الله ﷺ

درودوسلام آپ پراے اللہ کے زینت دیئے ہوئے ﷺ درود وسلام آپ پر اے اللہ کے بزرگ کئے ہوئے ﷺ

الصلوٰة والسلام علیک یا من کرمه الله ﷺ

الصلوٰة والسلام علیک یا من عظمه الله ﷺ

درودوسلام آپ پراے اللہ کے معزز کئے ہوئے ﷺ درود وسلام آپ پراے اللہ کے عظمت دیئے ہوئے ﷺ

الصلوٰة والسلام علیک یاسیدالمرسلین ﷺ

الصلوٰة والسلام علیک یا امام المتقین ﷺ

درود وسلام آپ پراے رسولوں کے سردار ﷺ درود وسلام آپ پراے پرہیز گاروں کے امام ﷺ

الصلوٰة والسلام علیک یا خاتم النبیین ﷺ

الصلوٰة والسلام علیک یا شفیع المذنبین ﷺ

درودوسلام آپ پراے نبیوں کے سر (ختم کرنے والے) ﷺ درودوسلام آپ پراے گنہگاروں کی شفاعت کرنیوالے ﷺ

الصلوٰة والسلام علیک یارسول رب العالمین ﷺ

درودوسلام آپ پراے ساری دنیاکے مالک (پالنہار) کے بھیجے ہوئے ﷺ

غرض مندرجہ بالا صفات سے اپنے نبی محترم ﷺ کوروزانہ صبح سویرے باآواز بلنداجتماعی طور پر یاد کرنے والے مسلمانوں کے ایمان وعقائد کا مظبوط ہونا لازمی ہے۔

الغرض اورادشریف میں درج یہ عقائداور یہ علامات مسلک اہل سنت والجماعت کوظاہر کرتی ہیں حضرت امیرؒ اسی مسلک پر خود بھی تھے اور اہل کشمیر کو بھی اس مسلک پر رہنے کی تلقین کی جیسا کہ ڈاکٹر سیدہ اشرف ظفر صاحبہ نے حضرت امیرؒ پر اپنی تحقیقی تصنیف "سید میر علی ہمدانیؒ" کے صفحہ ۱۶۴ پر حضرت امیرؒ کی ہی تصانیف ذخیرۃ الملوک، رسالۂ اعتقادیہ امیریہ وغیرہ کے حوالے سے یوں لکھا ہے کہ شاہ ہمدانؒ کے مسلک اہل سنت پر ہونے کی سب سے واضح دلیل خودانکی اپنی تحریریں اور عقائد ہیں ایک موقعہ پر آپ فرماتے ہیں

''صحابہ کرامؓ بعد از نبی بہترین خلق اند و بہترین ایشان چوں ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ ذخیرۃ الملوک ہی میں پُر زور الفاظ میں لکھا ہے کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اہل سنت والجماعت کے اصول پھیلائے اور اپنے رسالہ ''خواطیریہ'' میں ان لوگوں کی مذمت کی ہے جو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر طعن کرتے ہیں۔ غرض اسی مسلک کی تجدید وتحفیظ کیلئے وظیفہ ''اَورادِفتحیہ'' روزانہ بعد فجر بالجہر (بلند آواز سے) پڑھنے کا حکم فرمایا گویا اورادفتحیہ مجموعہ ذکر خدا ہی نہیں بلکہ تذکرۂ اظہار ایمان بھی ہے جس کا باآواز بلند ہی ہونا بہتر اور افضل ہے حضرت امیرؒ اپنے رسالہ الاورادیہ میں خاموش ذکر اور ذکر بالجھر دونوں کو جائز قرار دیا ہے آخر پر ذکر بالجھر کے دس فوائد قلمبند کئے ہیں آپؒ ذکر بالسر کے بارے میں لکھتے ہیں: **قال رسول اللہ ﷺ الجاھر بالقران کالجاھر بالصدقة والمسربالقران کالمسر بالصدقة''**

ترجمہ: آنحضرت ا کا ارشاد ہے کہ اونچی آواز سے قرآن پڑھنے والے کی مثال اس شخص کی ہے جو اعلاناً خیرات کرتا ہے اور پست آواز سے قران پڑھنے والا پوشیدگی میں خیرات کرنیوالے سخص کی کی مانند ہوتا ہے آگے مصنفؒ لکھتے ہیں کہ قرآن سے بھی ذکر بالسر کی فضیلت پر روشنی پڑتی ہے تاہم اس سے ذکر بالجھر کی افادئت پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے اسی طرح ذکر بالجھر کے بارے میں حدیث مبارکہ قلمبند کرتے ہیں ''**ان رسول اللہ ﷺ سمع جماعة من اصحابه یجھرون القرائةبی اللیل فصوب ذالک**'' آنحضرت انے ایک مرتبہ اپنے اصحاب ؓ میں سے ایک جماعت کو رات میں اونچی آواز سے کچھ پڑھتے سنا آپ نے اسے درست قرار دیا'' اسی طرح کی ایک اا ور حدیث مبارکہ میں روائت ہے''**انه سمع ذات لیلة قرأة ابن مسعود معه ابو بکروعمرفوقعوا طویلا ثم قال من اراد ان یقرأالقرآن کما انزل فلیقرأ علیٰ قراء ۃ بن ام عبد**'' آپ انے ایک مرتبہ رات میں عبداللہ بن مسعودؓ کو قران پڑھتے سنا ان کے ساتھ حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمرؓ بھی تھے یہ تینوں دیر تک بیٹھے رہے پھر آپ انے فرمایا جو شخص قرآن کو اسی طرح پڑھنا چاہتا ہے جیسا کہ اسے اتارا گیا ہے تو اسے ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعودؓ) کی طرح پڑھنا چاہیئے ایسے ہی چند احادیث مبارکہ نقل کرنے کے بعد حضرت امیرؒ نے ذکر بالجہر پر عقلی طور بحث کی ہے اور اس کے دس فائدے گنے ہیں جو مختصراً یوں ہیں:

۱۔ ذکر بالجہر میں زیادہ مشقت اٹھانا پڑتی ہے اور اجر بھی مشقت کی کمیت کے مطابق ملتا ہے۔

۲۔ ذکر بالجہر سے قاری خواب غفلت سے بیدار ہوتا ہے (۳) ذکر کی حقیقت اور مقصد کی طرف کان متوجہ ہوتے ہیں (۴) اس سے نیند اور کاہلی دور ہو جاتی ہے (۵) ذاکر شادمانی اور انبساط محسوس کرتا ہے اور سستی و کہالت سے بچ جاتا ہے (۶) ذکر بالجہر سے دوسرے بھی مستفید ہوتے ہیں اس لئے خیر لازم سے خیر متعدع ہی بہتر ہے (۷) اس سے دوسرے خوابیدہ شخص کے بیدار ہونے اور عبادت خدا کی طرف مائل کرنے کی امید کی جاتی ہے (۸) جہر کے سرور و سرود سے ایک غافل اور متحجر بھی عبادت کی طرف راغب ہوتا ہے (۹) اس سے قاری کا دل نرم پڑتا ہے جس سے اس کی عاجزی اور نیستی میں اضافہ ہوتا ہے (۱۰) بجہر ذکر سے خوش الحانی اور ترنم و غنائیت کی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور قرأت میں خوش الحانی سنت ہے، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے: **لیس منا من لم یتغن بالقراٰن** وہ شخص ہم سے نہیں ہے جو قرآن کی خوش الحانی سے تلاوت نہ کرے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: انہیں حضرت داؤد کے گیتوں والی دعاؤں میں سے کچھ گیت عطا کئے گئے ہیں (نوٹ: رسالہ الاورادیہ کا یہ اردو ترجمہ علامہ سید محمد قاسم شاہ صاحب بخاریؒ کے فرزند ارجمند جناب ڈاکٹر فاروق صاحب بخاری مرحوم نے کیا ہے) اورادفتحیہ کو حضرت امیرؒ نے وادی میں بجہر ہی سکھایا ہے اس بات کا ثبوت تاریخ کشمیر از سید علی کے صفحہ نمبر ۳۹ پر ہمارے جدِ بزرگوار حضرت میر شاہ سید احمد کرمانیؒ کے تذکرہ کے ذیل میں یوں ملتا ہے ''کہ یہ بزرگ رتبہ والے (حضرت شاہ کرمانؒ) حنفی مسلک سے وابستہ تھے۔ جب اُس نے کشمیر میں دیکھا کہ ہر مسجد میں اورادفتحیہ کو پانچوں وقت (بلند آواز سے) پڑھا جاتا ہے (یہاں عبارت کا مفہوم وضاحت طلب ہے) تو انہوں نے مسلمانوں کو اورادفتحیہ پڑھنے کی ممانعت کی۔

کچھ عرصہ کے بعد شہر سے جانے کا عزم کیا تو بارہمولہ کے راستے جانے لگا جب موضع بنیار کے نزدیک اپلہاک مرگ پہنچے تو وہاں رات گذاردی جب نماز فجر ادا کی تو مراقبہ میں ہوئے۔ اسی دوران میر سید علی ہمدانیؒ نیزہ ہاتھ میں لئے حاضر ہوئے انہوں نے سید احمدؒ کو نیزہ مارنے کا ارادہ کیا۔ سید احمدؒ نے اس بارے میں پوچھا کہ اے بھائی ہمدانیؒ میری طرف سے کون سی تقصیر سرزد ہوئی ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ بدترین حرکت یہ ہوئی ہے کہ تم نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ورد (یعنی اورادفتحیہ) کو منع کیا ہے یہی (وِرد) شہر میں اسلام پھیلنے کا باعث ہوا۔ یہ سن کر انہوں نے اس بات کیلئے توبہ کی وہاں سے ننگے پاؤں پیادہ (پیدل) چل کر شہر کشمیر کی طرف واپس آئے شہر کے ہر کوچہ اور ہر مسجد میں جا کر لوگوں کو تلقین کی کہ وہ

اورادِفتحیہ باضابطہ نماز کے بعد پڑھا کریں اور صبح وشام دو بار اورادِفتحیہ پڑھا کریں۔ بعد میں اسی شہر میں (سید احمدؒ) نے وفات پائی۔ مزار قطب الاقطاب شیخ بہاو الدین علیہ رحمۃ والرضوان میں مدفون ہیں (ماخوذ از تاریخ کشمیر۔ سید علی۔ شائع کردہ سنٹر آف سنٹرل ایشین سٹیڈیز یونیورسٹی آف کشمیر صفحہ نمبر ۳۹۔۴۰) (بحوالہ " آئینئہ حق نما"از مولانا سید بلال احمد کرمانی صاحب)۔

اس طرح سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی کہ یہ ذکر اَورادِفتحیہ اہل سنت والجماعت کا تذکرہ اظہار ایمان یا یوں کہیں اعلان نامۂ ایمان ہے جس کا ذکر باآواز بلند ہی کرنا لازم ہے کیونکہ اس کے الفاظ میں یہ تاثیر ہے کہ یہ ذکر حق وادی میں اسلام پھیلنے کا باعث ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ ورد مبارک سالک کو ہر صبح روحانیت کے مقامات عالیہ کی معراج کراتا ہے۔ اسی لئے حضرت علمدارؒ فرماتے ہیں ؎

فجر یوٚد گزارکھ شۄب کأژآسی　　　فجرِ ءستۍ لسہٕ یو پان
ذکرِ اورادیوٚد وظیفہٕ آسی　　　ہکہِ گُس گٔرِتھ ژبے ءستۍ مان

دوسری جگہ مذید فرمایا ؎

دل چھیٔہ گاءڈتیہ ہوکھیٔہ موَ تھاوٗن　　　ذِکرِہێن پُوینہ دِیوس لسہٕ یو توَیہہ

(الصدر)

آخر میں یہی گزارش گوئی کرتا ہوں کہ اگر ہم اپنے اسلاف کے ان عقائید کی حفاظت کریں گے جن کی تعلیمات انہوں نے ہمارے سامنے واضح کی ہیں تو ہماری دنیا بھی سنور جائے گی اور ہماری آخرت بھی مہک اُٹھے گی اور جو ان کے معارضین ہیں تو پھر ان سب کا یہی حال ہوگا کہ بقول شاعر۔

گنوادی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی　　　ثریہ سے زمین پر آسمان نے ہم کو دے مارا

(باب سوم)

خطمات معظمات

اس باب میں آپ ان دلائل سے مستفید ہونگے جن کو پیش کرنا موجودہ دور میں بہت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ وہ عمل ہے جس سے نہ صرف دل کو سکون اور دماغ کو تازہ گی بلکہ تمام روحانی بیماریوں سے آزادی بھی میسر ہوتی ہے۔ چونکہ ہماری قوم کی نوجوان نسل کو اپنے اسلاف کے خطمات ومعظمات سے متعلق عقائد کو جاننا ہی نہیں بلکہ ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے تاکہ آگے چل کر وہ بھی اپنا فرض نبھاتے ہوئے اپنی نسل کو ان کی تعلیمات سے نوازیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس باب کو شاملِ کتاب کر رہا ہوں۔

حضرات جس طرح نماز اور حج وغیرہ چند نیک اعمال کا مجموعہ ہے اسی طرح ختم شریف بھی چند نیک اعمال کا مجموعہ ہے۔ مثلاً دیکھیں کہ اسلام کے پانچ رکن ہیں پہلا کلمہ، دوسری نماز، تیسرا روزہ، چوتھی ذکوٰۃ اور پانچواں حج ان میں سے دیکھیں کہ اسلام کا جو پہلا رکن ہے اس کے دو جز ہیں یعنی توحید اور رسالت اور یہ دونوں جز ہی قرآن مجید میں موجود تو ہیں۔ لیکن قرآن مجید میں یہ دونوں ایک جگہ نہیں ملتے مثلاً لا الہ الا اللہ (پارہ ۲۶ آیت ۱۹) میں ہے اور محمد الرسول اللہ (پارہ ۲۶ آیت ۲۹) میں ہے اور اسی طرح نماز میں چند جزئیات کا مجموعہ ہے یعنی تکبیر، قراۃ، رکوع، سجدہ، تشہد، تسبیحیں، تکبیریں، قومہ، جلسہ اور سلام وغیرہ اور پھر نمازوں کے نام اور رکعات کی تعداد اور نماز پڑھنے کا مکمل طریقہ وغیرہ یہ سب چیزیں قرآن وحدیث میں موجود تو ہیں مگر ایک جگہ نہیں ملتیں۔ یعنی قرآن مجید میں حکم ہے صرف نماز پڑھو لیکن کیسے، کونسی نماز اور کتنی رکعت پڑھنی ہیں اس بارے میں پورا قرآن مجید خاموش ہے اسی طرح روزہ، ذکوٰۃ اور حج کے مکمل مسائل صرف قرآن مجید سے ہی نہیں بلکہ کچھ قرآن مجید سے اور کچھ احادیث مبارکہ میں سے ملتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح یہ ختم شریف بھی چند اجزاء کا ایک مجموعہ ہے اور یہ اجزاء بھی کچھ قرآن مجید سے اور کچھ احادیث مبارکہ سے ملتے ہیں۔ لہٰذا جن نیک اعمال کا مجموعہ ختم شریف ہے ان کی تفصیل اور دلائل کا مطالعہ کریں۔

(الف) توبہ استغفار۔ (ب) کلمات یعنی ذکراللہ۔ (ج) ذکرِ رسول ﷺ یعنی نعتِ نبی مختار ﷺ۔
(د) دُرود وسلام۔ (ح) نبی تاجدار ﷺ اور اولیاء کرامؒ سے اپنا تعلق ظاہر کرنا۔

(الف) توبہ استغفار.

توبہ کی فضیلت قرآن کی روشنی میں

۱. وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ط وَمَا كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ o (الأنفال: ۳۳)

''اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کی یہ شان نہیں کہ ان پر عذاب فرمائے درآنحالیکہ (اے حبیبِ مکرّم ﷺ!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں، اور نہ ہی اللہ ایسی حالت میں ان پر عذاب فرمانے والا ہے کہ وہ (اس سے) مغفرت طلب کر رہے ہوں o'' (ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

۲. وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِىْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ. (هود: ۳)

''اور یہ کہ تم اپنے رب سے مغفرت طلب کرو پھر تم اس کے حضور (صدق دل سے) توبہ کرو وہ تمہیں وقت معین تک اچھی متاع سے لطف اندوز رکھے گا اور ہر فضیلت والے کو اس کی فضیلت کی جزا دے گا (یعنی اس کے اعمال وریاضت کی کثرت کے مطابق اجرودرجات عطا فرمائے گا)۔'' (ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

۳. وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ o (هود: ۲۵)

''اور اے لوگو! تم اپنے رب سے (گناہوں کی) بخشش مانگو پھر اس کی جناب میں (صدقِ دل سے) رجوع کرو، وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش بھیجے گا اور تمہاری قوت پر قوت بڑھائے گا اور تم مجرم بنتے ہوئے اس سے روگردانی نہ کرنا o'' (ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

۴. وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ قف وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللهُ قف وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ o (آل عمران: ۱۳۵)

''اور (یہ) ایسے لوگ ہیں کہ جب کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں پھر اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، اور اللہ کے سوا گناہوں کی بخشش کون کرتا ہے، اور پھر جو گناہ ہو کر بیٹھے تھے ان پر جان بوجھ کر اصرار بھی نہیں کرتے o'' (ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

۵. اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَ الْقٰنِتِيْنَ وَ الْمُنْفِقِيْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ o (آل عمران: ۱۷)

''(یہ لوگ) صبر کرنے والے ہیں اور قول و عمل میں سچائی والے ہیں اور ادب و اطاعت میں جھکنے والے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں اور رات کے پچھلے پہر (اٹھ کر) اللہ سے معافی مانگنے والے ہیں o'' (ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

۶. وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا o (النساء: ۶۴)

''اور (اے حبیب ﷺ!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لیے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے o'' (ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

توبہ کی فضیلت احادیثِ مقدّسہ کی روشنی میں

۱. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ لِلْقُلُوْبِ صَدَأً كَصَدَاِ الْحَدِيْدِ وَ جِلَاؤُهَا الْاِسْتِغْفَارُ. (طبراني في المعجم الصغير، الرقم: ٥٠٩ - طبراني في المعجم الأوسط، الرقم: ٦٨٩٤ - بيهقى، الرقم: ٦٤٩)

''حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لوہے کی طرح دلوں کا بھی ایک زنگ ہے اور اس کا پالش استغفار ہے۔''

۲. عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ، اِذَا اَذْنَبَ، كَانَتْ نُكْتَةٌ

سَوْدَاءُ فِي قَلْبِهِ. فَاِنْ تَابَ وَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ، صُقِلَ قَلْبُهُ. فَاِنْ زَادَ زَادَتْ حَتَّى تَغْلَفَ قَلْبُهُ. فَذَالِکَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللهُ فِي كِتَابِهِ ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ [المطففين: ١٤] (ترمذی؛ کتاب: تفسیر القرآن، الرقم: ٣٣٣٤۔ ابن ماجه؛ کتاب الذهد، الرقم: ٤٢٤٤۔ نسائی في السنن الکبری، الرقم: ١٠٢٥١)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نشان بن جاتا ہے، پھر اگر وہ توبہ کر لے اور (گناہ سے) ہٹ جائے اور استغفار کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے۔ (لیکن) اگر وہ ڈٹا رہے اور زیادہ (گناہ) کرے تو یہ نشان بڑھتا جاتا ہے، یہاں تک کہ اس کے (پورے) دل کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور یہی وہ ''رَانَ'' (زنگ) ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں فرماتا ہے: ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ ''(ایسا) ہرگز نہیں بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) ان کے دلوں پر ان اعمالِ (بد) کا زنگ چڑھ گیا ہے جو وہ کمایا کرتے تھے (اس لیے آیتیں ان کے دل پر اثر نہیں کرتیں)۔''

۳. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ. (ترمذی؛ کتاب: الدعوات، الرقم: ٣٥٣٧۔ ابن ماجه؛ کتاب: الذهد، الرقم: ٤٢٥٣)

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے جب تک روح اس کے حلق میں پہنچ کر غرغر نہیں کرتی (یعنی جب تک وہ حالتِ نزع میں مبتلا نہیں ہوتا)۔''

۴. عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ فِي بَنِي اِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَ تِسْعِيْنَ اِنْسَانًا. ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ: هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: لَا، فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَ كَذَا، فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهِ نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَأَوْحَى اللهُ اِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَاَوْحَى اللهُ اِلَى هَذِهِ اَنْ تَبَاعَدِي وَقَالَ: قِيْسُوْا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغَفَرَ

لَهُ. (بخاری؛ کتاب الأنبياء؛ الرقم: ٣٢٨٣ ـ مسلم؛ کتاب التوبة؛ الرقم: ٢٧٦٦ ـ ابن ماجه؛ کتاب الديات؛ الرقم: ٢٦٢٢)

''حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں سے ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کیے تھے اور پھر مسئلہ پوچھنے نکلا تھا (کہ اس کی توبہ قبول ہوسکتی یا نہیں)۔ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے پوچھا: کیا (اس گناہ سے) توبہ کی کوئی صورت ممکن ہے؟ راہب نے جواب دیا: نہیں۔ اس نے اس راہب کو بھی قتل کر دیا۔ پھر اس نے ایک اور شخص سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ تم فلاں بستی (میں جہاں نیک لوگ رہتے ہیں) جاؤ (ان کے ساتھ مل کر توبہ کرو۔) وہ اس بستی کی طرف روانہ ہوا لیکن ابھی نصف راستے میں بھی نہیں پہنچا تھا کہ اس کی موت واقع ہوگئی۔ رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں جھگڑا ہونے لگا کہ کون اس کی روح لے جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کرنے کے لئے جا رہا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش کے قریب ہو جائے اور دوسری بستی کو (جہاں سے نکلا تھا) حکم دیا کہ اس کی نعش سے دور ہو جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: اب دونوں کا فاصلہ دیکھو (جس طرف کا فاصلہ کم ہو اسے اس بستی کے رہنے والوں کے حساب میں ڈال دو) اور جب فاصلہ ناپا گیا تو اس بستی کو (جہاں وہ توبہ کرنے جا رہا تھا) ایک بالشت نعش سے زیادہ قریب پایا اور اس کی مغفرت کر دی گئی۔''

٥. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: كَيْفَ تَقُوْلُوْنَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ تَجُرُّ زِمَامَهَا بِأَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَ شَرَابٌ، فَطَلَبَهَا حَتَّى شَقَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ. قُلْنَا: شَدِيْدًا، يَارَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَمَا وَاللهِ، لَلَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ. (بخاری؛ کتاب الدعوات؛ الرقم: ٥٩٤٩ ـ مسلم؛ کتاب التوبة؛ الرقم: ٢٧٤٦ ـ مسندأحمد؛ الرقم: ١٨٥١٥)

''حضرت براء بن عازب ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس شخص کی خوشی کے متعلق کیا کہتے ہو جس کی اونٹنی کسی سنسان جنگل میں اپنی نکیل کی رسی کھینچتی ہوئی نکل جائے، جس سر

زمین میں کھانے پینے کی کوئی چیز نہ ہو اور اس اونٹنی پر اس کے کھانے پینے کی چیزیں لدی ہوں، وہ شخص اس اونٹنی کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک جائے، پھر وہ اونٹنی ایک درخت کے تنے کے پاس سے گزرے اور اس کی نکیل اس تنے میں اٹک جائے اور اس شخص کو وہ اونٹنی اس تنے میں اٹکی ہوئی مل جائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! وہ بہت خوش ہوگا، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سنو! بخدا، اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص کی سواری کے (ملنے کی) بہ نسبت زیادہ خوشی ہوتی ہے۔"

۶. **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، تَابَ اللهُ عَلَيْهِ.** (مسلم؛ کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، الرقم: ۲۷۰۳۔ نسائی في السنن الکبری، الرقم: ۱۱۱۷۹۔ ابن حبان؛ الرقم: ۶۲۹۔ مسند أحمد؛ الرقم: ۹۱۱۹)

"حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب سے سورج طلوع ہونے (یعنی آثار قیامت نمودار ہونے) سے پہلے پہلے توبہ کر لے گا، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔"

۷. **رَوَى اَبُوْحَنِيْفَةَ ؓ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ص اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ.** (الخوارزمي في جامع المسانيد للامام ابي حنيفة، ۱/۹۸۔ ابن ماجه، کتاب الذهد، الرقم: ۴۲۵۲۔ مسند أحمد، ۱/۳۷۶۔ ابن حبان؛ الرقم: ۶۱۲)

"حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (گناہ پر) نادم ہونا ہی توبہ ہے۔"

۸. **عَنْ عَبْدُ اللهِ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ، كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ.** (ابن ماجه: کتاب الزهد، الرقم: ۴۲۵۰۔ طبرانی في المعجم الکبیر، الرقم: ۸۱۔ بیهقی في السنن الکبری، الرقم: ۷۱۷۸)

"حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گناہ سے (سچی) توبہ کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔"

۹. **عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللهعنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ. جَعَلَ اللهُ لَهُ مِنْ ضَيْقٍ مَخْرَجًا وَ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.** (ابوداود؛ كتاب الصلاة، الرقم: ١٥١٨ ـ ابن ماجه؛ كتاب الأدب، الرقم: ٣٨١٩)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص پابندی کے ساتھ استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر غم سے نجات اور ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کے وہم وخیال میں بھی نہ ہو۔“

١٠. **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** رضي الله عنهما **قَالَ: اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ: رَبِّ اغْفِرْلِي وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.** (أبو دود؛ كتاب الصلاة، الرقم: ١٥١٦ ـ ابن ماجه؛ كتاب الأدب، ٣٨١٤)

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم گنا کرتے تھے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک مجلس کے اندر سو مرتبہ کہا کرتے۔ اے رب! مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔“

١١. **عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ، سَبْعَةٌ مُغْلَقَةٌ وَبَابٌ مَفْتُوْحٌ لِلتَّوْبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ.** (ابويعلى، الرقم: ٥٠١٢ ـ طبراني في المعجم الكبير؛ الرقم: ١٠٤٧٩)

”حضرت (عبداللہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں، سات دروازے بند ہیں اور ایک دروازہ توبہ کے لئے اس وقت تک کھلا ہے جب تک سورج اس طرف سے (یعنی مغرب کی طرف سے) طلوع نہیں ہوتا۔“

١٢. **عَنْ عَائِشَةَ** رضي الله عنها **قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا.** (أحمد بن حنبل في الذهد: ٦٨)

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے

اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو نیکی کریں تو خوش ہوں اور خطا کر بیٹھیں تو استغفار کریں۔"

١٣. **عَنْ عَائِشَةَ** رضي الله عنها **قَالَتْ: صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الضُّحَى ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ حَتَّى قَالَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ.** (نسائي في السنن الكبرى؛ الرقم: ٩٩٣٥۔ بخاری في الأدب المفرد، الرقم: ٦١٩)

"اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز چاشت ادا فرمائی، پھر سو مرتبہ فرمایا: اے اللہ میری مغفرت مرما، میری توبہ قبول فرما، بے شک تو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور مغفرت فرمانے والا ہے"۔

١٤. **عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ جُلُوْسٌ فَقَالَ: مَا اَصْبَحْتُ غَدَاةً قَطُّ اِلَّا اسْتَغْفَرْتُ اللهَ فِيْهَا مِائَةَ مَرَّةٍ.** (ابن أبي شيبة في المصنف؛ الرقم: ٣٥٠٧٥۔ نسائي في السنن الكبرى؛ الرقم: ١٠٢٧٥)

"حضرت سعید بن ابی بردہ اپنی سند کے ساتھ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں رسول اکرم ﷺ تشریف لائے درانحالیکہ ہم سبھی اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی صبح طلوع نہیں ہوتی مگر میں اس میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔"

١٥. **عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ؓ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِکَ يَا رَبِّ، لَا اَبْرَحُ اُغْوِي عِبَادَکَ مَادَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِي اَجْسَادِهِمْ. قَالَ الرَّبُّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي، لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِي.** (مسند احمد؛ الرقم: ١١٢٥٥، ١١٧٤٧۔ ابويعلى: الرقم: ١٣٩٩۔ مستدرك حاكم؛ الرقم: ٧٦٧٢)

"حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شیطان نے (بارگاہِ الٰہی میں) کہا: (اے اللہ!) مجھے تیری عزت کی قسم! میں تیرے بندوں کو جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں باقی رہیں گی، گمراہ کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں انہیں بخشتا رہوں گا۔"

١٦. **عَنْ اَنَسٍ ؓ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: کُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ.**

(ترمذی؛ کتاب:صفۃ القیامہ و الرقائق والورع، الرقم: ٢٤٩٩ ۔ابن ماجه؛ کتاب الذهد، الرقم: ٤٢٥١ ۔)

''حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر انسان خطا کار ہے اور بہترین خطا کار، توبہ کرنے والے ہیں۔''

(ب) کلمات یعنی ذکر الله.

چونکہ کتاب میں اکثر دلائل صرف ذکر اللہ پر آپ کے سامنے پہلے ابواب میں پیش کئے جا چکے ہیں اسلئے اس موضوع پر مزید دلائل پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔

(ج) ذکرِ رسول ﷺ یعنی نعتِ نبی مختار ﷺ.

جب ذکر کو حضور پاک ﷺ کی طرف منسوب کیا جائے تو اس سے مراد نعتِ نبی ﷺ جس میں آپ ﷺ کو عطا کردہ صفات، اختیارات، کمالات اور معجزات کو بیان کرنا ہے۔ اور یہاں ایک بات غور طلب ہے کہ جب خالق کی ایسی تخلیق کا ذکر ہوتا ہے جس کو خالق کائنات نے تمام مخلوق میں ہر لحاظ سے اعلیٰ بنایا ہو تو ایسی ذات کے اوصاف، صفات، اختیارات، کمالات اور معجزات کا ذکر کرنا بھی دوسرے الفاظ میں اسی ذات (اللہ) کا ذکر ہے جو اپنی تخلیق کردہ ذات (مصطفیٰ ﷺ) کو اتنے صفات، اختیارات، کمالات اور معجزات سے نوازنے پر بھی قادر ہے۔ گویا جب کسی بھی نبیؑ کے صفات، اختیارات، کمالات اور معجزات کا ذکر ہوتا ہے تو اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جب پیدا کردہ ذات کی اتنی شان ہے تو پیدا کرنے والی ذاتِ مبارک کی شان کیا ہوگی۔ اتنا ہی نہیں بلکہ قرآن میں درج ہے۔

"ورفعنا لک ذکرک ہ "(سورہ الم نشرح ،۴)

ترجمہ:۔''اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا'' (کنز الایمان)

اس آیت کے تفسیر میں علامہ سید محمد نعیم الدینؒ مراد آبادی اپنے تفسیر خزائن العرفان کے صفہ نمبر ۱۰۹۷ پر لکھتے ہیں کہ۔''حدیث شریف میں ہے سعید عالم ﷺ نے حضرت جبریلؑ سے اس آیت کو دریافت فرمایا۔ تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ ﷺ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے تو اس کے

ساتھ آپ ﷺ کا بھی ذکر کیا جائے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اذان میں، تکبیر میں، تشہد میں، ممبروں پر خطبوں میں تو اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، ہر بات میں اس کی تصدیق کرے اور سید عالم ﷺ کی رسالت کی گواہی نہ دے تو یہ سب بے کار، اور وہ کافر ہی رہے گا۔ ہر خطیب ہر تشہد پڑھنے والا (أَشهد ان لاالٰہ الا الله) کے ساتھ (واشهد ان محمد رسول الله ﷺ) پکارتا ہے (تفسیر خزائن العرفان کے صفحہ نمبر ۱۰۹۷)۔

تفسیر ابن کثیر میں بھی صفحہ نمبر ۷۴۵ پر مزکورہ حدیث مبارک دوسری اسناد اور روایات (جریر، مجاحدؒ اور قتادہؒ) کے ساتھ درج ہے۔

حضورِ اکرم ﷺ کی تعریف ہم کیا کریں اور کن الفاظ سے کریں، بقولِ شاعرِ مشرق علامہ اقبالؒ،

میں نہ عارف نہ مجدد، محدث نہ فقیہ ☆ مُجھ کو معلوم نہیں کیا ہے ’نبوت کا مقام‘

ہماری تعریف کرنے یا نہ کرنے سے آپ ﷺ کی شان اقدس میں کوئی فرق نہیں پڑھتا ہے بلکہ اپنی زبان سے آپ ﷺ کی تعریف کرنے سے ہماری زبان اور ذات کو مقام مل جاتا ہے۔ اور آپ ﷺ ہماری تعریفوں کے محتاج نہیں ہیں۔ آپ ﷺ کی تعریف تو خود تمام کائینات کا خالق و مالک اللہ پورے قرآن پاک میں کرتا ہے کبھی "مُـزمل" اور کبھی "مُـدثر"، کبھی "طٰـہٰ"، تو کبھی "یٰـسیـن" کبھی "روف الـرَّحیم" اور کبھی "رحمت اللعالمین" کی صورت میں، الغرض نبی اکرم ﷺ کا سب سے پہلا اور بڑا نعت خوان اور ذاکر خود اللہ رب العزت ہے۔

جس کا نقشہ امام احمد رضا خان صاحبؒ نے اپنے کلام میں کچھ اسطرح سے کھینچا ہے۔

خدا ہے ذاکر میرے نبی ﷺ کا کبھی یہ ذکر ختم نہ ہوگا ☆ ازل سے میرے نبی ﷺ کی محفل سجی ہوئی ہے سجی رہے گی۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا حکم بڑی تاکید کے ساتھ موجود ہے کہ، "اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا o (الاحزاب ۳۳ : ۵۶)"

"بیشک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیؐ (مکرم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔"

آیت مذکورہ کی تفسیر میں امام بخاریؒ اپنی تصنیف بخاری شریف جلد دوم میں یوں درج کرتے ہیں، ''بے شک اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب کی خبریں سنانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! تم بھی ان پر خوب درود اور سلام بھیجو (آیت ۵۶)۔ ابو عالیہ کا قول ہے کہ اللہ کے صلوٰاۃ یہ ہے کہ وہ فرشتوں کے سامنے حضور کی تعریف کرتا ہے۔ اور فرشتوں کی صلوٰاۃ دعا کرنا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یُصَلُّوْنَ برکت ڈالتے ہیں۔ لَنُغْرِیَنَّکَ ہم ضرور تمہیں غالب کردیں گے۔ (بحوالہ ترجمہ بخاری، جلد دوم، صفحہ۔ ۸۹۲، از مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہان پوری)۔

حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمیؒ آیت مذکورہ کی تفسیر میں، اپنے تفسیر میں لکھتے ہیں ''اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ درود شریف تمام احکام سے افضل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی حکم میں اپنا اور اپنے فرشتوں کا ذکر نہ فرمایا کہ ہم بھی یہ کرتے ہیں تم بھی کرو، سوا درُود شریف کے، دوسرا یہ کہ تمام فرشتے بغیر تخصیص ہمیشہ حضور ﷺ پر درُود بھیجتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ حضور ﷺ پر رحمت اِلٰہی کا نزول ہماری دعاء پر موقوف نہیں، جب کچھ نہ بنا تھا تب بھی رب تعالیٰ حضور ﷺ پر رحمتیں بھیج رہا تھا۔ ہمارا درُود شریف پڑھنا رب سے بھیک مانگنے کے لئے ہے جیسے فقیر داتا کے جان و مال کی خیر مانگ کر بھیک مانگئے ہیں۔ چوتھے یہ کہ حضور ﷺ ہمیشہ ''حیات النبی''۔۔ ہیں اور سب کا درود و سلام سنتے ہیں جواب دیتے ہیں کیونکہ جو جواب نہ دے سکے اسے سلام کرنا منع ہے، جیسے نمازی، سونے والا۔ پانچویں یہ کہ تمام مسلمانوں کو ہمیشہ ہر حال میں درود شریف پڑھنا چاہئے کیونکہ رب تعالیٰ اور فرشتے ہمیشہ ہی درود بھیجتے ہیں''۔ (تفسیر نور العرفان، صفحہ نمبر۔ ۶۸۰)۔

حضرت پیر کرم شاہ صاحب الازہریؒ اپنے مایہ ناز، مشہور و معروف تفسیر میں آیت مذکورہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ ''اس آیت کریمہ کی جلالت شان کو زیادہ سے زیادہ سمجھنے کی کوشش کریں۔ آیت کریمہ میں فعل صلوٰت (درود) کے تین فاعل ہیں، ۱۔ اللہ تعالیٰ ۲۔ فرشتے ۳۔ اہل اسلام جب اسکی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کی بھری محفل میں اپنے محبوب کریم ﷺ کی تعریف و ثنا کرتے ہیں۔ **فھی منہ عذوجل ثناء علیہ عند الملائکۃ و تعظیمہ. (رواہ البخاری عن ابی العالیہ).**

حضور ضیاء الامتؒ اور کچھ آگے لکھتے ہیں۔ اب جب اسکی نسبت ملائکہ کی طرف ہو تو صلوٰت کا

معنی دعا ہے کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے پیارے رسول ﷺ کے درجات کی بلند اور مقامات کی رفعت کے لئے بدست دعا ہیں۔ اس جملہ میں، ان اللہ وملائکۃ میں اگر غور فرمائیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ جملہ اسمیہ ہے۔ لیکن اس کی خبر جملہ فعلیہ ہے۔ تو یہاں دونوں جملے جمع کر دئے گئے ہیں۔ اس میں راز یہ ہے کہ جملہ اسمیہ استمرار ودوام پر دلالت کرتا ہے اور فعلیہ تجدد وحدوث کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہردم، ہرگھڑی اپنے نبی مکرم ﷺ پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اور آپ ﷺ کی شان بیان فرماتا ہے۔ اسی طرح اس کے فرشتے بھی اسکی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ (تفسیر ضیاء القرآن، جلد۔۴، صفحہ نمبر ۸۸،۸۹)۔

١ ☆ عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ: إِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُکَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: هَجَاهُمْ حَسَّانُ، فَشَفَى وَشْتَفَى. قَالَ حَسَّانُ. هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ وَعِنْدَ اللّٰهِ فِي ذَاکَ الْجَزَاءُ هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا حَنِيْفًا رَسُوْلَ اللّٰهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَ عِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

''حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (حضرت حسان سے) یہ فرماتے سُنا: (اے حسان) جب تک تم اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ان کا دفاع کرتے رہو گے روح القدس (جبرائیلؑ) تمہاری تائید کرتے رہیں گے۔ نیز حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنُا ہے کہ حسان نے کفار قریش کی ہجو کر کے مسلمانوں کو شفا دی (یعنی ان کا دل ٹھنڈا کر دیا) اور اپنے آپ کو شفا دی (یعنی اپنا دل ٹھنڈا کیا) حضرت حسان نے (کفار کی ہجو میں) کہا:

''تم نے محمد مصطفی ﷺ کی ہجو کی، تو میں نے آپ ﷺ کی طرف سے جواب دیا۔ اور اس کی اصل جزا اللہ ہی کے پاس ہے تم نے محمد مصطفی ﷺ کی ہجو کی، جو نیک اور ادیان باطلہ سے اعراض کرنے والے ہیں، وہ اللہ کے (سچے) رسول ہیں اور ان کی خصلت وفا کرنا ہے۔ بلاشبہ میرا باپ، میرے اجداد اور میری عزت (ہمارا سب کچھ)، محمد مصطفی ﷺ کی عزت وناموس کے دفاع کے لئے تمہارے خلاف ڈھال ہیں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

(اخرجه البخاری فی الصحیح ، کتاب: المناقب)

٢☆ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (وَرَفَعْنَالَکَ ذِكْرَكَ) [الم نشرح، ٩۴:۴] قَالَ: يَقُوْلُ لَهُ: لَا ذُكِرْتُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي فِي آلْاَذَانِ، وَالإِ قَامَةِ، وَالتَّشَهُّدِ، وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمَنَابِرِ، وَيَوْمَ الْفِطْرِ، وَيَوْمَ الْاَضْحَى، وَأَيَّامَ التَّشْرِيْقِ، وَيَوْمَ عَرَفَةَ وَعِنْدَ الْجِمَارِ، وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. وَفِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ. وَفِي مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا. وَلَوْ أَنَّ رَجُلاً عَبَدَ اللّٰهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ، وَصَدَّقَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَكُلِّ كَافِرًا. أَخرجَهُ الْقُرْطُبِيُّ وَنَحْوَهُ الْبَغَوِيُّ وَ الطَّبَرِيُّ وَغَيْرُ هُمْ.

''حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر (اپنے ذکر کے ساتھ ملا کر دنیا و آخرت میں ہر جگہ) بلند فرما دیا۔'' کی تفسیر میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے فرمایا (اے حبیب!) اذان میں اقامات میں، تشہد میں، جمعہ کے دن منبروں پر، عید الفطر کے دن (خطبوں میں) ایام تشریق میں، عرفہ کے دن، مقام جمرہ پر، صفا و مروہ پر، خطبہ نکاح میں (الغرض) مشرق و مغرب میں جب بھی میرا ذکر کیا جائے گا تو تیرا ذکر بھی میرے ذکر کے ساتھ شامل ہوگا اور اللہ تعالیٰ (نے فرمایا کہ اس) کا کوئی بندہ (رات دن) اگر اس کی حمد وثنا بیان کرے اور جنت و دوزخ کے ساتھ ساتھ (تاقی ہر ایک ارکان اسلام کی بھی) گواہی دے مگر یہ اقرار نہ کرے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول ہیں تو وہ ہرگز ذرہ برابر بھی نفع نہیں پائے گا اور مطلقاً کافر (کا کافر) ہی رہے گا''۔ اسے امام قرطبی اور اسی کی مثل امام بغوی، طبری وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

(اخرجه القرطبی فی الجماع الاحکام القرآن والبغوی معالم التنزیل والطبری فی جامع البیان)

٣☆ قَالَ ابْنِ الْجَوزِيَّ: قَدَ قَرَن اللّٰهَ تعالی اسم نبیناﷺ باسمه عند ذکر الطاعة والمعصية ، فَقَالَ تعالی ﴿اَطِيْعُوا للّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ [النساء، ۴: ۵۹] وَقَال: ﴿وَيُطِيْعُونَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ [التوبه ٩ : ٧١] ﴾ وَقَال: ﴿فرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْ [النساء، ۴: ۵۹] ﴾

وَقَال: ﴿فَإِنَّ لِلّٰهِ خُمُسَه' وَلِرَّسُوْلِ [الانفال، ٨: ٧١] ﴾ وَقَال: ﴿وَمَانَقَمُو' اِلَّا اَنْ ا.غْنهُمُ

اللّٰہُ وَرَسُوْلُہ' [التوبہ، ۹ : ۷۴] ﴾ وَقَالَ: ﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہ' [الاحزاب، ۳۳ : ۵۷] ﴾ وَقَالَ: ﴿ اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّہٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہ' [التوبہ، ۹ : ۶۳] ﴾ وَقَالَ: ﴿ وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہ' [التوبہ، ۹ : ۲۹] ﴾

''علامہ ابن جوزی بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنا نام نامی اور اسم گرامی ذکر فرمایا ساتھ ہی اپنے حبیب کے نام اقدس کا ذکر فرمایا خواہ اطاعت واتباع کا مقام ہو یا گناہ اور نافرمانی کا۔ ارشاد باری ہے۔ : ﴿ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو ﴾ اور فرمایا: ﴿ اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت بجالاتے ہیں ﴾ اور فرمایا: ﴿ تو اسے (حتمی فیصلہ کے لئے) اللہ اور رسول ﷺ کی طرف لوٹا دو ﴾ اور فرمایا: ﴿ اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لئے اور رسول ﷺ کے لئے ہے ﴾ اور فرمایا: ﴿ وہ (اسلام اور رسول ﷺ کے عمل میں سے) اور کسی چیز کو ناپسند نہ کر سکے سوائے اس کے کہ انہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے غنی کر دیا تھا ﴾ اور فرمایا: ﴿ بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دیتے ہیں ﴾ کیا وہ نہیں جانتے کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرتا ہے ﴾ اور فرمایا: ﴿ اور نہ ان چیزوں کو حرام جانتے ہیں جنہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے ﴾'' (ابن الجوزی فی الوفابا حوال المصطفی ﷺ)

۴☆ قَالَ أَبُوْ الْعَبَّاسِ هَارُوْنُ بْنُ الْهَاشِمِيُّ مَنْ رَدَّ فَضْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَهُوَ عِنْدِي زِنْدِيْقٌ لَا يُسْتَتَابُ، وَيُقْتَلِ لِأَنَ اللّٰہَ قَدْ فَضَّلَہُ ﷺ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ علیهم السلام وَقَدْ رُوِيَ عِنِ اللّٰہِ قَالَ: لَا أُذْكَرُ إِلَّا ذُكِرْتَ مَعِي، وَيَرْوِي فِي قَوْلِهِ: ﴿ لَعَمْرُکَ ﴾ [الحجر، ۱۵ : ۷۲]، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، لَوْلَاکَ، مَاخَلَقْتُ آدَمَ.

رَوَاهُ ابْنُ يَزِيْدَ الْخَلَالُ (۲۳۴. ۱۱۳) وَإِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوعباس ہارون بن العباس الہاشمی نے فرمایا کہ جس شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کا انکار کیا، میرے نزدیک وہ زندیق (ومرتد) ہے، اس کی توبہ بھی قبول نہیں کی جائے گی، اور اسے قتل کیا جائے گا، کیونکہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت عطا فرمائی، اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''(اے محبوب!) میرا ذکر کبھی آپ کے ذکر کے بغیر نہیں کیا جائے گا۔''

اور اس فرمانِ الٰہی: (اے حبیبِ مکرم!) آپ کی عمرِ مبارک کی قسم!'' کی تفسیر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد مصطفیٰ! اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں حضرت آدم کو بھی پیدا نہ کرتا۔'' اسے امام ابن یزید خلال (۲۳۴۔۳۱۱) نے ذکر کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔ **(اخرجه الخلال فی السنة)**

۵☆ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدرِيِّؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَقَالَ: إِنَّ رَبِّي وَرَبَّکَ يَقُوْلُ لَکَ: کَيْفَ رَفَعتُ ذِکْرَکَ؟ قَالَ: اَللهُ أَعْلَمُ. قَالَ: إِذَا ذُکِرْتُ ذُکِرْتَ مَعِي. (رَوَاهُ ابْنُ حِبَّان و أَبُوْ يَعْلَى و إِسْنَادُهُ حَسَنٌ).

''حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبریلؑ میرے پاس آئے اور عرض کیا: میرے اور آپ کے رب نے آپ کے لئے پیغام بھیجا ہے کہ میں نے آپ کا ذکر کیسے بلند کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، جبرئیلؑ نے عرض کیا: (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے حبیب!) جب بھی میرا ذکر ہوگا تو (ہمیشہ) میرے ساتھ آپ کا بھی ذکر ہوگا۔'' اسے امام ابن حبان اور ابویعلی نے روایت کیا ہے اس کی اسناد حسن ہیں۔ **(اخرجه ابن حبان بی الصحیح . وابویعلی فی السمند،)**

۶☆ قال الإمام القسطلاني: من علامات محبته ﷺ كثرة ذكره، فمن أحب شيئاً أكثر من ذكره. وقيل: للمحب ثلاث علامات: أن يكون كلامه ذكر المحبوب، وصمته فكر افيه، وعمله طاعة له.

''امام قسطلانی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ محبت کی ایک علامت آپ ﷺ کا بکثرت ذکر کرنا ہے۔ کیوں کہ جو شخص جس چیز سے محبت کرتا ہے اس کا ذکر بھی زیادہ کرتا ہے اور یہ بھی مذکور ہے: محبت کی تین علامات ہیں: ایک یہ کہ اس کا کلام محبوب کا ذکر ہو، اس کی خاموشی محبوب کی فکر ہو اور اس کا عمل اُس کی فرمانبرداری ہو۔'' **(القسطلانی فی المواهب الدنیة بالمنح المحمدیة)**

(د) درُود و سلام.

اس سے پہلے بھی میں نے آپ کے سامنے سورہ احزاب میں جو حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن پاک میں بڑی تاکید کے ساتھ موجود ہے باب "ذکرِ رسول ﷺ یعنی نعتِ نبی مختار ﷺ" میں پیش کر چکا ہوں مگر یہاں پر دوبارہ اس آیت کریمہ دوسرے نقطہ کی طرف آپ کو متوجہ کرنے کی غرض سے قلمبند کرتا ہوں، "اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًاo "(الاحزاب ۳۳: ۵۶)

"بیشک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِؐ (مکرم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔" (ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

چونکہ آیت مذکورہ کے حوالے سے پہلے باب میں اللہ کے درود پڑھنے کے بارے میں ذکر کیا تھا اور اب یہاں ہم اس آیت کے دوسرے جُز کی طرف آپ کو متوجہ کرنا چاہتے ہے جس میں اللہ مومنوں کی طرف مخاطب ہو کر حکم تاکید فرماتا ہے کہ، اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔ آیت مذکورہ کی تفسیر میں امام بخاریؒ اپنی تصنیف بخاری شریف جلد دوم میں یوں درج کرتے ہیں، "بے شک اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب کی خبریں سنانے والے (نبی) پر اے ایمان والوں! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو (آیت ۵۶)۔ ابو عالیہ کا قول ہے کہ اللہ کے صلوٰاۃ یہ ہے کہ وہ فرشتوں کے سامنے حضور کی تعریف کرتا ہے۔ اور فرشتوں کی صلوٰاۃ دعا کرنا ہے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ یُصَلُّوْنَ برکت ڈالتے ہیں۔ لَنُغْرِیَنَّکَ ہم ضرور تمہیں غالب کر دیں گے۔ (بحوالہ ترجمہ بخاری، جلد دوم، صفحہ۔ ۸۹۲، از مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہان پوری)۔

حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمیؒ آیت مذکورہ کی تفسیر میں، اپنے تفسیر میں لکھتے ہیں "اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ درود شریف تمام احکام سے افضل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی حکم میں اپنا اور اپنے فرشتوں کا ذکر نہ فرمایا کہ ہم بھی یہ کرتے ہیں تم بھی کرو، سوائے درود شریف کے، دوسرا یہ کہ تمام فرشتے بغیر تخصیص ہمیشہ حضور ﷺ پر درُود بھیجتے ہیں۔ تیسرا یہ کہ حضور ﷺ پر رحمت الٰہی کا نزول ہماری

دعاء پر موقوف نہیں، جب کچھ نہ بنا تھا تب بھی رب تعالیٰ حضور ﷺ پر رحمتیں بھیج رہا تھا۔ ہمارا درُود شریف پڑھنا رب سے بھیک مانگنے کے لئے ہے جیسے فقیر داتا کے جان و مال کی خیر مانگ کر بھیک مانگتے ہیں۔ چوتھا یہ کہ حضور ﷺ ہمیشہ ''حیات النبی'' ہیں جو نہ صرف سب کا درود و سلام سنتے ہیں بلکہ جواب بھی دیتے ہیں کیونکہ جو جواب نہ دے سکے اسے سلام کرنا منع ہے، جیسے نمازی، سونے والا۔ پانچواں یہ کہ تمام مسلمانوں کو ہمیشہ ہر حال میں درود شریف پڑھنا چاہئے کیونکہ رب تعالیٰ اور فرشتے ہمیشہ ہی درود بھیجتے ہیں''۔ (تفسیر نور العرفان، صفحہ نمبر۔ ۶۸۰)۔

گویا اس آیت کے حکم کے تحت ہم پر یہ واجب ہوتا ہے کہ ہم اُٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے یعنی ہر سو، ہر دم آقا ﷺ پر کثرت سے درود کے ساتھ ساتھ سلام بھی پیش کریں۔ بقولِ شاعر،

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ (ﷺ) کہتے کہتے
کُھلے آنکھ صلی علی کہتے کہتے

اسی لئے حضرت امیر کبیر میر سید علی ہمدانیؒ نے کشمیری قوم کو اورادِ فتحیہ کے آخر میں درج درود و سلام کے ۷ اصیغہائے مبارکہ وِرد کرنے کی تعلیم دی تھی۔ (درود و سلام کے ۷ اصیغہائے مبارکہ باب ''دعاء صبح و اورادِ فتحیہ'' میں پہلے درج کیا گیا ہے)

ازیں اس کے متذکرہ بالا آیت میں مومنین کے لئے دو احکام صادر کئے گئے ہیں ''یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝'' ''اے ایمان والو! تم (بھی) اُن پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو''۔ گویا درود اور سلام دونوں عملاً لازم و ملزوم ہیں لہٰذا اس سے ثابت ہوا کہ جب ایک مومن دونوں اعمال کے احکام کو بجا لاتا ہے تب ہی وہ آیت مذکورہ کے احکامات پر پوری طرح عمل پیرا ہو سکتا ہے، بصورتِ دیگر اگر کسی نے دونوں میں سے ایک کو چھوڑ دیا یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود تو پڑھا لیکن سلام نہ پڑھا یقیناً دو احکام میں سے ایک چھوٹ گیا جبکہ درودِ حضور ﷺ پڑھنے والا دونوں احکام کی پیروی کرتا ہے کیوں کہ اس میں درود بھی آتا ہے اور سلام بھی۔

آئیں اب ذرا غور کریں کہ جو درود شریف ہم پڑھتے ہیں کیا اس میں دونوں اعمال کے کرنے کے احکام پر عمل درآمد ہوتا ہے کہ نہیں؟ مثلاً وہ درودِ بادشاہ جو دنیا کے ہر کونے میں مسلمانوں کے اندر نماز میں پڑھنا مروج ہے، یعنی درودِ ابراہیمی، درودِ حضور ﷺ وغیرہم۔ اگر ہم درودِ ابراہیمی کو نماز کے باہر

پڑھنے کی بات کریں تو یہ خالی درودِ شریف ہے اور اس میں سلام کو پڑھنے کے حکم پر عمل درآمد نہیں ہوتا ہے۔ گویا دو میں سے ایک حکم چھوٹ گیا۔ اور درودِ حضور ﷺ کو پڑھنے والا دونوں احکام کی پیروی کرتا ہے کیوں کہ اس میں درود بھی آتا ہے اور سلام بھی۔ اب یہاں پر ہوسکتا ہے کسی کے ذہن میں خیال آئے گا کہ اگر درود ابراہیمی (قبل یا بعد از نماز) پڑھنے سے احکام الٰہی کی پوری طرح پیروی نہیں ہوتی ہے پھر محبوبِ الٰہی نبی مختار ﷺ نے اس درود (درود ابراہیمی) کو پڑھنے کا حکم کیوں کر دیا؟ معاذ اللہ! حدیثِ رسول ﷺ اور احکامِ الٰہی کا تعارض تو نہیں ہوتا؟ نہیں! بلکل تعارض کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے کیونکہ درودِ ابراہیمی کو پڑھنے کا حکم دراصل آقا ﷺ نے نماز میں التحیات کے بعد دیا ہے کیونکہ التحیات میں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پہلے ہی بھیج چکے ہوتے ہیں یعنی "اسلامُ علیک ایھا النبی"، اے نبی (ﷺ) آپ پر سلامتی ہو اور اس کے بعد درود ابراہیمی پڑھکر آیات "یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝" (الاحزاب ٣٣: ٥٦)" میں موجود دونوں احکام کی پیروی کرتے ہیں۔ لیکن نماز کے بعد بھی اگر کوئی صرف درود ابراہیمی کا ہی ورد کرنے پر بضد رہے اور اس کو کافی سمجھے تو یہ صرف کم علمی اور جہالت کے سوا کچھ بھی نہیں لہٰذا یہی وجہ ہے کہ سلف وصالحین کا معمول رہا ہے کہ وہ نماز کے بعد یا قبل درودِ حضور ﷺ پڑھا کرتے تھے جس میں درود اور سلام دونوں موجود ہیں۔

١ ☆ عَنْ أَبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ؓ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْکَ، فَكَمْ أَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: مَاشِئْتَ، قَالَ: قُلْتُ: الرُّبُعَ؟ قَالَ: مَاشِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌلَکَ. قُلْتُ: النِّصْفَ؟ قَال: قَالَ: مَاشِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌلَکَ، قَالَ: قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: مَاشِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌلَکَ قُلْتُ: أَجْعَلُ لَکَ صَلَاتِي كُلَّهَا، قَالَ: إِذًا تُكْفَى هَمَّکَ وَ يُغْفَرُلَکَ ذَنْبُکَ. (رَوَاهُ التِّرمِزِيُّ وَ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ)

"حضرت اُبی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میں کثرت سے آپ

پر درود بھیجتا ہوں۔ پس میں آپ پر کتنا درود بھیجا کروں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم چاہو؟ انہوں نے عرض کیا: کیا میں اپنی دعا کا چوتھائی حصہ آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کردوں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جتنا تو چاہے لیکن اگر تو اس میں اضافہ کرلے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے، میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) آدھا حصہ خاص کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تو چاہے لیکن اگر تو اس میں اضافہ کرلے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے، میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) دو تہائی کافی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تو چاہے لیکن اگر تو اس میں اضافہ کرلے تو یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) میں ساری دعا آپ پر درود بھیجنے کے لئے خاص کرتا ہوں، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تو یہ درود ہی تمہارے تمام غموں (کو دور کرنے) کے لئے کافی ہے فائدہ ہوجائے گا اور (اسی کے باعث) تمہارے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (اِسے امام ترمذی، احمد حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا کہ اسے امام احمد نے سندِ حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔)۔ (اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: صفة القیامة و الرقائق والورع)

٢ ☆ **عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَّجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ تَعَالیٰ فِیْهِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلیٰ نَبِیِّهِمْ ﷺ اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ مِّنَ اللّٰہِ تِرَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ.** (رواه احمد و ابوداوٗد و غیرهما بسط السخاوی)

''حضرت ابو ہریرہ ؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس مجلس میں اللہ کا ذکر اور اس کے نبی ﷺ پر درود نہ ہو تو یہ مجلس ان پر قیامت کے دن ایک وبال ہوگی۔ پھر اللہ کو اختیار ہے کہ ان کو معاف کردے یا عذاب دے۔ (فضائل اعمال ؛ فضائل درود شریف صفحہ ٧٤)

٣ ☆ **عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ ؓ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَجِلْتَ اَیُّهَا الْمُصَلِّیْ فَاِذَا صَلَّیْتَ**

فَقَعَدْتُ فَاحْمَدِ اللهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَحَمِدَ اللهَ وَ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ اَیُّهَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ. (رواه الترمذی وروی ابوداوٗد والنسائی نحوه کذافی المشکوٰة)

''حضرت فضالہ ؓ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ تشریف فرما تھے، ایک صاحب داخل ہوئے اور نماز پڑھی پھر **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ** کے ساتھ دُعا کی۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا او نمازی جلدی کر دی۔ جب تو نماز پڑھے تو اول تو اللہ عزوجل کی حمد کر جیسا کہ اس کے شان کے مناسب ہے پھر مجھ پر درود پڑھ پھر دُعا مانگ۔ حضرت فضالہ ؓ کہتے ہیں پھر ایک اور صاحب آئے انہوں نے اوّل تو اللہ عزوجل کی حمد کی اور حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجا۔ حضور ﷺ نے ان صاحب سے یہ ارشاد فرمایا: اے نمازی اب دُعا کر تیری دُعا قبول کی جائے گی۔'' (فضائل اعمال؛ فضائل درود شریف صفحہ ۷۵)

۴ ☆ **عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ ؓ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ مُّسْلِمٍ لَّمْ یَکُنْ عِنْدَهٗ صَدَقَةٌ فَلْیَقُلْ فِیْ دُعَآئِهٖ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ فَاِنَّهَا زَکوٰةٌ وَقَالَ لَا یَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَیْرًا حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ.** (رواه ابن حبّان فی صحیحه کذا فی التراغیب و بسط السّخاوی فی تخریجه و عزاه السیوطی فی الدّرالی الادب المفرد للبخاری)

''حضرت ابوسعید خدری ؓ حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو وہ یوں دُعا مانگا کرے: **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ** (اے اللہ! درود بھیج محمد ﷺ پر جو تیرے بندے ہیں اور تیرے رسولؐ ہیں اور رحمت بھیج مومن مرد اور مومن عورتوں پر اور مسلمان مرد اور مسلمان عوتوں پر)۔ پس یہ دعا اس کیلئے زکوٰۃ یعنی صدقہ ہونے قائم مقام ہے اور مومن کا پیٹ کسی خیر سے کبھی نہیں بھرتا یہاں تک کہ وہ جنّت میں پہونچ جائے۔'' [فضائل اعمال؛ فضائل درود شریف صفحہ ۲۷]

یہاں پر فضائل اعمال میں درج ابوبکر بن مجاہد اور شیخ شبلیؒ کا واقعہ جس کا ذکر باب اہل ذکر کا مرتبہ

ومقام میں پہلے بھی آیا ہے۔ آپ کو درود پڑھنے والوں کی عظمت سمجھانے کی غرض سے دوبارہ پیش کر رہا ہوں۔

☆ علامہ سخاویؒ، ابوبکر بن محمدؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہدؒ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلیؒ آئے ان کو دیکھ کر ابوبکر بن مجاہدؒ کھڑے ہوگئے ان سے معانقہ کیا ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلیؒ کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا کہ جو حضور اقدس ﷺ کو کرتے دیکھا۔ پھر انہوں نے اپنا خواب بتایا کہ مجھے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضور ﷺ کی خدمت میں شبلیؒ حاضر ہوئے، حضور اقدس ﷺ کھڑے ہوگئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میرے استفسار پر حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ [التوبہ:۱۲۸] (''بیشک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف اور مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لئے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب وہ آرزومند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لئے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیں۔'' [ترجمہ آیتِ مذکورہ] ﴾ آخر سورۃ تک پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ پڑھتا ہے۔ ابوبکرؒ کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد جب شبلی آئے تو میں ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا درود پڑھتے ہو؟ تو انہوں نے یہی بتایا۔ ایک اور صاحب سے اسی نوع کا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے، ابوالقاسم خفافؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شبلیؒ ابوبکر بن مجاہدؒ کی مسجد میں گئے، ابوبکرؒ ان کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے۔ ابوبکرؒ کے شاگردوں میں اس کا چرچا ہوا۔ انہوں نے استاذ سے عرض کیا کہ آپ کی خدمت میں وزیر اعظم آئے ان کیلئے تو آپ کھڑے ہوئے نہیں، شبلیؒ کیلئے آپ کھڑے ہوگئے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں ایسے شخص کیلئے کیوں نہ کھڑا ہوں جس کی تعظیم حضور اقدس ﷺ خود کرتے ہوں۔ اس کے بعد استاذ نے اپنا ایک خواب بیان کیا اور یہ کہا کہ رات میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی تھی۔ حضور اقدس ﷺ نے خواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ کل کو

تیرے پاس ایک جنتی شخص آئے گا، جب وہ آئے تو اس کا اکرام کرنا۔ ابوبکرؒ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے دو ایک دِن کے بعد پھر حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ حضور اقدس ﷺ نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکرؒ اللہ تمہارا بھی ایسا ہی اکرام فرمائے جیسا کہ تم ایک جنتی آدمی کا اکرام کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! شبلیؒ کا یہ اعزاز آپ ﷺ کے یہاں کس وجہ سے ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ پانچوں نمازوں کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے: اور اسّی برس سے اس کا یہ معمول ہے۔ [**فضائل اعمال: جلد اوّل: فضائلِ درود شریف: صفحہ: ۱۰۶/۱۰۵ (نومبر ۱۹۹۷ء)**]

مذکورہ روایت سے دو اعمال ایسے ثابت ہوتے ہیں جن کا ماحصل ایک عاشقِ رسول ﷺ کو اپنے منزل کی آخری سیڑھی یعنی اپنے معشوق کا اتنا محبوب ہونا کہ خود معشوق اپنے عاشق کی تعظیم وتقریم کا اہتمام کراتا ہے۔ وہ دو اعمال ہیں ''ذکر اللہ اور درُود حضور ﷺ''۔

فضائلِ اعمال میں ہی نہیں بلکہ وادی کشمیر کے عالم، مفسر قرآن وسابقہ صدر انجمن تبلیغ الاسلام جموں وکشمیر حضرت علامہ ومولینا سید محمد قاسم شاہ بخاریؒ نے اپنی کتاب ''فضائلِ درود وسلام'' کے صفحہ نمبر ۷۸ تا ۸۳ میں درودِ حضور پر کئے گئے ابحاث درج فرمائے ہیں۔

سوال:۔ کیا درود حضور ﷺ پڑھنا جائز ہے؟ جبکہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ محمود گامی (کشمیری شاعرِ حقیقی) نے پڑھا ہے۔ جواب مفصل دیجئے۔

الجواب:۔ ہاں عشق ومحبت اور والہانہ عقیدت کے ساتھ، کمال ادب واحتیاط سے درودِ حضور ﷺ پڑھنا جائز اور دُرست ہے۔ رہا یہ امر کہ اس میں کافِ خطاب ہے اور خطاب کے لئے مخاطب کا حاضر ہونا ضروری ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ یہ سوال: ''**السلام علیک ایها النبی و رحمته الله وبرکاته**'' میں بھی ہوسکتا ہے۔ تو پھر وہاں بھی ''عَلَیْکَ'' چھوڑ دینا چاہئے۔ حالانکہ اس کے چھوڑنے کا حکم کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ اور جو کہتے ہیں کہ یہاں حکایتاً: ''**عن لیلة المعراج**'' پڑھتے ہیں تو ایسے لوگ قیامت تک اس کا ثبوت پیش نہیں کرسکتے ہیں۔ بلکہ یہ طریق انشاء پڑھتے ہیں، اور نہ بطریق اخبار۔۔۔

اور رہا یہ امر پھر کافِ خطاب کا کیا معنیٰ ہے؟ جواب:۔ حضور ﷺ ذہنی وقلبی اس کے لئے کافی ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے عرض کیا ہے۔ علاوہ ازیں اہل عرب کافِ خطاب کو تخیلاً جگہ جگہ مخاطب کو

سامنے سمجھ کر اس کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ہزاروں اشعار عرب اس پر گواہ ہیں۔ اور یہ کہنا کہ یہ محمود گامیؔ نے پڑھا ہے۔ تو شکر ہے کہ وہ مسلمان تھے، نیک تھے، طالب علم تھے۔ وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ" میں داخل ہیں کہ ان کے پیروی کرو جنہوں نے میری طرف رجوع کیا ہے۔ (لقمانؔ)

مزید امیر شریعت بخاری صاحبؒ نے اس سے آگے حضرت عمرؓ کا ایک واقعہ یوں درج فرمایا ہے، کہ:۔

آنحضور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد ایک دن حضرت عمر فاروقؓ کو آپ ﷺ یاد آگئے۔ تو فرمانے لگے: "یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی شان عظمت کتنی اونچی ہے کہ آپ ﷺ ستون کے ساتھ سہارا لیکر خطبہ فرماتے تھے ﷺ۔

جب اسلام ہلکہ بگوشوں کی تعداد بڑھ گئی تو رسالت معاب ﷺ کے لئے ممبر بنایا گیا تو وہ ستون اُستن حنانہ اس جدائی پر رو پڑا۔ ہم تو زیادہ حقدار و سزاوار ہیں کہ آپ ﷺ کی فرقت و جدائی پر روئیں۔ پھر پڑھنے لگے۔ "صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْکَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰه". حضرت پیغمبر اکرم جناب محمد ﷺ کی عظمت اتنی زیادہ ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے: مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰه. یعنے: "جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔"

اور اگر حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ السلام کیلئے تخت تھا جو صبح کے وقت ایک ماہ کی مسافت اور شام کے وقت ایک مہینہ بھر کی مسافت طے کر پاتا۔ تو ہمارے پیغمبر رحمت ﷺ کے کمال کیا کہنے۔ کہ حضرت سید المرسلین حبیبِ خدا جناب محمد رَسُول اللہ ﷺ نے شبانہ سات آسمانوں کی سیر فرمائی، اور پھر فجر کی نماز مکہ شریف میں ادا کی۔"

اس کے بعد حضرت عمرؓ فرماتے ہیں: "صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْکَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ" اللہ کی رحمتیں آپ ﷺ پر نازل ہوں اور میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان"۔ کہتے ہیں کہ بایں عظمت آپ ﷺ کے تواضع اور نرمی کے کیا کہنے کہ، کملی والے حبیب خدا ﷺ اُون کا لباس زیب تن فرماتے تھے، دراز گوش پر سوار ہوتے تھے، کھانا تناول فرمانے کے بعد انگشت ہائے مقدس ﷺ کو چاٹتے تھے صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰه کہتا۔

بہرحال اس طویل واقعہ میں جس سے ہم نے چند سطروں کا ترجمہ نقل کیا ہے یہ تین مرتبہ درودِ حضور ﷺ نقل کیا گیا ہے۔ اور اس کو نقل کرنے والے امام غزالیؒ جیسے عالم اور درودِ حضور پڑھنے والے عمر فاروقؓ ہیں۔ جن کے بارے میں آنحضور ﷺ نے فرمایا: ''اِنَّ اللّٰـهَ يَنْطِقُ بِلِسَانِ عُمَرَ''، یعنی اللہ نے حضرت عمرؓ کو نطق حق (حق گوئی کا شرف بخشا ہے)۔ تو کیا آپ نے حضرت فاروق اعظمؓ کو محمود گامی نام رکھا۔ لوگو! علم و ادب اور احترام سلف کے باقی نہ رہنے پر جتنا تعجب کرنا چاہو تو کرو۔

نوٹ:۔ (درود حضور پر مزید تحقیق و دلائل کے لئے حضرت علامہ و مولٰینا سید محمد قاسم شاہ بخاریؒ کی کتاب ''فضائلِ درود و سلام'' کے صفحہ نمبر ۸۲ تا الٰی الآخر مطالعہ کریں۔)

مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی ''فضائلِ اعمال'' جلد اوّل: فضائل دُرود شریف صفحہ ۹۸ پر ایک واقعہ (۳۰) لکھتے ہیں:

''حضرت اِمام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ایک دو قصّے زادالسعید سے بھی گذر چکے ہیں۔ حضرت موصوفؒ کے متعلق اس نوع کے کئی خواب منقول ہیں۔ علّامہ سخاویؒ قول بدیع میں عبداللہ بن عبدالحکیمؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ؟ انہوں نے کہا کہ اللہ نے مجھ پر رحم فرمایا، میری مغفرت فرمادی اور میرے لئے جنّت ایسی مزّین کی گئی جیسا کہ دلہن کو مزّین کیا جاتا ہے اور میرے اوپر ایسی بکھیر کی گئی جیسا دلہن پر بکھیر کیجاتی ہے (شادی میں دولہا اور دلہنوں پر رُوپے پیسے اور پھول وغیرہ نچھاور کئے جاتے ہیں) میں نے پوچھا کہ یہ مرتبہ کیسے پہنچا؟ مجھ سے کسی کہنے والے نے یوں کہا کہ کتاب الرسالہ میں جو درود لکھا ہے اس کی وجہ سے میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ وہ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَعَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ ہے، جب میں صُبح کو اُٹھا تو میں نے امام صاحبؒ کی کتاب الرسالہ میں یہ درود اسی طرح پایا، نمیریؒ وغیرہ نے امام مزنیؒ کی روایت سے ان کے خواب کا قصّہ اس طرح نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ اللہ نے کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا میری مغفرت فرمادی ایک درود کی وجہ سے جو میں نے اپنی کتاب رسالہ میں لکھا تھا۔ وہ یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ

عَنْ ذِکْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔ بیہقی نے ابوالحسن شافعیؒ سے ان کا اپنا خواب نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ (ﷺ) امام شافعیؒ نے جو اپنے رسالہ میں درود لکھا ہے: صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِکْرِهِ الْغَافِلُوْنَ آپ ﷺ کی طرف سے ان کو کیا بدلہ دیا گیا ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری طرف سے یہ بدلہ دیا گیا ہے کہ وہ حساب کیلئے نہیں روکے جائیں گے۔ ابن بنان اصبہانیؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! محمد بن ادریس یعنی امام شافعیؒ آپ کے چچا کی اولاد ہیں (چچا کی اولاد اس وجہ سے کہا کہ آپ ﷺ کے دادے ہاشم پر جا کر ان کا نسب مِل جاتا ہے وہ عبد یزید ابن ہاشم کی اولاد میں ہیں) آپ ﷺ نے کوئی خصوصی اکرام ان کیلئے فرمایا ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا کی ہے کہ قیامت میں اس کا حساب نہ لیا جائے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ اکرام ان پر کس عمل کی وجہ سے ہوا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے اوپر درود ایسے الفاظ کے ساتھ پڑھا کرتا تھا کہ جن الفاظ کے ساتھ کسی اور نے نہیں پڑھا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ کیا الفاظ ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِهِ الْغَافِلُوْنَ (بدیع)۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا ÷ عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

(ح) نبی تاجدار ﷺ اور اولیاء کرامؒ سے توسل.

کتاب کے اس موضوع میں نبی تاجدار ﷺ اور اولیاء کرامؒ سے مدد مانگنے کے جواز میں آپ کے سامنے پہلے قرآن واحادیث اور اسکے بعد ایمہ ومجتہدین اور مفسرین ومحدثین کرام کے اقوال اوردلائل بھی پیش کرنے کی پوری پوری کوشش کی گئی ہے تاکہ ان دلائل کو پڑھ کر آپ کے دل بھی منور ہو جائیں۔

توسل قرآن کی روشنی میں

۱۔ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوْا أَنفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيْمًاo [النساء : ۴:۶۴

"اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہوجاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول ﷺ بھی ان کے لئے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔" (ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

گویا آیت مذکورہ سے ثابت ہوا کہ گنہگاروں کو اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحم حاصل کرنے کے لئے خالقِ کائنات نے تین شرائط کا اعلان فرمایا، پہلی شرط آقا ﷺ کے دربار میں حاضر ہونا۔ دوسری شرط دربارِ رسالت ﷺ میں اللہ سے مغفرت مانگنا۔ تیسری اور آخری شرط نبی کریم ﷺ کا اس گنہگار امتی کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرنا یعنی شفاعت کرنا۔ پہلی شرط سے ثابت ہوا کہ دربارِ رسالت ﷺ میں اپنی حاجات لے کر حاضر ہونا اللہ خود سکھاتا ہے۔ دوسری شرط سے معلوم ہوا کہ دربارِ رسالت ﷺ میں اللہ ہمیشہ رحم ومغفرت کے دروازے کُھلے رکھتا ہے۔ تیسری شرط سے اللہ تعالیٰ نے نہ صرف نبی رحمت ﷺ کا حیات ہونا بلکہ آپ ﷺ کا اپنی گنہگار امت کے لئے آج بھی مغفرت طلب کرنا اور شفاعت فرمانا بیان فرمایا۔

۲۔ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ o (المآئدہ ۵: ۵۵)

''بیشک تمہارا (مددگار) دوست تو اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی ہے اور (ساتھ) وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (اللہ کے حضور عاجزی سے) جھکنے والے ہیں۔'' (ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

٣۔ یَآَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَ مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَO(الانفال٨: ٦٤)

''اے نبی (معظم ﷺ!) آپ (ﷺ) کے لئے اللہ کافی ہے اور وہ مسلمان جنہوں نے آپ (ﷺ) کی پیروی اختیار کرلی۔''

٤۔ لَقَدْ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُ وْفٌ رَّحِیْمٌO(التوبہ٩: ١٢٨)

''بیشک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف ومشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگو!) وہ تمہارے لئے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب وآرزومند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لئے نہایت (ہی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیں۔'' (ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

٥۔ کُلًّا نُّمِدُّ ھٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّکَ ط وَمَا کَانَ عَطَآءُ رَبِّکَ مَحْظُوْرًاO(بنیٓ اسرآءیل١٧: ٢٠)

''ہم ہر ایک کی مدد کرتے ہیں ان (طالبانِ دنیا) کی بھی اور ان (طالبانِ آخرت) کی بھی (اے حبیبِ مکرّم ﷺ! یہ سب کچھ) آپ (ﷺ) کے رب کی عطا سے ہے، اور آپ (ﷺ) کے رب کی عطا (کسی کیلئے) ممنوع اور بند نہیں ہے۔'' (ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

٦۔ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّکِ لِاَھَبَ لَکِ غُلَامً ذَکِیًّاO(مریم١٩: ٢٠)

''(جبرائیل علیہ سلام نے) کہا: میں تو فقط تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں، (اسلئے آیا ہوں) کہ میں تجھے ایک پاکیزہ بیٹا عطا کروں۔'' (ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

٧۔ اِنْ تَتُوْبَآ اِلَی اللّٰہِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا ج وَاِنْ تَظٰھَرَا عَلَیْہِ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ج وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَھِیْرٌO (التحریم٦٦: ٤)

''اگر تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو (تو تمہارے لئے بہتر ہے) کیونکہ تم دونوں کے دل

(ایک ہی بات کی طرف) جھک گئے ہیں، اگر تم دونوں نے اس بات پر ایک دوسرے کی اعانت کی (تو یہ نبیٔ مکرّم ﷺ کے لئے باعثِ رنج ہوسکتا ہے) سو بیشک اللہ ہی اُن کا دوست و مددگار ہے، اور جبریلؑ اور صالح مومنین بھی اور اس کے بعد (سارے) فرشتے بھی (اُن کے) مددگار ہیں۔'' (ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

۸۔ وَرَسُوۡلًا اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ۵لا اَنِّیۡ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِاٰیَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ لا اَنِّیۡۤ اَخۡلُقُ لَکُمۡ مِّنَ الطِّیۡنِ کَہَیۡـَٔۃِ الطَّیۡرِ فَاَنۡفُخُ فِیۡہِ فَیَکُوۡنُ طَیۡرًۢا بِاِذۡنِ اللّٰہِ ج وَاُبۡرِیُٔ الۡاَکۡمَہَ وَالۡاَبۡرَصَ وَاُحۡیِ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰہِ ج وَاُنَبِّئُکُمۡ بِمَا تَاۡکُلُوۡنَ وَمَا تَدَّخِرُوۡنَ لا فِیۡ بُیُوۡتِکُمۡ ط اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ۝ (ال عمران ۳: ۴۹)

''اور وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا (ان سے کہے گا) کہ بیشک میں تمہارے پاس تمہارے رب کی جانب سے ایک نشانی لے کر آیا ہوں میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی شکل جیسا (ایک پُتلا) بناتا ہوں پھر میں اس میں پھونک مارتا ہوں سو وہ اللہ کے حکم سے فوراً اڑنے والا پرندہ ہو جاتا ہے اور میں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو شفایاب کرتا ہوں اور میں اللہ کے حکم سے مردے کو زندہ کر دیتا ہوں، اور جو کچھ تم کھا کر آئے ہو اور جو کچھ تم اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو میں تمہیں (وہ سب کچھ) بتا دیتا ہوں، بیشک اس میں تمہارے لئے نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔'' (ترجمہ آیت مذکورہ عرفان القرآن)

۹۔ ....وَمَا رَمَیۡتَ اِذۡ رَمَیۡتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی ج وَلِیُبۡلِیَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡہُ بَلَآءً حَسَنًا ج اِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ۝ (سورہ: انفال: ۱۷)

''اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی اور اس لئے کہ مسلمانوں کو اس سے اچھا انعام عطا فرمائے، بے شک اللہ سنتا جانتا ہے'' (ترجمہ آیت مذکورہ از کنز الایمان)

آیت مذکورہ میں اللہ، نبی ﷺ کے کرنے کو خود (اللہ) کا کرنا بتاتا ہے لہٰذا اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کا ذکر دراصل اللہ ہی کا ذکر ہے اور نبی سے مدد مانگنا بھی مالک حقیقی اللہ ہی سے مدد مانگنا ہے اگر نیت یہ ہو کہ نبی ﷺ کو بھی اللہ نے ہی عطا کر کے مختار کل بنایا ہے۔ جس کی گواہی آقا ﷺ کی اس حدیث مبارک سے بھی ملتی ہے ''اللہ مجھے (نبی ﷺ کو) عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں'' بخاری۔

﴿احادیث کی روشنی میں توسل﴾

۱ ☆ **عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ ؓ قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِی: سَلْ، فَقُلْتُ: اَسْأَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّةِ. قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذَالِکَ؟ قُلْتُ: هُوَ ذَاکَ، قَالَ: فَاَعِنِّی عَلٰى نَفْسِکَ بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ. (رواه مسلم فی كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه، ۱/۳۰۳، الرقم: ۴۸۹، و ابوداود، فی سنن.. ونسائی وغيرهم..)**

”حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رات کو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں رہا کرتا تھا اور اور آپ ﷺ کے استنجا اور وضو کے لئے پانی لاتا۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ”(اے ربیعہ!) مانگو کیا مانگتے ہو۔“ میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) میں آپ ﷺ سے جنت میں آپ کی رفاقت مانگتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ ”اور کچھ؟“ میں نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) مجھے یہی کافی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (جنت تو عطا کردی) اب تم کثرتِ سجود سے اپنے معاملے میں میری مدد کرو۔“

۲ ☆ **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ ؓ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی الله تعالٰی عنهما يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِی طَالِبٍ:**

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ، عَنْ أَبِيْهِ: رُبَّمَا ذَکَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلٰى وَجْهِ النَّبِیِّ ﷺ يَسْتَسْقِی، فَمَا يَنْزِلُ حَتّٰى يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ.

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِی طَالِبٍ. (رواه بخاری فی كتاب الاستسقاء، باب سوال الناس الامام

الاستسقاء اِذاقحطوا، ١/٣٤٢، الرقم: ٩٦٣، و البیهقی، ابن ماجه، والعسقلانی فی تخلیق التعلیق، ٢/٣٨٩، وغیرهم--)

''حضرت عبداللہ بن دینار ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کو حضرت ابو طالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

''وہ سفید مکھڑے والے (محمد مصطفیٰ ﷺ) کہ جن کے چہرہ انور کے توسل سے بارش مانگی جاتی ہے، یتیموں کے والی، بیواؤں کے سہارا ہیں۔''

حضرت عمر بن حمزہ کہتے ہیں کہ حضرت سالم (بن عبداللہ بن عمر ؓ) نے اپنے والد ماجد سے روایت کیا ہے کہ کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ اقدس کو تکتا کہ اس (رُخِ زیبا) کے توسل سے بارش مانگی جاتی تو آپ ﷺ (ابھی ممبر سے) نیچے بھی تشریف نہ لاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگتے۔ مذکورہ بالا شعر ابو طالب کا ہے۔''

٣☆ عَنْ عَائِشَةَ رضيِ اللّٰه عنها أَنَّهَا تَمَثَّلَتْ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَأَبُوْ بَكْرٍ ؓ يَقْضِي:

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقِى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
رَبِيْعُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ

فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ص: "ذَاكَ وَاللّٰهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ". (اخرجه احمد بن هنبل فی مسند. ١/٧، الرقم: ٢٦، وغیرهم..)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ یہ اشعار پڑھا کرتی تھیں اور حضرت ابو بکر ؓ (ان اشعار کے بارے میں) فیصلہ فرماتے تھے:

''وہ سفید (مکھڑی والے ﷺ) جن کے چہرہ انور کے توسل سے بارش مانگی جاتی ہے۔ جو یتیموں کے والی اور بیواؤن کے سُہارا ہیں۔''

''تو حضرت ابو بکر ؓ نے یہ شعر سن کر فرمایا: اللہ کی قسم! اس سے مُراد حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات والاصفات ہی ہے۔''

٤☆ قَالَ العلامة ابن قدامة و ابن کثیر: وَقَدْذَکَرَ جَمَاعَةٌ مِنْهُمُ الشَّیْخُ أَبُوْ مَنْصُوْرٍ

الصَّبَّاغُ فِي كِتَابِهِ الشَّامِلُ الْحِكَايَةِ الْمَشْهُوْرَةِ. عَنِ الْعُتْبِيِّ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: اَلسَّلَام عَلَيْکَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ" سَمِعْتُ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿وَلَوْأَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوْ جَاءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُو االلّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيْمَا﴾ [النساء ۴:۶۴] وَقَد جِئتُکَ مُسْتَغْفِرًا لِذَنْبِي مُسْتَشْفِعَا إِلَى رَبِّي ثُمَّ أَنْشَأَ يَقُوْلُ:

يَاخَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ أَعْظُمُهُ　　فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكَمُ
نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ أَنْتَ سَاكِنُهُ　　فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَم

ثُمَّ انْصَرَفَ الْأَعْرَابِيُّ فَغَلَبَتْنِي عَيْنِي فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي النَّوْمِ فَقَالَ: عُتْبِيُّ، اِلْحَقِ الْأَعْرَابِيَّ فَبَشِّرْهُ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَلَهُ.

وزاد ابن قدامة بعد تخريج هذا الحديث: ثُمَّ تَأْتِي الْقَبْرَ فَتُوَلِّي ظَهْرَکَ الْقِبْلَةَ وَ تَسْتَقْبِلُ وَسَطَهُ وَتَقُوْلُ: اَلسَّلَام عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ، اَلسَّلَام عَلَيْکَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ وَخِيْرَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيْکَ لَهُ و أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، أَشْهَدُ أَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالاتِ رَبِّکَ وَنَصَحْتَ لِأُمَّتِکَ وَدَعَوْتَ إِلَى سَبِيْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَلْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ، وَعَبُدْتَ اللّٰهة حَتَّى أَتَاکَ الْيَقِيْنُ، فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْکَ کَثِيْرً کَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرضَى.

اَللّٰهُمَّ اجْزِ عَنَّا نَبِيَّنَا أَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ أَحَدًا مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَلْمُرْسَلِيْنَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِي وَعَدْتَهُ يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرٰهِيْمَ وَآلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَحَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيْمًا﴾ [النساء : ۴:۶۴] وَقَدْأَتَيْتُکَ مُسْتَغْفِرًا مِنْ ذُنُوْبِي وَمُسْتَشْفِعَابِکَ إِلَى رَبِّي، فَأَسْأَلُکَ يَارَبِّ، أَنْ تُوْجِبَ لِي الْمَغْفِرَةَ کَمَا أَوْجَبْتَهَا لِمَنْ أَتَاهُ

فِي حَيَاتِهِ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ أَوَّلَ الشَّافِعِيْنَ وَأَنْجَحَ السَّائِلِيْنَ وَأَكْرَمَ الْآخِرِيْنَ وَالْأَوَّلِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

ثُمَّ يَدْعُوْ لِوَالِدَيْهِ وَلِإِخْوَانِهِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ أَجْمَعِيْنَ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ قَلِيْلاً وَيَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْق. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمَرُ الْفَارُوْقُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا صَاحِبَي رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَضَجِيْعَيْهِ وَوَزِيْرَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ. اَللّٰهُمَّ اجْزهُمَا عَنْ نَبِيِّهِمَا وَعَنِ الْإِسْلَامِ خَيْرَ. سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ.

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ قَبْرِ نَبِيِّكَ ﷺ وَمِنْ حَرَمِ مَسْجِدِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

”علامہ ابن قدامہ اور ابن کثیر نے بیان کیا ہے کہ (ثقہ اصحاب کی) ایک جماعت نے حضرت عتبیؒ سے روایت کیا ہے، انہیں میں سے شیخ ابومنصور صباغ بھی اپنی کتاب ”الشامل الحکاية المشهودة“ میں بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی قبرِ انور کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی قبرِ انور پر حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا: ”السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ“ (پھر عرض کیا:) میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا ہے: ”اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول ﷺ بھی ان کے لئے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔“ اور (یارسول اللہ!) بے شک میں آپ کے پاس اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرنے اور اپنے رب کے ہاں آپ کو وسیلہ بنانے کے لئے آیا ہوں۔ پھر وہ (صحابہ کرامؓ کے سامنے) ان اشعار میں اپنا حال دل عرض کرنے لگا:

”اے وہ بہترین ہستی! جن کی مبارک استخوان اس (بابرکت) زمین میں مدفون ہیں، پس ان (کے جسدِ اقدس) کی پاکیزہ خوشبو سے اس زمین کے ٹکڑے اور ٹیلے بھی معطر و پاکیزہ ہیں۔ (یارسول اللہ!) میری جان اس روضہ اقدس پر فدا ہو جس میں آپ آرام فرما ہیں اور (آپ ﷺ اپنی) اس قبرِ انور میں پاکدامنی اور جود و کرم کا سرچشمہ اور منبع ہیں (جیسے اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں تھے)۔“

''پھر (حضرت عقبیؓ بیان کرتے ہیں کہ) وہ اعرابی (روتا ہوا وہاں سے) چلا گیا اور میری آنکھ لگ گئی، تو میں اسی وقت خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا، آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عقبیؓ فوراً اس اعرابی کے پاس جاؤ اور اسے یہ خوشخبری سناؤ کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا ہے۔

''امام ابن قدامہ نے اس حدیث کی تخریج کے بعد (روضہ انور کی زیارت کی آداب بیان کرتے ہوئے) یہ اضافہ فرمایا ہے کہ (اے زائر روضہ رسول ﷺ!) پھر تو قبر انور کے پاس حاضر ہو اور قبلہ کی طرف پشت کر کے اور قبر انور (کی طرف منہ کر کے حجرۂ مبارک) کے وسط میں کھڑا ہو جا اور یوں عرض گزار ہو **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ أَیُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِيَّ اللّٰهِ وَخِیْرَتَهُ مِنْ خَلْقِهِ** سلام کے بعد (یوں عرض کرے یا رسول اللہ!) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنے رب کے پیغامات کو بندوں تک (نہایت احسن طریقہ سے) پہنچا دیا ہے، اور آپ نے ہمیشہ اپنی اُمت کی خیر خواہی چاہی، اور لوگوں کو اپنے رب تعالیٰ کے راستے کی طرف اور حکمت اور موعظتِ حسنہ کے ساتھ دعوت دی۔ اور آپ نے اپنے پروردگار کی اس قدر عبادت کی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حق الیقین کی دولت سے نواز دیا۔ پس اللہ تعالیٰ آپ پر (اپنی شان کے لائق) بے پناہ درود سلام بھیجے جیسا ہمارا رب چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے۔

''اے ہمارے اللہ! تو ہماری طرف سے ہمارے نبی مکرم ﷺ کو وہ افضل ترین جزاء عطا فرما جو تو نے (مجموعی طور پر) انبیاء و رسل میں سے کسی کو بھی عطا فرمائی ہے اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا دیا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا تھا اور جس پر اگلے اور پچھلے (انبیاء اولیاء) تمام لوگ رشک کرتے ہیں۔ اے اللہ! تو درود بھیج محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیمؑ اور ان کی آل؛ پر، بے شک تو تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! بے شک تو نے ہی یہ فرمایا ہے اور تیرا فرمان (یقیناً) حق ہے: ''اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب!) اگر وہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور

رسول ﷺ بھی ان کے لئے مغفرت طلب کرتے تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کی بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا نہایت مہربان پاتے۔" اور (پھر آپ ﷺ کی خدمت میں براہِ راست توسل کرتے ہوئے یوں عرض کرے) (یا رسول اللہ!) بے شک میں آپ کے پاس اپنے گناہوں کی معافی اور آپ کو اپنے رب کے ہاں وسیلہ بنا کر مغفرت طلب کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں، اے میرے رب! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے لئے مغفرت کو اسی طرح واجب کر دے جس طرح تو نے اس شخص کے لئے واجب کی جو آپ ﷺ کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں آپ ﷺ کے پاس (گناہوں کی مغفرت کے لئے) حاضر ہوا (کیونکہ آپ ﷺ اب بھی اپنی ظاہری حیات طیبہ کی طرح ہی جلوہ افروز ہیں) اے اللہ! میرے آقا ﷺ کو روزِ محشر سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور تیری بارگاہ میں سب سے کامیاب (واحسن انداز میں) سوال کرنے والا بنا اور اے رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے رب! تو اپنی رحمت کے وسیلہ جلیلہ سے آپ ﷺ کو اگلوں اور پچھلوں (انبیاء و اولیاء) میں سب سے معزز بنا۔

"پھر اپنے والدین، بہن بھائیوں اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا مانگے، پھر تھوڑا سا آگے بڑھے اور (حضرت ابوبکر و عمرؓ کے مزارات پر کھڑے ہو کر) یوں عرض کرے۔: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا أَبَا بَکْرِ الصِّدِّیْق. اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرُ الْفَارُوْقُ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا صَاحِبَیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَضَجِیْعَیْهِ وَوَزِیْرَیْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ. اَللّٰهُمَّ اجْزِهُمَا عَنْ نَبِیِّهِمَا وَعَنِ الإِسْلَامِ خَیْرَ. سَلَّام عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ. (اے ابوبکر صدیق آپ پر سلامتی ہو، اے عمر فاروق آپ پر سلامتی ہو، اے حضور نبی اکرم ﷺ کے دونوں محبوب اور اُن ﷺ کے قرب میں آرام کرنے والے اصحاب! اور اُن ﷺ کے دونوں وزیرو! آپ پر سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں اے اللہ! انہیں (یعنی حضرت ابوبکر و عمرؓ) ان کے نبی مکرم ﷺ اور اسلام کی طرف سے جزائے خیر عطا فرما۔ پس آپ پر سلامتی ہو آپ کے صبر کرنے کے صلہ میں، پس (اب دیکھو) آخرت کا گھر کیا خوب ہے)

"پھر یوں عرض کرے:) اے اللہ! اے تمام رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے! میری اس زیارت کو حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر انور اور اپنی مسجد کے حرم کی آخری زیارت نہ بنا

(بلکہ بار بار مجھے حاضری کی توفیق عطا فرما)"۔

(اخرجه فی ابن قدامة فی المغنی، وابن كثری فی تفسير القرآن العظيم و السيوطی فی الدر المنشور)

۵☆ عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ للّٰهِﷺ لَمّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيْئَةَ قَالَ: يَا رَبِّ، أَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِي فَقَالَ اللّٰهُ: يَا آدَمُ، وَ كَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ أَخْلُقْهُ؟ قَالَ: يَارَبِّ، لِأَنَّکَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِکَ، وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوْحِکَ، رَفَعْتُ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا: لَا إِلَهَ إِلَّااللّٰهُ، مُحَمِّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ أَنَّکَ لَمْ تُضِفْ إِلَى اسْمِکَ إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْکَ، فَقَالَ اللّٰهُ: صَدَقْتَ يَا آدَمُ، إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ، اُدْعُنِي بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ

وذكر العلامة ابن تيمية: عَنْ مَيْسَرَةَؓ قَالَ: قُلْتُ:يَارَسُوْلَ اللّٰهِﷺ مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا؟ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْأَرْضَ، وَسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ، وَخَلَقَ الْعَرْشَ، كَتَبَ عَلَى سَاقِ الْعَرِش: مُحَمَّدٌرَسُوْلَ اللّٰهِﷺ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَخَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ الَّتِي أَسْكَنَهَا آدَمَ وَحَوَّاءَ، فَكَتَبَ اسْمِي عَلَى الْأَبْوَابِ وَالْأَوْرَاقِ وَلْقِبَابِ وَالْخِيَامِ وَآدَمُ بَيْنَنَ الرّوْحِ وَالْجَسَدِ، فَلَمَّا أَحْيَاهُ اللّٰهُ تَعَالَى، نَطَرَ إِلَى الْعَرْشِ فَرأَى اسْمِي، فَأَخْبَرَهُ اللّٰهُ أَنَّهُ سَيِّدُ وَلَدِکَ، فَلَمَّا غَرَّهُمَا الشَّيْطَانُ تَابَا وَاسْتَشْفَعَا بِاسْمِي إِلَيْهِ.

"حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ حضور بنی اکرمﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدمؑ سے خطا سرزد ہوئی، تو انہوں ن ے (بارگاہ الٰہی میں) عرض کیا: اے پروردگار میں تجھ سے محمدﷺ کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے محمدﷺ کو کس طرح پہچان لیا حالانکہ ابھی تک تو میں نے انہیں (ظاہراً) پیدا ابھی نہیں کیا؟ حضرت آدمؑ نے عرض کیا: اے پروردگار! جب تو نے اپنے دستِ قدرت سے مجھے تخلیق کیا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اُٹھایا تو عرش

کے ہرستون پر "لَا إِلَـهَ إِلَّا اللّٰهُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ" لکھاہوادیکھا۔ تومیں نے جان لیا کہ تیرے نام کے ساتھ اسی کا نام ہوسکتا ہے جوتمام مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے محبوب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم تونے سچ کہا ہے کہ مجھے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہی ہیں اب جبکہ تم نے ان کے وسیلہ سے مجھ سے دعا کی ہے تو میں نے تجھے معاف فرمادیا اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔" اس حدیث کو امام حاکم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

"علامہ ابن تیمیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت میسرہؓ روایت کرتے ہیں: میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: (یارسول اللہ) آپ کو نبوت کب ملی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (میں اس وقت بھی نبی تھا) جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا اور پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے اِسے سات آسمانوں میں تقسیم کردیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے عرش کو تخلیق کیا اور اس کی پیشانی پر لکھا۔ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، "محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔" پھر اللہ تعالیٰ نے جنت کو تخلیق کیا کہ جہاں اس نے حضرت آدم وحوا (علیہما السلام) کو بسایا تھا، تو جنت کے دروازوں، درختوں کے پتوں، خیموں اور محلات پر میرا نام لکھا۔ اس وقت تک حضرت آدمؑ ابھی روح اور جسم کے درمیانی مرحلہ میں تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا فرمایا تو انہوں نے عرش پر میرا نام لکھا ہوا دیکھا، تب اللہ تعالیٰ نے انہیں خبر دی کہ (اے آدم!) محمد ﷺ تیری اولاد کے سردار ہیں۔ اس لئے جب شیطان نے انہیں بہکایا تو انہوں نے توبہ کی اور میرے نام سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وسیلہ اختیار کیا۔"

(اخرجه الحاكم فى المستدرک ، و البيهقى فى دلائل النبوة)

۶☆ خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَؓ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْکَ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي أَلْأَدَبِ.

وَفي رواية لنسائيؒ عن الهيثم بن الحنش قال: كنا عند عبدالله بن عمر محمد ! قال: فقام فكانما نشط مين عقال.

''حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ کا پاؤں سن ہوگیا تو ایک آدمی نے ان سے کہا: لوگوں میں سے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اِسے یاد کریں۔ تو آپؓ نے کہا: یا محمد (ﷺ)۔'' اسے امام بخاری نے ''الادب المفرد'' میں روایت کیا ہے۔

امام نسائی سے مروی ہے کہ ہثیم بن حنش روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاس (بیٹھے ہوئے) تھے کہ آپ کا پاؤں شل ہوگیا۔ کسی نے ان سے کہا کہ اپنے سب سے زیادہ محبوب ہستی کو یاد کیجئے (تو یہ جاتا رہے گا) چنانچہ انہوں نے (زور سے) کہا: یا محمد (ﷺ)! (یہ کہنے کے بعد) اسی وقت ان کا پاؤں کھل گیا۔'' (**اخرجه البخاری فی الادب المفرد، والنساتی فی علمل الیوم واللیة**)

عن عمران بن حصینؓ، قال، قال رسول الله ﷺ: ما تریدون مِن علی؟ ما تریدون مِن علی؟ ما تریدون مِن علی؟ اِنّ علیاً مِنی وأنا منه، و هو ولی کل مؤمن من بعدی. ('' ترمذی الجامع الصحیح، ۶ـ۷۸، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۱۲'')،

(ابن کثیر نے امام احمد کی روایت ''البدایہ والنہایہ، ۵:۴۵۸'' میں نقل کیا ہے) (ناصر الدین البانی نے ''سلسلتہ احادیث الصحیحیہ، ۴:۳۳۱، رقم: ۱۷۵۰'' میں اس حدیث کو امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ کی شرائط کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔ اسکے علاوہ یہ احادیث مبارک اور بھی بہت ساری کُتب احادیث میں موجود ہے۔ جیسے کہ، نسائی، مسند احمد بن حنبل وغیرہ وغیرہ۔

'' عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ علی کے متعلق کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ علی کے متعلق کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ علی کے متعلق کیا چاہتے ہو؟'' پھر فرمایا: ''بے شک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا ولی ہے''۔

گویا حدیث مذکورہ سے یہ ثابت ہوا کہ جس کا نبی ﷺ ولی یعنی دوست (مددگار، حاکم، مختار، بادشاہ) ہیں اس کا حضرت علی علیہ سلام بھی ولی (مددگار، حاکم، مختار، بادشاہ) ہیں۔

۷۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے '' **اُطْلُبُوا الْخَیْرَ وَالْحَوَاءِجَ مِنْ حِسَانِ الْوُجُوہِ.**'' (**المعجم الکبیر، رقم: ۱۱۱۱۰، ج. ۱۱، صفه ۶۷**).

یعنی بھلائی اور اپنی حاجتیں خوبصورت چہرے والوں سے طلب کرو۔

مذکورہ حدیث مبارک کی مذید تشریح ابوداؤد اور مشکوٰۃ شریف کے باب الحب فی اللہ میں حضرت عمر ؓ کی اس روایت سے ہوتی ہے، حضرت عمر ؓ سے روایت ہے کہ آقا ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالٰی کے بعض بندے ایسے ہیں جو نہ تو نبی ہیں اور نہ شہید۔ البتہ ان پر انبیاء علیہم سلام اور شہداء قیامت کے دن ان کے قرب الٰہی کی وجہ سے رشک کرینگے۔ عرض کیا گیا، یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں بتایئے وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: وہ لوگ جو اللہ تعالٰی کے قرآن (الحب اللہ والبغض اللہ) کی وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، ان کا باہم نہ کوئی لین دین ہے نہ رشتہ داری۔ اللہ تعالٰی کی قسم! ان کے چہرے نور ہونگے اور وہ نور کے منبروں پر ہونگے۔ جب لوگ ڈرینگے یہ نہ ڈریں گے اور جب لوگ غمگین ہونگے تو یہ غمگین نہ ہونگے۔''

گویا ثابت ہوا کہ خوبصورت چہرے والے لوگ وہی ہیں جنہوں نے اپنی زندگی یادالٰہی میں صرف اس لئے کردی ہوتا کہ وہ اللہ کی رضامندی حاصل کرسکے اور جب بھی کسی سے محبت کی ہو وہ کسی دنیاوی غرض سے نہیں بلکہ اللہ کی رضامندی کی خاطر کی ہو۔ ان ہی لوگوں کو اللہ کے دوست یعنی اولیاء اللہ کہتے ہیں۔

۸۔ حضرت ابوہریرہ ؓ کا حافظہ شروع میں بہت کمزور تھا اور انہوں نے بھی اپنی اس شکایت کو دور کرنے کے لئے بارگاہِ بے کس پناہ آقائے نامدار ﷺ میں اپنی درخواست برائے حلِ مشکل یوں گُزارش کی،

''قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنِّیْ أَ سْمَعُ مِنْکَ حَدِیْثاً کَثِیْراً أَنْسَاہُ، قَالَ ﷺ: أُبْسُطْ رِدَائَکَ، فَبَسَطْتُّہُ، قَالَ: فَغَرَفَ بِیَدَیْہِ، ثُمَّ قَالَ: ضَمٍّ فَضَمَمْتُہُ، فَمَانَسِیْتُ شَیْأً بَعْدُ.'' (صحیح البخاری، کتاب العلم ۱ : ۲۲ و کتاب الصوم، ۱ : ۲۷۴)

''میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں آپ کی بہت سی احادیث سنتا ہوں اور پھر بُھول جاتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ، پس میں نے پھیلائی۔ حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں: پھر حضور ﷺ نے (فضا میں سے) اپنے ہاتھوں میں سے کوئی چیز اُٹھا کر اس (چادر) میں ڈالی، پھر فرمایا: اِسے اپنے سے ملالو، پس میں نے ملالیا اور پھر اُس کے بعد میں کبھی کوئی چیز نہ بھولا۔''

مذکورہ حدیث مبارک سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحابہ کرام ؓ اپنے ہر مشکل کا حل ڈھونڈنے کے لئے آقا ﷺ کی بارگاہ کی طرف رجوع کرتے تھے اور استغاثہ کرتے تھے۔ اور اس بات پر

ایمان کامل رکھتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کی عنایت کرنا ہی اللہ کی عنایت ہے۔

۹. عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانَ، أَنَّهُ أُصِيبَتْ عَيْنَهُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَسَالَتْ حَدَقَتُهُ عَلَى وَجَنَتِهِ، فَأَرَادُوا أَنْ يَقْطَعُوهَا، فَسَأَلُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: لَا، فَدَعَابِهِ، فَغَمَزَ حَدَقَتَهُ بِرَاحَتِهِ، فَكَانَ لَا يَدْرِىُ أَىُّ عَيْنَيْهِ أُصِيبَتْ. (مُسند اَبو یعلی، ۳: ۱۲۰، دلائل النبوّہ، ۳: ۱۰۰، تاریخ ابن کثیر، ۳: ۲۹۱)

''سیدنا قتادہ بن نعمان ؓ سے مروی ہے کہ ان کی آنکھ غزوہ بدر کے دوران ضائع ہوگئی اور ڈھیلا نکل کر چہرے پر آ گیا۔ دیگر صحابہ ؓ نے اُسے کاٹ دینا چاہا۔ جب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور آنکھ کو دوبارہ اس کے مقام پر رکھ دیا۔ پس حضرت قتادہ ؓ کی آنکھ اس طرح ٹھیک ہوگئی کہ معلوم بھی نہ ہوتا تھا کہ کون سی آنکھ خراب ہوگئی تھی۔''

حدیث مذکور میں یہ نکتہ غور طلب ہے کہ حضرت قتادہ ؓ خود بھی دعا مانگ سکتے تھے مگر بارگاہ رسالت ﷺ کی طرف رجوع کر کے استغاثہ کرنا اور اپنے مسلہ کا حل ڈھونڈنا اس بات کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ سے مدد مانگنا شرک نہیں بلکہ سنت صحابہ رضی اللہ عنہم ہے ورنہ نبی کریم ﷺ حضرت قتادہ ؓ کو منع فرماتے اور خود اللہ کی طرف رجوع کرنے کی تعلیم دیتے لیکن ایسا نہیں فرمایا بلکہ اس کا مسلہ حل فرما دیا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ بے شک مستعانِ حقیقی فقط اللہ کی واحد ذات ہے، انبیاء، صحابہ، اولیاء، صلحاء جن سے مدد طلب کی جاتی ہے وہ مشکل کُشائی میں صرف سبب اور ذریعہ ہیں اور ان کا تصرف اللہ ہی کی عطا سے قائم ہوتا ہے تا کہ وہ لوگوں کی مشکلات کا حل کرانے کے لئے بارگاہ رب العزت میں وسیلہ بنیں۔

۱۰. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَنِى قَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ. فَادْعُهُ قَالَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْءَهُ وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ اِنِّىْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّىْ فِىْ حَاجَتِىْ هٰذِهٖ لَتُقْضٰى لِىْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِىَّ. (رواہ ترمذی، ابواب الدعوات ۲: ۱۹۷، مسند احمد بن حنبل، ۴: ۱۳۸)

''حضرت عثمان بن حنیف ؓ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور

عرض کیا اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے شفاء عطا فرمائے آپ ﷺ نے فرمایا چاہو تو دعا مانگوں اور اگر چاہو تو صبر کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ راوی فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ اچھی طرح سے وضو کر کے یہ دعا مانگو کہ، اے اللہ! میں تیرے نبی رحمت حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے تیری طرف توجہ کرتا ہوں یا رسول اللہ! ﷺ میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوں تاکہ وہ پوری ہو جائے، یا اللہ! تو میرے بارے میں حضور ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔

امام جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو امام بخاریؒ نے بھی اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے۔ (خصائص کبریٰ، ۲: ص۔ ۲۰۱)

چونکہ مذکورہ حدیث قبل از وصالِ ظاہری حضور اکرم ﷺ سے وسیلہ کو ثابت کرتا ہے اور اب یہاں پر خادم آپ کے سامنے اسی حدیث مبارک سے منسلک ایک اور روایت دور خلافت حضرت عثمان غنیؓ پیش کر رہا ہوں جس سے بنی کریم ﷺ کو بعد از وصال ظاہری وسیلہ بنانا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ایک شخص کسی ضرورت کے لئے حضرت عثمان غنیؓ کی خدمت میں بار بار جاتا تھا مگر وہ اس کی طرف توجہ نہ فرماتے تھے۔ اس سائل کی ملاقات حضرت عثمان بن حنیفؓ سے ہوئی تو اس نے ان سے شکایت کی حضرت عثمان بن حنیفؓ نے فرمایا، تم وضو کر کے دو رکعت نماز نفل ادا کرو پھر یہ دعا مانگو۔

”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِهٖ لَتُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ.“

”اے اللہ! میں تیرے نبی رحمت حضرت محمد ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے تیری طرف توجہ کرتا ہوں یا رسول اللہ! ﷺ میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت کے بارے میں متوجہ ہوں تاکہ وہ پوری ہو جائے، یا اللہ! تو میرے بارے میں حضور ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔“

اس شخص نے ایسا ہی کیا اور اس عمل کے بعد حضرت عثمان غنیؓ کے دروازے پر آیا جہاں پر دربان اس کا ہاتھ پکڑ کر امیر المومنین کی خدمت میں لے گیا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے اسے اپنے پاس بٹھایا اور اس کی حاجت پوچھی، جب اس نے اپنی ضرورت کا ذکر کیا تو آپ نے اس کی ضرورت پوری کر دی اور

فرمایا، جب بھی تمہیں کوئی حاجت پیش آئے میرے پاس آجانا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر وہ شخص وہاں سے نکل کر عثمان بن حنیف ؓ سے ملا اور ان سے کہا، اللہ آپ کو جزا دے اگر آپ امیر المومنین حضرت عثمان غنی ؓ سے میری بات نہ کرتے تو وہ کبھی میری طرف متوجہ نہ ہوتے اور میری حاجت پوری نہ کرتے۔

حضرت عثمان بن حنیف ؓ نے جواب میں فرمایا اللہ کی قسم! میں نے امیر المومنین سے کوئی بات نہیں کی بلکہ اصل بات یہ ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ ایک نابینا شخص خدمت اقدس میں آیا اور آنکھوں کی بینائی کے لئے دعا کی درخواست کی تو آقا کریم ﷺ نے یہی طریقہ اور یہی دعا تعلیم فرمائی (مذکورہ) اور خدا کی قسم! ابھی ہم وہاں سے اُٹھے بھی نہیں تھے کہ وہ نابینا شخص ہمارے پاس ایسے آیا کہ گویا وہ نابینا ہی نہ تھا۔

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ (معجم الصغیر للطبرانی، ج ۱، ص ۱۸۳، مجمع الزوائد، ج ۲ ص ۲۷۹)

۱۱۔ جب نبی کریم ﷺ کی چچی حضرت فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہوا تو ان کی تدفین سے قبل ان کی قبر میں لیٹ کر جناب نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا فرمائی۔

"اے اللہ! میری چچی کو بخش دے، اور انہیں ان کی دلیل سکھا دے۔ اور اپنے نبی اور مُجھ سے پہلے انبیاء کرام کے حق کے سبب ان کی قبر کشادہ فرما دے۔ بے شک تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔"

اس حدیث کو امام طبرانیؒ نے کبیر اور اوسط میں جید سند کے ساتھ روایت کیا، حافظ ابن حبانؒ اور امام حاکمؒ نے اسے روایت کر کے صحیح قرار دیا۔ اور اس کو ابن ابی شیبہؒ اور دیلمیؒ نے بھی روایت کیا ہے۔ (مجمع الزوائد، ج ۹ ص ۲۵۷)

اس حدیث کے تحت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ درجذب القلوب فرماتے ہیں، "اس حدیث سے زندگی اور بعد وصال دونوں حالتوں میں وسیلہ اختیار کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔ جب دیگر انبیاء کرام علیہم السلام سے بعد از وصال توسل جائز ہے تو نبی کریم ﷺ سے توسل بدرجہ اولیٰ جائز ہوگا بلکہ اس حدیث کی رو سے اولیاء سے ان کی وفات کے بعد وسیلہ چاہنے کو بھی قیاس کیا جا سکتا ہے کیونکہ بعد وصال توسل کے لئے

صرف انبیاء کرام کی تخصیص نہیں، اگر یہ ان ہی کی خصوصیت ہو تو اس کی دلیل کہاں ہے؟"۔

۱۲. "عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: أمر رسول الله ﷺ بالصدقته، فقیل: منع ابن جمیل، وخالد بن ولید، وعباس بن عبد المطلب، فقال النبی ﷺ: ما ینقم ابن جمیل اِلا أنه کان فقیرا فأغناه الله ورسولهُ، وأما خالد: فاِنکم تظلمون خالدا، فقداحنبسا أدراعه وأعتده فی سبیل الله، وأما العباس ابن عبد المطلب: فعم رسول الله ﷺ، فهی علیه صدقة ومثلها معها." (اخرجه بخاری، کتاب ذکواة)

ترجمہ: ۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ذکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا۔ پھر آپ ﷺ سے کہا گیا کہ ابن جمیل اور خالد بن ولید اور عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ذکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابن جمیل یہ شکر نہیں کرتا کہ کل تک وہ فقیر تھا۔ پھر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اسے غنی (مالدار) بنا دیا۔ باقی رہے خالد، تو ان پر تم لوگ ظلم کرتے ہو۔ انہوں نے تو اپنی زرہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں وقف کر رکھی ہیں۔ اور عباس بن عبد المطلب، تو وہ رسول اللہ کے چچا ہیں۔ اور ان کی ذکوٰۃ انہی پر صدقہ ہے۔ اور اتنا ہی اور انہیں میری طرف سے دینا۔"

توسل ائیمہ و مفسرین و دیگر مکاتب فکر کی نظر میں

مسلک اہل سنت استمداد، توسل واستغاثہ کے قائل ہیں یہی وجہ ہے کہ اسلام کی عبقری شخصیات نے ”یا“ ندا سے حضور اکرم ﷺ و دیگر مقربین بارگاہ الٰہی سے استمداد کیا ہے یہاں پر آیئے آپ کو اس کے چند نمونے پیش کریں ملاحظہ فرمائیں۔

نذھة الخاطر الفاتر فی ترجمه سیدی الشریف عبد القادر در مصنفہ ملا علی قاری صفحہ ۶۱ میں حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول نقل فرمایا ”مَنِ اسْتَغَاثَ بِی فِی کُرْبَةٍ کُشِفَتْ عَنْهُ وَمَنْنَادَانِی بِاسْمِیْ فِیْ شِدَّةٍ فُرِجَتْ عَنْهُ وَمَنْ تَوَسَّلَ بِی اِلَی اللّٰهِ فِیْ حَاجَةٍ قُضِیَتْ“ یعنی جو کوئی رنج و غم میں مُجھ سے مدد مانگے تو اس کا رنج و غم دور ہوگا اور جو سختی کے وقت میرا نام لے کر مُجھے پُکارے تو وہ شدت دفع ہوگی اور جو کسی حاجت میں رب کی طرف مُجھے وسیلہ بنائے تو اس کی حاجت پوری ہوگی۔

پھر اسی جگہ ہے کہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز غوثیہ کی ترکیب بتاتے ہیں کہ دو رکعت نفل قبلہ رو ہو کر پڑھے ہر رکعت میں گیارہ، گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے۔ سلام پھیر کر گیارہ بار صلوٰۃ وسلام پڑھے پھر بغداد کی طرف (جانب شمال) گیارہ قدم چلے۔ ہر قدم پر میرا نام لے کر اپنی حاجت عرض کرے اور یہ دو شعر پڑھے۔

اَیُدْرِکُنِی ضَیْمٌ وَّاَنْتَ نَصِیری ☆ ءَاَظْلَمُ فِی الدُّنْیَا وَاَنْتَ ظَهِیرِی
فَعَارٌ عَلٰی راء الْحِمٰی وَ هُوَقَادر ☆ اِذَاضَاعَ فِی الْبُیْدَا عِقَالُ بَعِیْرِیْ

یہ کہ کر ملا علی قاری فرماتے ہیں ”وَقَدْجُرِّبَ ذٰلِکَ مِرَاراً فَصَحَّ“ یعنی بارہا اس نماز غوثیہ کا تجربہ کیا گیا درست نکلا۔ (بحوالہ ”جاء الحق از مفتی احمد یار خان نعیمیؒ، صفحہ نمبر۔ ۲۰۱)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان اشعار کا فارسی میں ترجمہ بھی کیا ہے۔

کُجا دریابدم غم چونکہ باشی عون و یارِ من ☆ کشم بارِستم حاشا تو باشی پشتدارِ من
نگہبانِ قرغ را ننگ باشد با ضمانداری ☆ کہ گردد یاوہ اندر دشت بندِ پایہ سارِ من

کشمیری ترجمہ از حضرت سید غلام احمد قادری سجادہ نشین درگاہ عالیہ غوثیہ راہ بابا صاحب

رٹیا مئے غم ژٕ آسکھ یاورو ہم حرزِ جاں میونوئ ☆ مئہ واتیاہ ظلم در دنیا ژٕ آسکھ پشتباں میونوئ
مندچھ بڑٕ ذمہ دارس آسِہ قادر بر نگہبانی ☆ مئہ راویاہ اونٹہ رز نیرس اندر ژئی مہربان میونوی

کشمیری ترجمہ از قائد اہل سنت حضرت علامہ ومولٰینا سید محمد اشرف صاحب اندرابی قادری مدظلہ

میٔہ آسیا غم ژٕ آسکھ میون یاوَرٕ ☆ گژھا پامال ژٕ آسکھ میون داوَر
چھٕ کیاہ پرواہ اونٹس در بیابان ☆ نگہبان آسہ یو د قادر تہ اکبر

اردو ترجمہ مکرمی ومحترمی سید بلال احمد کرمانی صاحب نے اس طرح کیا ہے ؎

مجھے گھیریں گے کیا غم ، کم نہیں تیری مہربانی ☆ مجھے دنیا میں ہوں ظلم وستم، ہرگز نہیں کم تیری سلطانی
ہے بے جا ایسے پالنہارِ ریوڑ پر جو قادِر ہو ☆ نکیلِ اونٹ بھی ہو گُم، اور ہو تیری نگہبانی

یہاں پر آپ کے سامنے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قصیدہ غوثیہ میں سے چند اشعار پیش کرنا چاہتا ہوں جن کو پڑھ کر آپ کے کچھ اور بھی سوالات حل ہوجائیں گے کہ کیسے اپنے مریدین سے مخاطب ہوکر حضور غوث پاک سیدی وجدی شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالٰی عنہ دلاسا دیتے ہوئے ارشاد فرمارہے ہیں۔

مُرِیۡدِیۡ لَا تَخَفۡ اَللّٰہُ رَبِّیۡ عَطَانِیۡ رِفۡعَةً نِلۡتُ الۡمَنَالِ

ترجمہ: اے میرے مرید! تو مت ڈر، اللہ کریم میرا رب ہے، اس نے مجھے رفعت وبلندی عطا فرمائی ہے اور میں اپنی امیدوں کو پہنچتا ہوں۔

نَظَرۡتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰہِ جَمۡعًا کَخَرۡ دَلَتِہٖ عَلٰی حُکۡمِ الّصَالِ

ترجمہ: اللہ کے تمام شہر اور ملک میری نگاہ میں رائی کے دانہ کی طرح ہیں اور میرے حکم اتصال میں ہیں۔(قصیدہ غوثیہ، صفحہ ۱)

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ ﵁ کے قصیدہ نعتیہ سے چند اشعار پیش کرتا ہوں

یا سید السادات !جئتک قاصدا ارجوا رضاک و احتمی بحماک

اے سرداروں کے سردار ﷺ! میں خاص آپ ﷺ ہی کا قصد کرکے حاضر ہوا ہوں۔ آپکی خوشنودی کا طالب اور آپ کی حمایت کا امیدوار

و اللہ یا خیر الخلائق ان لی   قلباً مشوقاً لا یروم سواک

اے بہترین مخلوق ﷺ! خدا کی قسم میرا قلب آپ ﷺ ہی کا شیفتہ ہے اور آپ ﷺ کے سوا کسی کا ارادہ نہیں رکھتے

و بحق جاھک اننی بک مغرم   و اللہ یعلم اننی اھواک

آپ ﷺ کی عزت کی قسم! میں آپ ﷺ کا فریفتہ ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں آپ ﷺ ہی سے پیار کرتا ہوں

انت الذی لولاک ما خلق امرء   کلاّ و لا خلق الوریٰ لولاک

آپ ﷺ وہ ہیں کہ اگر نہ ہوتے تو کوئی شخص نہ پیدا کیا جاتا بلکہ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو کل کائنات ہی نہ ہوتی

انت الذی من نورک البدر اکتسی   والشمس مشرقة بنور بھاک

آپ ﷺ وہ ہیں کہ آپ ﷺ کے نور سے چاند نے نور حاصل کیا اور سورج روشن ہے آپ ﷺ ہی کے جمال سے۔

حضرت علامہ بوصیریؒ اپنے مقبول عالم ''قصیدہ بردہ شریف عربی'' میں حضور ﷺ سے یوں عرض گذار ہیں

:فارسی ترجمہ از: مولانا جامیؒ

یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ
اے گرامی تر ز خلقاں من نہ دارم ملجاء
سواک عند حلول الحادث العمم
جزتو چوں آید قیامت یا بود مرگ تنم
و لن یضیق رسول اللہ جاھک بی
یا رسول اللہ جاہت تنگ می ناید بہ من
اذا الکریم تجلّی باسم منتقم
چوں کریم انتقام آرد بہ ارباب قمم

اے بزرگ ترین مخلوقات بوقت نزول حادثہ عظیم وعام کے آپ ﷺ کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جس کی میں پناہ میں آؤں (صرف آپ ﷺ کا ہی بھروسہ ہے)۔

اور ہرگز تنگ نہ ہوگا عرصۂ قدرو منزلت آپ کا اے رسول اللہ ﷺ بسبب شفاعت میری کے اس وقت کہ خداوند کریم بصفت منتقم جلوہ فرما ہوگا۔ (ترجمہ اردو ماخوذ از ''نشر الطیب'' مولانا اشرف علی تھانوی صفحہ نمبر ۲۵۵)

پہلے ذرا مفتی الٰہی بخش کاندھلوی صاحب کی عربی نعت کے یہ اشعار دیکھیے پھر انہی اشعار کا ترجمہ مولٰینا اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنی مشہور کتاب ''نشر الطیب فی ذکر نبی الحبیب ﷺ'' کے صفحہ نمبر ۱۹۴ پر اردو زبان میں کیا ہے ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیے۔

یا شفیع العباد خذ بیدی　　انت مى الاضطرار معتمدی
لیس لی ملجأ سواک اغث　　مسنی الضر سیدی سندی
غشنی الدھر یا ابن عبداللہ　　کن مغیثاً فانت لی مددی

ترجمہ از مولانا اشرف علی تھانوی صاحب

دستگیری کیجئے میرے نبی ﷺ　　کشمکش میں تم ہی ہو میرے نبی ﷺ
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ　　فوج کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی
ابن عبد اللہ ﷺ زمانہ ہے خلاف　　اے مرے مولا ﷺ خبر لیجئے میری

(نشر الطیب فی ذکر نبی الحبیب ﷺ صفحہ نمبر ۱۹۴، از اشرف علی تھانوی)

مولینا الٰہی بخش صاحب اور تھانوی صاحب دونوں، نبی پاک ﷺ سے دستگیری طلب کرتے ہیں بلکہ نبی پاک ﷺ سے ''اے میرے مولا ﷺ خبر لیجئے میری'' کہہ کر اپنے ہاں آکر خبر لینے کی درخواست بھی کرتے ہیں (بحوالہ ''آئینہ حق نما'')

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وَصَلَّی عَلَیْکَ اللّٰہُ وَ یَا خَیْرَ خَلْقِہٖ
وَ یَا خَیْرَ مَامُوْلٍ وَ یَا خَیْرَ وَاھِبٖ

اے بہترینِ کائنات آپ پر اللہ کا درود ہو اے بہترین امیدگاہ اور بہترین عطا فرمانے والے

وَ یَا خَیْرَ مَنْ یُّرْجٰی لِکَشْفِ رَزِیَّۃٍ
وَمَنْ جُوْدُہٗ فَاقَ جُوْدَ السَّحَابٖ

اور اے وہ بہترین جس سے سختی و مصیبت دفع ہونے کی امید کی جاتی ہے اور اے وہ کہ جس کی سخاوت برسنے والے بادلوں سے بہت زیادہ ہے

وَاَنْتَ مُجِيْرٌ مِنْ هُجُوْمِ مُلِمَّةٍ
اِذَ انْشَبَّتْ فِي الْقَلْبِ شَرُّ الْمَخَالِبِ

اور آپ سختی کے حملوں سے پناہ دینے والے ہیں جب کہ بدترین مصیبتیں آپڑیں۔

(ماخوذ از ”اطیب النغم فی مدح سیّد العرب والعجم“)

مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ کا مشہور استغاثہ پیش کرتا ہوں

غریبم یا رسول اللہ ﷺ غریبم ندارم در جہاں جز تو حبیبم
مرض دارم ز عصیاں لا دوائے مگر الطاف تو باشد طبیبم
بریں نازم کہ ہستم امت تو گنہگارم و لیکن خوش نصیبم

مولانا عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمہ اپنی مثنوی جس کا پہلا بند یہ ہے۔

زمہجوری برآمد جانِ عالم ﷺ ترحّم یا نبی اللہ ترحّم

(ترجمہ: آپ ﷺ کے فراق سے کائناتِ عالم کا ذرّہ ذرّہ جاں بلب ہے اور دم توڑ رہا ہے، اے رسولِ خدا ﷺ نگاہِ کرم فرمائیے، اے ختم المرسلین ﷺ رحم فرمائیے۔)

میں فرماتے ہیں۔

ز حجرہ پائے در صحن حرم نہ بفرق خاکِ رہِ بوساں قدم نہ
بدہ دستی ز پاافتادگاں را بکن دلداریئے دِل دادگاں را
اگرچہ غرق دریائے گناہم فتادہ خشک لب بر خاک راہم

(ترجمہ: حجرہ شریف یعنی گنبدِ خضریٰ سے باہر آکر صحن حرم میں تشریف رکھئے راہِ مبارک کے خاک بوسوں کے سر پر قدم رکھئے۔ **عاجزوں کی دستگیری بے کسوں کی مدد فرمائیے اور مخلص عشاق کی دلجوئی و دلداری کیجیے۔** اگرچہ ہم گناہوں کے دریا میں از سرتا پا غرق ہیں لیکن آپ ﷺ کی راہِ مبارک پر تشنہ و خشک لب پڑے ہیں۔)

{فضائل اعمال؛ فضائل درود شریف صفحہ ۱۲۰}

[ترجمہ از مولانا اسعد اللہ صاحب ناظم مدرسہ مظاہر العلوم خلیفہ مجاز مولانا اشرف علی تھانوی صاحب]

امام احمد رضا خانؒ کے استغاثہ کا ایک شعر یہاں پر قلمبند کرتا ہوں۔

تیری سرکار میں لاتا ہے رضؔا اُس کو شفیع　　جو میرا غوثؓ ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا۔

جام الکمالات حضرت ایشان شیخ یعقوب صرفیؒ کا مشہور استغاثہ (ترجمہ کشمیری از مولانا سید بلال احمد کرمانی صاحب) یہاں پیش کرتا ہوں۔

نعت شریف

دِلم افگار یارسول الله ﷺ　　بہر دیدار یارسول الله ﷺ
دل چھُم بیمار یارسول اللہ ﷺ　　دِیتو دِیدار یارسول اللہ ﷺ
روی خود وا بکنِ زبُرد یمن　　پرده بردار یا رسول الله ﷺ
ہأوتوم تھود تلتھ بردِ یمن　　رُوئے اَنوار یارسول اللہ ﷺ
روی من از گناه گشته سیاه　　چوں شبِ تار یارسول الله ﷺ
رُوئے میٖون اَز گناہ گومُت سِیاہ　　زَن شبِ تار یارسول اللہ ﷺ
تاج لولاك حق ترا بخشید　　شب اسرار یا رسول الله ﷺ
تاجِ لولاک توہیہ حَقن بخشو　　چھوِ حَض سردار یارسول اللہ ﷺ
گرد نعلین توتیا سازند　　اولوالابصار یارسول الله ﷺ
گرد نِعلین تُہند چھُ گاش چشمن　　اُولو الا َبصار یارسول اللہ ﷺ
بہرِ صدیقؓ و عمرؓ و عثمانؓ　　شیر جبارؓ یارسول الله ﷺ
پاسِ صدیق ؓ و عمر ؓ و عثمانؓ　　شیرِ جبار ؓ یارسول اللہ ﷺ
بہرِ حسنینؓ و اہل بیت بتولؓ　　ظلم بردار یا رسول الله ﷺ
پاسِ حسنین ؓ و اہل بیت بتول ؓ　　ظالمن لا ر یارسول اللہ ﷺ
اہلِ کشمیر گشته زار و خراب　　از ستمگار یا رسول الله ﷺ
وَ چھتو کأشر گمت چھِ کأتیاہ خراب　　اَز ستمگار یارسول اللہ ﷺ

باز کشمیر کن زِ راہ کرم   رشکِ گلزار یا رسول اللہ ﷺ
وائے! کشمیر سؤن کریون آباد   پھولتَن گلزار یارسول اللہ ﷺ
سوئ جیلان روم بخد متِ پیر ؒ   کنم اظہار یا رسول اللہ ﷺ
أس خَض جیلان گژ ھو بخدمتِ پیر ؒ   گرَو اظہار یارسول اللہ ﷺ
یابختلان روم به نزدِ اَمیر ؒ   گوش بگذار یارسول اللہ ﷺ
یا بہ ختلان گژھۓ چھُ تتہِ مَیہ اَمیر ؒ   بۆ ز میأ نی زار یارسول اللہ ﷺ

عرضِ احوال خود بیاں سازد
حالِ دل از پٔنن وَنان پانۓ
صرفیٔ زار یا رسول اللہ
تُھند دَاغدار یا رسول اللہ ﷺ

تفسیر روح البیان سورہ مائدہ پارہ ۶ زیرآیت ''وَیَسعَونَفِی الاَرضِ فَسَاداً'' کہ شیخ صلاح الدین فرماتے ہیں کہ مجھ کو رب نے قدرت دی ہے کہ میں آسمان کو زمین پر گرادوں۔ اگر میں چاہوں تو تمام دنیاوالوں کو ہلاک کردوں اللہ کی قدرت سے لیکن ہم اصلاح کی دعاء کرتے ہیں۔ مثنوی شریف میں ہے۔

اولیا راہست قدرت از الٰہ   تیر جستہ باز گرداند زراہ
اولیاء کو اللہ سے یہ قدرت ملی ہے   کہ چھوڑا ہوا تیر واپس کریں

(بحوالہ ''جاءالحق از مفتی احمد یار خان نعیمی ؒ صفحہ ۱۹۸)

میر غلام رسول نازکی صاحب کی ایک مشہور و معروف کشمیری رباعی پیش کر رہا ہوں جس میں نازکی صاحب ہمیں بلکل اس چیز کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ جناب نبی اکرم ﷺ لاچاروں کے چارساز، خستہ دلوں کا سکون اور نجات کا واحد راستہ ہیں۔ چونکہ ہمارے بہت سارے اسلامی بھائی ایسے بھی ہیں جو کشمیری زبان نہیں جانتے ہیں اسلئے خادم نے اس رباعی کا لفظی ترجمہ خود کیا ہے۔

محمد ﷺ بے کسَن ہُند کس محمد ﷺ　　دِلُک آرام روحُک رَس محمد ﷺ
نجاء تچ چھے کُنِ وَتھ رٹھ یَہے وَتھ　　محمد ﷺ بَس محمد ﷺ بَس محمد ﷺ

اردو ترجمہ از سید عارف احمد قادری۔

محمد ﷺ لاچاروں کے چارساز محمد ﷺ　　سکونِ قلب روح کے رَس محمد ﷺ
نجات کی راہِ واحد ہے اسے تھام　　محمد ﷺ بس محمد ﷺ بس محمد ﷺ

یہاں تک کے دلائل سے آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ اسلاف سے استعانت نہ جہالت ہے نہ شرک ہے بلکہ حقیقت ہے۔ **فاعتبروا یا اولی الابصار۔**

اب آیئے ذرا حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی طرف جن کی روحانی عظمتوں کا عالم یہ تھا کہ جب ۱۳۰۷ھ مطابق ۱۸۹۰ء میں حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہؒ نے حج کے موقعہ پر حجاز مقدس میں ہی سکونت پذیر ہونے کا ارادہ فرمایا تو حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے آپؒ کو آگاہ کیا کہ عنقریب سرزمین ہند میں ایک بہت بڑا فتنہ ظاہر ہونے والا ہے (وہ فتنہ جس کے متعلق حضرت حاجی صاحبؒ نے پیشن گوئی کی تھی وہ فتنہ قادیانیت تھا) جس کا سد باب آپؒ (یعنی پیر مہر علی شاہ صاحبؒ) کی ذات سے متعلق ہے پھر وقت نے ثابت کیا کہ حاجی صاحبؒ کا فرمان بالکل صحیح نکلا کیونکہ مرزا قادیانی کا خروج ہوا اور اسکی ایمان سوز تحریک کا خاتمہ علماء نے حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کی ہی قیادت میں انجام دیا انہی حاجی صاحبؒ کو علماء دیوبند بھی اپنا روحانی پیشوا مانتے ہیں یہاں پر حضرت حاجی صاحب مہاجر مکیؒ کے چند نعتیہ اشعار پیش کرتا ہوں جس سے آپ ان کے عقائد سے واقف ہونگیں۔

ذرا چہرے سے پردے کو اٹھاؤ یا رسول اللہ ﷺ　　مجھے دیدار ٹک اپنا دکھاؤ یا رسول اللہ ﷺ
کرو روئے منور سے مری آنکھوں کو نورانی　　مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ ﷺ
ہوا ہوں نفس اور شیطان کے ہاتھوں بہت رسوا　　مری اب حال پر رحم کھاؤ یا رسول اللہ ﷺ
اگر چہ نیک ہوں یا بد تمہارا ہو چکا ہوں میں　　تم اب چاہو ہنساؤ یا رلاؤ یا رسول اللہ ﷺ
جہاز امت کا حق نے کردیا ہے آپ کے ہاتھوں　　بس اب چاہو ڈباو یا تراؤ یا رسول اللہ ﷺ
پھنسا ہوں بے طرح گرداب غم میں ناخدا ہوکر　　مری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ ﷺ

(کلیات امدادیہ اردو صفحہ نمبر ۳۱۲ مکتبہ تھانوی دیوبند بحوالہ آئینۂ حق نما)۔

اب آیئے ایسے شخص کی شہادت پیش کریں جسکو علماء دیوبند، فکرِ دیوبند کا بانی قرار دیتے ہیں اور ان کے نام سے ہی نسبت کر کے "قاسمی" لکھتے ہیں آیئے انہی بانی دیوبند مولینا قاسم نانا توی کے قصیدہ قاسمیہ سے کچھ اشعار ملاحظہ ہوں۔

اشعار قصیدہ قاسمیہ

یہ سن کے آپ شفیع گناہ گاراں ہیں — کئے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار
یہ ہے اجابت حق کو تیری دعا کا لحاظ — قضاء مبرم و مشروط کی سنیں نہ پکار
مدد کر اے کرمِ احمدی کہ تیرے سوا — نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار
دیا ہے حق نے تجھے سب سے مرتبہ عالی — کیا ہے سارے بڑے چھوٹوں کا تجھے سردار
جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا — بنے گا کون ہمارا تیرے سوا غمخوار

(قصیدہ قاسمیہ صفحہ نمبر ۸،۷)

مولینا قاسم صاحب نے نہ صرف یا رسول اللہ ﷺ پکارا ہے بلکہ قاسم صاحب نانا توی غمخوارِ اُمت ﷺ سے دستگیری یعنی مدد مانگ رہے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ قضاء مبرم و مشروط یعنی وہ تقدیر جو دعا سے بدلے اور وہ تقدیر جو دعا سے بھی نہ بدلے دونوں حضور ﷺ کی دعا کے سامنے ہیچ ہیں۔

اب آیئے تفسیر شیخ الہند مولینا محمود الحسن دیوبندی (جسکو آپ نے مالٹا میں ۱۳۳۶ھ میں دورانِ جلاوطنی کے مکمل کیا پھر حکومت سعودی عرب نے بھی طبع کیا) میں سورۂ فاتحہ کا مطالعہ کرتے ہیں۔

حضرت شیخ الہند "ایاک نعبد و ایاک نستعین" کی شرح میں "حاشیہ نمبر ۵" کے تحت یوں لکھتے ہیں "اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ اسکی ذات پاک کے سوا کسی سے حقیقت میں مدد مانگنی بالکل نا جائز ہے ہاں اگر کسی مقبول بندہ کو محض واسطۂ رحمت الٰہی اور غیر مستقل سمجھ کر استعانت ظاہری اس سے کرے تو یہ جائز ہے کہ یہ استعانت در حقیقت حق تعالٰی ہی سے استعانت ہے۔ (ترجمہ شیخ الہند صفحہ نمبر ۲)۔ اس عبارت کو حکیم الامت پیر کرم شاہ صاحب اظہریؒ نے بھی اپنی تفسیر ضیاء القرآن میں آیت مذکور کی شرح میں حاشیہ نمبر ۱۰ کے تحت صفحہ ۲۵ پر نقل فرمایا ہے اور مزید اس صفحہ میں شاہ صاحبؒ اس طرح فرماتے ہیں کہ اس

طرح کی استعانت تو پا کانِ اُمت کا ہمیشہ سے معمول رہا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ جناب رسالت مآب ﷺ میں یوں عرض کرتے ہیں۔

وانت مجیری من هجوم ملمة　　اذاانشبت فی القلب شر المخالب

ترجمہ:۔ یارسول اللہ ﷺ! حضور مجھے پناہ دینے والے ہیں جب مصیبتیں ٹوٹ پڑیں اور دل میں اپنے بے رحم پنجے گاڑ دیں۔

آیئے اسی تفسیر شیخ الہند سے آپ کو ایک اور تصویر دکھائیں تفسیر کے مقدمہ میں صفحہ نمبر ''ا'' پر ابتداء میں ہی حضرت شیخ الہند نے مرزا مظہر جان جاناںؒ کے ان اشعار سے آغاز کیا ہے۔ مزید یہ اشعار مدرسہ رحیمیہ بانڈی پورہ سے شائع ہونے والے ماہنامہ النور اگست ۱۹۹۶ صفحہ نمبر ۲۶ شمارہ نمبر ۶ پر بھی ملاحظہ فرمائیں۔

خدا در انتظار حمد مانیست　　محمد ﷺ چشم براہ ثنا نیست
خدا مدح آفرین مصطفیٰ ﷺ بس　　محمد ﷺ حامد حمد خدا بس
منا جاتے اگر بائد بیاں کرد　　به بیتے هم قناعت میتواں کرد
محمد ﷺ از تو میخواہم خدارا　　خدا یا از تو عشقِ مصطفیٰ ﷺ را
دگر لب وامکن مظہر فضولیست　　سخن از حاجت افزوں تر فضولیست

(ترجمہ) خدا تعالیٰ ہماری حمدوں کا منتظر نہیں، نہ ہی حضرت محمد ﷺ ہماری تعریفوں کے محتاج ہیں خدا تعالیٰ خود حضور ﷺ کی تعریف کرتا ہے، محمد عربی ﷺ نے اللہ کے حمد بیان کئے ہیں۔ اے مظہر! اب اگر دعا کرنا چاہتے ہو بس اس ایک شعر میں اپنی دعا تمام کر۔

محمد ﷺ از تو میخواہم خدارا　　خدایا از تو عشق مصطفیٰ ﷺ را

یا محمد ﷺ! میں تم سے خدا مانگتا ہوں (یعنی مجھے خدا دیجئے) اور اے خدا! مجھے عشق مصطفیٰ ﷺ دیدے۔ اسکے علاوہ اے مظہر اپنے لب دعا کیلئے نہ کھول بات جب حاجت سے آگے بڑھ جائے تو فضول ہے۔

(ماخوذ از مقدمہ صفحہ نمبر: ا، ترجمہ قرآن شریف از مولینا محمود حسن صاحب دیوبندی بحوالہ آئینۂ حق نما از سید بلال احمد کرمانی صاحب)۔

دیوبند کے قطب القطاب مولانا محمد یعقوب نانوتوی صاحب بارگاہِ رسول ﷺ میں عرض کرتے ہیں

کن برمن خستہ جگر یا رحمۃً للعالمین — ہم از سر لطف یا رحمۃً للعالمین
کاش ازیں ہفتہ عشرہ ماندے — بردرت سالے و ماہے یارسول

(ماخوذ از سیرت یعقوب مملوک ص۸۳)

(۴) اب ذرا علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ کی طرف آتے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب کشمیری کے ملفوظات "ملفوظات محدث کشمیری صفحہ نمبر ۲۱۰" میں ایک عنوان علامہ سید احمد رضا بجنوری (مرتب کتاب وداماد حضرت شاہ صاحب) نے کچھ اس طرح باندھا ہے۔

حضور ﷺ مستغاث الخلق (یعنی مخلوق کو مدد کرنے والے)

(۱۶۴) مستغاث الخلق:۔ یعنی حق تعالیٰ شانہ کے بعد سب ہی آپ ﷺ کی نگہ التفات وکرم کے محتاج واُمیدوار ہیں حضرت شاہ صاحب کے نعتیہ کلام کا آخری شعر یہ ہے۔

مستغیث است الغیاث اے سرور عالی مقام
در صلہ از بار گاہت در نشید ایں قصید

"مستغیث است الغیاث اے سرور عالی مقام" یعنی مدد کرنے والے ہو، اے مدد کرنے والے !اے سرور عالی مقام ﷺ۔ گویا شاہ صاحب آپ ﷺ کو مدد کرنے والا بھی مانتے ہیں پھر آپ ﷺ کو مدد کیلئے پکارتے بھی ہیں اور جناب بجنوری صاحب حضرت شاہ صاحب کی یہ باتیں قلمبند کر کے یوں اپنے تاثرات قلمبند کرتے ہیں کہ "شاید اس دور عروج نجدیت میں" میں یہاں کچھ عجیب سی باتیں جمع کر رہا ہوں، مگر میرے نزدیک اظہار واعلان حق میں کوئی چیز مانع نہیں ہونی چاہیۓ بلکہ "نوارا تلخ ترمے زن چوں ذوق نغمہ کم یابی" اور میری افتاد طبع بھی اسی کے متقاضی ہے۔ (ملفوظات محدث کشمیری صفحہ نمبر ۲۱۰ **بحوالہ آئینئہ حق نما از مولاناسید بلال احمد کرمانی صاحب).**

تمہید از حضرت سید محمد حسن صاحب بخاریؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمین و صلی الله علیٰ خیر خلقه محمد و علیٰ اٰله و اصحابه اجمعین

اما بعد!

فقیر سید محمد حسن بخاری ابن صاحب الفضیلت مولینا سید عبدالکبیر صاحب بخاری طاب اللہ ثراہ عرض پرداز ہے کہ گذشتہ سال سرینگر اور بیرون سرینگر کے چند علماء کے درمیان یہاں مسئلہ شیئاً للہ کے جواز و عدم جواز کے متعلق بحثا بحثی ہوئی، اور کچھ لوگ تو سلف صالحین کے فتاویٰ سے مستغنیٰ اور بے پرواہ بنکر اس کے عدم جواز کا فتوے دے کر طریقۂ اعتدال اور ضابطۂ حق و انصاف سے تجاوز کرنے میں بہت آگے بڑھے۔

ان سے ہمیں غرض نہیں۔ کہنا تو یہ ہے کہ میں اتفاق سے اپنے اسلاف کے کتب خانہ کی چھان بین کر رہا تھا تو اچانک مسئلہ شیئاً للہ کے متعلق حضرت شیخ الاسلام خاتم الحفاظ حضرت مولینا محمد انور شاہ صاحبؒ سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند کا نقل فتویٰ دیکھنے میں آیا۔ اور فتویٰ کے آخر میں اپنے والد ماجد مولینا عبدالکبیر صاحب بخاری طاب اللہ ثراہ کی رائے گرامی قدر بھی دیکھی۔ اس فتویٰ کی اصلی کاپی پیر بہاؤالدین صاحب مرحوم امام جامع مسجد باڈی پورہ کے ہاں محفوظ ہے۔ اور راقم نے وہ اصلی فتویٰ خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اس لئے بزرگوں اور اسلاف کرام کا تبرک سمجھ کر اصل فتویٰ اور اپنے والد ماجد کی اس پر تحریری رائے معہ ترجمہ ہدیہ قارئین کرتا ہوں۔ اس سے اچھی طرح اندازہ ہوگا کہ حضرت شاہ صاحب جیسے محدث مسئلہ شیئاً للہ کے بارے میں کیا رائے رکھتے تھے، اور ہمارے اسلاف کرام کے اعتقادات کیا تھے۔ اس سے زیادہ میرا مطلب کچھ بھی نہیں۔ **و الله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم.**

(نوٹ) نقل فتویٰ راقم کے نزدیک حرف بحرف موجود اور محفوظ ہے۔ اب آپ حضرت شاہ صاحب کے فتویٰ کا نقل در جواز شیئاً للہ ملاحظہ فرمایئے چونکہ اصل فتویٰ فارسی میں ہے عوام الناس کی سہولیت کیلئے اس کا ترجمہ اردو میں ساتھ ساتھ کیا گیا۔ قارئین شیئاً للہ کے جواز پر حضرت شاہ صاحبؒ کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

"اصل عبارت اردو میں"

صاحب فتوٰی رملیہ حضرت شیخ خیر الدین رملیؒ استاد صاحب دُرمختار سے یہ مسئلہ شیخ ابراہیم صماویؒ نے دمشق میں دریافت کیا، کہ بعض جلیل القدر حضرات صوفیہ مسجدوں میں حلقہ باندھ کر جہراً اور اونچی آواز سے یاد خدا اور ذکر الٰہی کرتے ہیں اور یہ حضرات اپنے باپ داداؤں سے اسی طرح اس ذکر کے عادی ہوتے ہیں۔ اور یہ صوفیاء کے وہ قصائید بھی ذکر کی محفلوں میں سناتے ہیں۔ جو ارباب حال اور اصحابِ معرفت نے سنائے ہیں۔ جسے قصیدۂ قادریہ سوریہ اور مطاوعیہ۔ اور یہ وہ حضرات ہیں جن کے متعلق فقہائے ملت محمدیہ ﷺ **علی صا حبھا الصلوٰۃ والتحیه تلقی بالقبول** کیا ہے اور یہ حضرات اسی پر بس نہیں کرتے، بلکہ یہ اپنی محفلوں اور مجلسوں میں یا شیخ احمد رفاعی شیئاً للہ، یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ جیسے وظائف بھی پڑھتے ہیں۔ اور ان حضرات کو ہمچو قسم کے وظائف وکلمات کے پڑھتے وقت زبردست وجدانی کیفیت اور حال ترقی روحانی حاصل ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں انکے باقی مقالات معروف میں تو فرمائے، کہ ان صوفیوں کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں۔ یہ شیخ ابراہیم صمادیؒ سے دمشق میں پوچھا گیا تھا۔

حضرت شیخ خیر الدین رملی صاحب فتاوائے حامدیہ کا جواب نمبر (۱) جسکو حضرت شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ، من وعن نقل کرتے ہیں۔

فرماتے ہیں: کہ صوفیوں کی حقیقت بیان کرنے کے بعد فرمایا صوفیوں کے حالات مقامات کا انکار جاہل اور غبی کے سوا کوئی نہیں کرسکتا۔ اور فرمایا: کہ انکے ذکر جہری کے حلقے، یا اپنے مشائخ اور بزرگوں کے قصائید سنانا اور مسجدوں میں صوفیانہ غزل پڑھنا سب درست اور جائز ہے۔ رہا ان کا قول: "یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ" یہ ایک ندا اور پکار ہے اور جب اسکے شیئاً اضافہ اور زیادہ کیا جائے۔ تو اسکا مطلب اللہ کی عزت و تعظیم کی تصدیق وتائید کرتے ہوئے کسی چیز کا طلب کرنا۔ تو پھر اس میں موجب حرمت اور گناہ کا سبب کیا ہے یعنی کچھ بھی نہیں۔ مزید فرمایا: جس نے شیئاً للہ پڑھنے والوں کے متعلق کفر کا فتوٰی دیا۔ اس فتوٰی سے دھوکہ اور فریب میں نہ پڑنا چاہیئے۔ یعنی وہبانیہ کی عبارت اجرائے کفر کیلئے اس باب میں نہایت واہی اور رکیک ہے، کیونکہ اسکی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ حالانکہ فقہائے اسلام کا مسلمہ قول ہے۔ مومن کو ایمان سے خارج نہیں کرتا، مگر اس شئی کا انکار جو متفقہ طور اسلام میں داخل ہو۔ اور فقہاء کا یہ بھی قول ہے کہ تکفیر کا فتوٰی دینا بہت

بڑی چیز ہے۔ اور یہ کہ مسلمانوں کو کفر کا فتویٰ دینا گناہ عظیم اور بڑی بات ہے۔ اور اگر بنا بر روایتِ ضعیفہ ہو بھی، تو پھر بھی کفر کا اس پر فتویٰ دینا کب روا اور زیبا ہے؟

وہبانیہ کے شارح نے کہا کہ زیر بحث کلمہ کے بارے میں کفر کا فتویٰ نہ دینا ہی راجح اور پسندیدہ ہے۔ جن لوگوں نے کفر کا فتویٰ دیا ہے ان کی دلیل یہ ہے: کہ خدائے عزہ جل کیلئے کچھ سوال کرنا اور مانگنا ہے، حالانکہ وہ غنی اور بے نیاز ہے، اُسے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ یہ کوئی دلیل اور وجہ نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ کسی مسلمان کے دل میں ایسا خیال نہیں آسکتا کہ ہم خدا کیلئے طلب کرتے اور کچھ مانگتے ہیں۔ پس شیئاً للہ کا لام تکریم و تعظیم کیلئے اسی مقام پر ہے۔ جیسے آیت بلند پایہ (فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ) میں تعظیم کیلئے ہے۔ ورنہ یہاں پر بھی اعتراض وارد ہوگا۔ (فتاویٰ خیریہ جز ثانی مطبوعہ، مصر صفحہ ۴۸۴، بحوالہ آئینہ حق نما از سید بلال احمد کرمانی صاحب)۔

حاصل یہ ہے کہ حضرت شاہ صاحب مرحومؒ نے شیئاً للہ کے جواز کا فتویٰ از خود نہیں دیا۔ شاہ صاحب نے رملیہ استاد صاحبِ درمختار کے فتویٰ کے مطابق جواب دیا ہے اور اس جواب کو کافی اور وافی سمجھا ۔

(از فتاویٰ حامدیہ محمد انور عفی عنہ)

اس فتویٰ کے نیچے مفتی عبدالکبیر بخاری صاحب نے یہ عبارت لکھی ہے:

” شرح این مسئله: قول المولی المعظم و المفتی المکرم مجمع العلوم و الفنون الذی علمه اشهر و انور من الشمس و القمر المولوی محمد انور جزاه الله عنا خیر الجزاء‘‘ (عبد الکبیر بخاری)

(ترجمہ) اس باب میں: حضرت شاہ صاحب کا فتویٰ معتبر اور معتمد ہے ، کہ آپکا علم آفتابِ تابان اور ماہتابِ آسمان سے بھی روشن ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ (عبدالکبیر بخاری ترجمہ اردو از سید حسن صاحب بخاری)

(۲)

حضرت شاہ صاحب کا ایک اور فتویٰ بمقام ترمبہ گنڈ ۱۳۵۰ھ بھی انہی مسائل کے بارے میں موجود ہے ترنبہ گنڈ میں یہ فتویٰ دیتے وقت احقر کے نانا جان حضرت حکیم محی الدین شاہ صاحب فقیر سوپوریؒ خصوصاً شاہ صاحب کو مرض خونی بواسیر کے علاج کے سلسلے میں تشریف لائے تھے اور انکے ساتھ انکے برادر زادہ حکیم غلام رسول شاہ صاحب (جیلانی مطب خانقاہِ معلیٰ) سوپور بھی تھے۔ فتویٰ یہ ہے۔

(۱) درود حضور خواندن وندا بہ یارسول ﷺ جائیز است (۲) حیات انبیاءؑ واولیاءؒ وامداد از ارواح مبارک ایشان ثابت است (۳) استعانت واستمداد از اولیائے کرامؒ بطور استحضار ذہنی درست است (۴) شیئاً للہ درختمات جائیز است ودر مسجد بعد ختم بطریق آہستہ بخواندہ باجازت پیرانِ طریقت بہمیں عنوان بخواند آئندہ رسالہ مسائل صدر معہ ادلہ تالیف نمودہ آید۔ بندہ محمد انور (از ترنبہ گنڈ ۱۳۵۰ھ بحوالہ "آئینہ حق نما" از مولانا سید بلال احمد کرمانی صاحب)۔

اب آخر پر آپ کے سامنے یہاں غیر مقلد (اہلحدیث، سلفی) مکتبہ فکر سے منسلک چند عالموں کے اقوال واستغاثہ پیش کرتا ہوں، توجہ فرمائیں۔

علامہ ابن تیمیہ سے سوال کیا گیا حضور نبی اکرم ﷺ سے توسل کرنا جائیز ہے یا نہیں؟

علامہ ابن تیمیہ نے کہا: الحمد اللہ! حضور نبی اکرم ﷺ پر ایمان اور آپ ﷺ کی اطاعت اور آپ ﷺ کی محبت، آپ پر صلوٰۃ وسلام، آپ ﷺ کی دعا و شفاعت اور اسی طرآپ کے افعال اور حضور نبی اکرم ﷺ کے حق میں بندوں کے وہ احکام جن کا بجا لانا واجب قرار دیا گیا ہے۔ ان سب کو وسیلہ لانا باتفاق المسلمین مشروع ہے۔ (ابن تیمیہ فی المجموع الفتاوی، ۱۴۰/۱)

علامہ ابن تیمیہ مذید کہتے ہیں: جب اللہ سے دعا کرنے والا یہ کہتا ہے کہ میں تجھ سے فلاں کے حق اور فلاں فرشتے، انبیاء اور صالحین وغیرہ کے حق (وسیلہ) سے سوال کرتا ہوں یا فلاں کی حرمت اور فلاں کی جاہ ومنزلت کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں، اس دعا کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ کے نزدیک ان مقربین کی خاص جاہ و منزلت ہے اور یہ دعا صحیح ہے۔ اللہ کے نزدیک ان مقربین کی جاہ ومنزلت اور حرمت ہے جس کا یہ تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی خوب قدر افزائی فرمائے اور جب یہ شفاعت کریں تو ان

کی شفاعت قبول فرمائے، کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کون اس سے شفاعت کرسکتا ہے۔ (المرجع نفسہ، ۲۱۱/۱)۔

قاضی شوکانی: اہلحدیث کے نہایت معتمد امام قاضی شوکانی نے اپنے رسالہ "الدر النّضید فی اخلاص کلمة التوحید ۱۹۔۲۰" میں لکھا ہے۔

"حضور اکرم ﷺ سے توسل آپ کی حیات میں بھی ہے اور وصال کے بعد بھی آپکی بارگاہ میں بھی ہے اور بارگاہ سے دور بھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں آپ ﷺ سے توسل ثابت ہے اور آپ ﷺ کے وصال کے بعد دوسروں سے توسل باجماع صحابہ سے ثابت ہے۔" (یہ علامہ شوکانی کا قول تحفۃ الاحوزی شرح الترمذی' جلد۴ ص ۲۸۲، میں بھی درج ہے)۔

مزید علامہ شوکانی نے الدر النّضید فی اخلاص کلمة التوحید ۲۱۔۲۲ بیان کیا ہے جس کو علامہ عبد الرحمان مبارکپوری نے تحفۃ الاحوزی شرح الترمذی' جلد۱۰ ص ۲۶، پر درج کیا ہے کہ علامہ شوکانی بیان کرتے ہیں: انبیاء اور صالحین کے توسل سے منع کرنے والے قرآن مجید کی ان آیات سے استدلال کرتے ہیں؛

۱. (مَا نَعۡبُدُهُمۡ اِلَّا لِيُقَرِّبُوۡنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلۡفٰى)، وہ (اپنی بُت پرستی کے جھوٹے جواز کے لئے یہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کی پرستش صرف اس لیے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کا مقرب بنادیں۔

۲. (فَلَا تَدۡعُوۡا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا)، سو اللہ کے ساتھ کسی اور کی پرستش مت کیا کرو۔

۳. (لَهٗ دَعۡوَةُ الۡحَقِّ ط وَالَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖ لَا يَسۡتَجِيۡبُوۡنَ لَهُمۡ بِشَىۡءٍ)، اسی کے لیے حق (یعنی توحید) کی دعوت ہے، اور وہ (کافر) لوگ جو اس کے سوا (معبودانِ باطلہ یعنی بتوں) کی عبادت کرتے ہیں، وہ انہیں کسی چیز کا جواب بھی نہیں دے سکتے۔

ان آیات سے استدلال صحیح نہیں ہے کیونکہ سورۃ الزمر کی آیت نمبر ۳ میں یہ تصریح ہے کہ مشرکین بتوں کی عبادت کرتے تھے اور جو شخص کسی عالم کے وسیلے سے دعا کرتا ہے وہ اس کی عبادت نہیں کرتا، بلکہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس عالم کے حاملِ علم ہونے کی وجہ سے اس کی اللہ کے نزدیک فضیلت ہے۔ اس وجہ سے وہ اس کے وسیلے سے دعا کرتا ہے۔ اسی طرح سورۃ الجن کی آیت نمبر ۱۸ میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک کرکے پکارنے (یا عبادت کرنے) سے منع کیا ہے، مثلاً کوئی شخص کہے میں اللہ اور فلاں کی عبادت کرتا

ہوں، اور جو شخص کسی عالم کے وسیلہ سے دعا کرتا ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے بعض نیک بندوں کے اعمال صالحہ کا وسیلہ پیش کرتا ہے، جیسا کہ ایک غار میں تین شخص تھے اور اس غار کے منہ پر ایک چٹان گر گئی تو انہوں نے اپنے اعمالِ صالحہ کے وسیلہ سے دعا کی، اسی طرح سورۃ الرعد کی آیت نمبر ۱۴ میں ان لوگوں کی مذمت کی ہے جو ان لوگوں کو (معبود سمجھ کر) پکارتے تھے جو ان کو کوئی جواب نہیں دے سکتے تھے۔ وہ اپنے رب کو نہیں پکارتے تھے جو ان کی دعا قبول کرتا ہے اور جو شخص مثلاً کسی عالم کے وسیلہ سے دعا کرتا ہے، وہ (حقیقت میں) صرف اللہ تعالیٰ سے ہی دعا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے نہیں دعا کرتا اور نہ ہی اسی سے دعا کرتے ہوئے کسی غیر کو شریک کرتا ہے۔

نواب صدیق حسن بھوپالی: غیر مقلدین کے متفقہ مجدد و مفکر علامہ صدیق حسن بھوپالی بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض گزار ہیں۔

یَا سَیِّدِیْ یَا عُرْوَتِیْ وَوَسِیْلَتِیْ
یَا عُدَّتِیْ فِیْ شِدَّةٍ وَّ رُخَاءٖ

اے میرے آقا! میرے سہارے، میرے وسیلے، سختی اور نرمی میں میرے کام آنے والے

یَامَقْصِدِیْ یَا اُسْوَتِیْ وَ مَعَاضِدِیْ
وَ ذَرِیْعَتِیْ یَا مَرْصَدِیْ مَوْلَائِیْ

اے میرے مقصد، اے میرے پیشوا اور میرے پروردگار اور میرے ذریعہ اور اے میرے ٹھکانے۔ میرے مولا۔

قَدْ جِئْتُ بَابَکَ ضَارِعًا مُتَفرِعًا
متاوّھا بِتنفّسِ صَعْدَاء

میں آپ کے دروازے پر ذلیل ہوں، گڑگڑا رہا ہوں۔ میری سانس پھولی ہوئی ہے

مَالِیْ وَرَاءَ کَ مُسْتَغَاثٌ فَارْحَمَنْ
یَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ بُکَائِیْ

آپ کے سوا میرا کوئی نہیں، جس سے مدد مانگی جائے۔ اے رحمۃ للعالمین میری آہ و فغاں پر رحم فرمائیے۔

وَسِوَاکَ مَالِیْ فِی الْقِیَامَةِ شَافِعٌ
اَنْتَ الْمُخَلِصُ لِیْ مِنَ الْبَاسَآءِ

آپ کے سوا قیامت میں میرا کوئی شفاعت کرنے والا نہیں، آپ ہی مجھے سختیوں اور مصیبتوں سے بچانے والے ہیں۔

(مآثر صدیقی موسوم بہ سیرت والا جاھی ص ۳۰، ۳۱ جلد ۲، قصیدۃ العنبریہ فی مدح خیر البریہ حاشیہ ہدیۃ المھدی ص ۲۰)

۲: یہی نواب حسن صدیق بھوپالی بارگاہ رسالت میں عرض گذار ہیں

یَـا اَیَّهَـا الشَّـمُـسُ الـرَّفِیُعُ مَکَـانُـه‘
ضَـاءَ تُ بِـنُـوُرِکَ سَـاحَةُ التُّـر ابـاءِ
وَرَجَـاءُ عَبُـدِکَ مِـنُ جَنَابِکَ سَیِّدی
نَیُــلُ الشَّــفَــاعَةِ زُبُــدَــةُ اَلَا لَآءِ

یعنی: اے اونچے مکان پر چمکنے والے سورج، آپ کے نور سے زمین کے سارے میدان روشن ہو گئے۔ اے میرے سردار ”آپ کا بندہ“ آپکی جناب میں شفاعت کا امیدوار ہے جو تمام امیدواروں کی جان ہے“ (مآثر صدیقی جلد۲ص ۳۱)

مولوی ثناء اللہ امرتسری : مناظر اہل حدیث مولانا ثناء اللہ امرتسری بھی حضور مشکل کشائے دو جہاں ﷺ کے حضور فریاد کر رہے ہیں۔

اے کالی کملی والے آقا ذرا خبر لے — منجدھار میں ہے بیڑا خیر الانام اپنا
اے ناخدائے امت اب آن کر ترادو — عالم سے ورنہ شاہا مٹتا ہے نام اپنا

(ماخوذ از ”رسالہ اہلحدیث امرتسر“ ص ۶، ۷، جولائی ۱۹۱۶)

فرض نمازوں کے بعد اذکار اور دعاء کا بیان

ہر محفل کا آغاز اللہ کے پاک کلام سے ہوتا ہے اور اس کے بعد نعت نبی ﷺ، درود وسلام، دیگر اذکا اور آخر پر دعاء سے اختتام ہوتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح ہر نماز کے بعد پہلے ذکر اللہ اسکے بعد درود وسلام اور آخر پر دعاء کرنے سے نماز بھی بدرجہ قبولیت پہنچتی ہے اور اللہ کے دربار میں ہماری دعائیں بھی شرفِ قبولیت حاصل کرتی ہیں۔ دعاء کو عبادت کا مغز قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا جتنا ہو سکے دعاء کیا کریں خصوصاً ہر نماز کے بعد۔

۱۔۔" اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃًط اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَo" (سورہ الاعراف،۷:۵۵)

"تم اپنے رب سے گڑگڑا کر اور آہستہ (دونوں طریقوں سے) دعاء کیا کرو، بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" (ترجمہ آیت مذکورہ از عرفان القرآن)

۲۔۔"اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِo (سورہ البقرۃ:۱۸۴)

"دعا مانگنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے مانگتا ہے۔"

۳۔۔" قُلْ مَا یَعْبَؤُ ابِکُمْ رَبِّیْ لَوْ لَا دُعَاؤُکُمْo" (الفرقان:۷۷)

"آپ (ﷺ) فرما دیجئے، اگر تم دعا نہ کرو تو میرا رب بھی تمھاری کچھ پرواہ نہیں کرے گا۔"

۱...... **عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رضی اللہ عنہا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ: اِذَا صَلَّی الصُّبْحَ حِیْنَ یُسَلِّمُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا طَیِّبًا وَ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا.** (ابن ماجه؛ کتاب : اقامة الصلاة والسنة فيها، الرقم: ۹۲۵)

"حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز کے بعد یہ دعا مانگتے: "**اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا طَیِّبًا وَ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا**" (اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع، پاکیزہ رزق اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں)۔"

۲...... **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَتَانِي اللَّیْلَۃَ رَبِّي تَبَارَکَ وَ تَعَالَی فِي اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ ...... وَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ (ﷺ)، اِذَا صَلَّیْتَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ، اِنِّي اَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ، وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ، وَ حُبَّ الْمَسَاکِیْنِ، وَاِذَا اَرَدْتَ**

بِعِبَادِکَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي اِلَيْکَ غَيْرَ مَفْتُوْن. (ترمذی؛ کتاب: تفسیر القرآن، الرقم: ٣٢٣٣، ٣٢٣٥ ۔ موطا امام مالکؒ؛ کتاب: القرآن، الرقم: ٥٠٨)

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات میرا رب میرے پاس نہایت احسن صورت میں آیا...... اور فرمایا: **اَللّٰهُمَّ، اِنِّي اَسْأَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاکِيْنِ، وَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِکَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي اِلَيْکَ غَيْرَ مَفْتُوْن** ۔ ’’اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: ؛ اے محمد (ﷺ)! جب آپ (ﷺ) نماز ادا کر چکیں تو یہ دعا مانگیں: اے اللہ! میں تجھ سے اچھے اعمال کے اپنانے، برے اعمال کو چھوڑنے اور مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو آزمانے کا ارادہ کرے تو مجھے اس سے پہلے ہی بغیر آزمائے اپنے پاس بلا لے۔‘‘

٣...... **عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَخَذَ بِيَدِهِ يَوْمًا ثُمَّ قَالَ: يَامُعَاذُ، اِنِّي لَأُحِبُّکَ. فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ: بِأَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ (ﷺ)، وَاَنَا، وَاللهِ، اُحِبُّکَ. قَالَ: اُوْصِيْکَ يَا مُعَاذُ، لَاتَدَعَنَّ فِي دُبُرِ کُلِّ صَلَاةٍ اَنْ تَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ، اَعِنِّي عَلَى ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ.** (ابوداود؛ کتاب: الصلاة، الرقم: ١٥٢٢ ۔ نسائی فی السنن الکبری، الرقم: ٩٩٣٧)

’’حضرت معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک دن ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، حضرت معاذ ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ (ﷺ) پر قربان ہوں، بخدا میں بھی آپ (ﷺ) سے محبت کرتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا ہرگز نہ چھوڑنا: **اَللّٰهُمَّ، اَعِنِّي عَلَى ذِکْرِکَ وَ شُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ** ’’اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اچھی طرح عبادت کی ادائیگی میں میری مدد فرما۔‘‘

٤...... **عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا قَضَى صَلَاتَهُ مَسَحَ جَبْهَتَهُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ يَقُوْلُ: نَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ، اَللّٰهُمَّ اذْهَبْ بِالْهَمِّ وَالْحُزْنِ.**

(نسائی في عمل اليوم والليلة، الرقم: ١١٢)

''حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو اپنے دائیں ہاتھ سے اپنے چہرہ مبارک کا مسح کرتے اور فرماتے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ رحمٰن ورحیم کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اے اللہ! غم وحزن کو دور فرما دے۔''

۵...... **عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ: کَانَ اَکْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وِقِنَا عَذَابَ النَّارِ.** (بخاری؛ کتاب: الدعوات، الرقم: ٦٠٢٦)

''حضرت انس ؓ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے: اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دینا اور ہمیں عذاب جہنم سے بچانا۔''

٦...**عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَیاللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الدُّعَاءِ.** **(ترمذی، باب ماجاء فی فصل الدعاء، رقم: ۳۳۷۰)**

'' حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ بلند مرتبہ کوئی چیز نہیں۔''

۷۔حضرت ثوبان ؓ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے، **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ(تین مرتبہ)اور(اس کے فوراً بعدایک مرتبہ)اَللّٰھُمَ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ"(مسلم، رقم: ۱۳۳۴)**

۸... سیدنا ابوامامہ ؓ بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ ہر نماز کے بعد **اٰیَةُ الْکُرْسِی (سورہ بقرہ آیت ۲۵۵ سے)** پڑھ لے وہ مرتے ہی جنت میں داخل ہوگا۔ **(السننِ الکبریٰ لِلنسائی: رقم: ۹۹۲۸)**

۹۔۔سیدنا علی ابن ابی طالب ؓ بیان کرتے ہیں: رسولُ اللہ ﷺ جب نماز کا سلام پھیرتے تو اِن کلمات کے ذریعے اللہ سے دعا مانگتے تھے: **اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَااَخَّرقتُ وَمَااَسْرَرْتُ وَمَااَعْلَنْتُ وَمَااَسْرَفْتُ وَمَااَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّی اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤخِّرُ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ"(مُسلم، رقم: ۱۸۱۳)**

سید الاولیاء غوث الثقلین پیرانِ پیرغوث العظم دستگیر الشیخ سید عبد

القادر جیلانیؒ نے اپنی کتاب "غنیة الطالبین" میں صفحہ نمبر ۶۰۵ تا صفحہ نمبر ۶۰۸ پر نماز فجر اور عصر کے وقت پڑھی جانے والی مندرجات دعائیں رقم فرمائی ہیں اور دعا کے بعد حدیث مبارک بروایت انس بن مالکؓ یوں نقل فرمائی ہے۔ "انس بن مالکؓ فرماتے ہیں" کہ آں حضرت ﷺ نے فرمایا: "جب امام محراب میں کھڑا ہو جائے، صفیں درست ہو جائیں تو اللہ تعالٰے اپنی خاص رحمت نازل فرماتا ہے، جو سب سے اول امام پر نازل ہوتی ہے، پھر مقتدیوں پر جو امام کے دائیں کھڑے ہوتے ہیں، پھر بائیں طرف کھڑے ہونے والوں پر۔ پھر یہ رحمت سب لوگوں پر پھیل جاتی ہے۔ فرشتہ پکار کر کہتا ہے اے فلاں! تُو نے فائدہ حاصل کر لیا، مگر فلاں اس سے محروم رہا، فائدہ اٹھانے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتے ہیں، گھاٹے میں وہ رہتے ہیں جو دعا کئے بغیر مسجد سے باہر آجاتے ہیں، ایسے شخص کے بارے میں فرشتے کہتے ہیں کہ فلاں آدمی خدا کی رحمت سے بے پرواہ ہو گیا، کیا تو یہ سمجھ کر باہر آ گیا ہے کہ اس کی رحمت کے خزانے میں تیرے لئے کچھ نہیں رہا"۔

دعائیں:۔

ا ... اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ شُکْرًا وَلَکَ الْمَنَّ فَضْلًا بِنِعْمَتِکَ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ نَسْئَلُکَ اَللّٰهُمَّ فَرَجًا قَرِیْبًا فَاِنَّکَ لَمْ تَزَلْ مُجِیْبًا وَ صَبْرًا جَمِیْلًا وَ عَافِیَةً مِنْ جَمِیْعِ الْبَلَایَا وَ السَّلَامَةَ مِنْ طَرِیْقِ الرَّزَایَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اِجْتَمَاعَنَا اِجْتَمَاعًا مَرْحُوْمًا وَ تَفَرُّقًا مَعْصُوْمًا وَلَا تَجْعَلْ فِیْنَا شَقِیًّا وَلَا مَحْرُوْمًا وَلَا تَرُدَّنَا بِالْفَاقَةِ اِلٰی غَیْرِکَ وَلَا تَحْرِمُنَا سَعَةَ خَیْرِکَ وَ حَقِیْقَةَ التَّوَکُّلِ عَلَیْکَ وَخَالِصَ الرَّغْبَةِ فِیْمَا لَدَیْکَ رَامْلًا قُلُوْبَنَا مِنْکَ الْغِنَا وَاکْسُ وَجُوْهَنَا مِنْکَ الْحَیَاءَ وَارْزُقْنَا خُیْرَالْاٰخِرَةِ وَالدُّنْیَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَیْرَ الصَّبَاحِ وَ خَیْرَالسَّمَاءِ وَ خَیْرَ الْقَضَاءِ وَ خَیْرَ الْقَدْرِ وَاصْرِفْ عَنَّا شَرَّ الصَّبَاحِ وَ شَرَّ الْمَسَاءِ وَ شَرَّ الْقَضَاءِ وَشَرَّ الْقَدَرِ اَللّٰهُمَّ وَمَا اَنْزَلْتَ فِیْ هٰذَ الْیَوْمِ مِنْ سُوْءٍ وَ بَلَاءٍ وَ شَرٍّ وَ دَآءٍ وَ فِتْنَةٍ فَاصْرِفْهُ عَنَّا وَ عَنْ جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ یَا اَرْحَمَ الرَّحِمِیْن.

۲... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا لَا اِلٰهَ هُوَ اَهْلُ الْکِبْرِیَاءِ وَالْعِزَّةِ وَ وَلِیُّ الْغَیْثِ وَالرَّحْمَةِ مَالِکُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ عَظِیْمُ الْمَلَکُوْتِ شَدِیْدُ الْجَبَرُوْتِ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اَوَّلُ کُلِّ شَیْءٍ وَ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَرَازِقُهٗ سُبْحٰنَهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُسَاحَنَا صَبَاحًا صَالِحًا لَا مُخْرِیًا وَ لَا فَاضِحًا. اَللّٰهُمَّ اکْفِنَا شَرَّ نَوَائِبِ الزَّمَانِ وَ مَکْرُوْهَهٗ وَ مَضَارِعَ السُّوْءِ مَصَائِدَ الشَّیْطَانِ وَ مَوَارِدَ صَوْلَةِ السُّلْطَانِ وَوَفِّقْنَا فِیْ یَوْمِنَا هٰذَا وَ فِیْ سَائِرِ الْاَیَّامِ لِاِسْتِعْمَالِ الْخَیْرَاتِ وَ هِجْرَانِ السَّیِّاٰتِ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْنَا وَ اَصْلِحْ قُلُوْبَنَا وَ اَصْلِحْ اَخْلَاقَنَا وَ اَصْلِحْ اَفْعَالَنَا وَ اَصْلِحْ اٰبَاءَ نَا وَ اَجْدَادَنَا وَجَدَّاتِنَا وَدُنْیَانَنَا وَ اٰخِرَتَنَا. اَللّٰهُمَّ کَمَا اَمْضَیْتَ اللَّیْلَةَ بِالسَّلَامَةِ وَالْعَافِیَةِ فَاَمْضِ عَلَیْنَا النَّهَارَ بِالسَّلَامَةِ وَالْعَافِیَةِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ. اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ اٰمِیْنَ یَا اللّٰهُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ.

۳... اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَااِلٰهَ اِلَّاهُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا مَا اَظْهَرْنَا وَمَا اَسْرَرْنَا وَ مَا اَخْفَیْنَا وَ مَا اَعْلَنَّا وَ مَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنَا رَضَاءَ کَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَاخْتِمْ لَنَا بِالسَّعَادَةِ وَالشَّهَادَةِ وَالْمَغْفِرَةِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اٰخِرَ اَعْمَارِنَا خَیْرًا وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِنَا خَیْراً وَ خَیْرَ اَیَّامِنَا یَوْمَ نَلْقَاکَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَمِنْ فُجَاءَ ةِ نِقْمَتِکَ وَ مِنْ تَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ دَرکِ الشَّفَآءِ وَجَهْدِ الْبَلَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَ تَغَیُّرِ النَّعْمَآءِ وَ سُوْءِ الْقَضَاءِ نَعُوْذُبِکَ مِنْ جَمِیْعِ الْمَکَارَةِ وَالْاَسْوَآءِ وَنَسْئَلُکَ اَللّٰهُمَّ خَیْرَ الْعَطَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اَنْ تَکْشِفَ سَقِیْمَنَا وَ تُبْرِئَ مَرْضَانَا وَتَرْحَمَ مَوْتَانَا وَ تُصِحَّ اَبْدَانَنَا وَ تُخَلِّصَهَا لَکَ اَللّٰهُمَّ اَخْلِصْ اَدیَانَنَا وَ اَنْ تَحْفَظَ عَیَازَنَا وَتَشْرَحَ صُدُوْرَنَا وَ تَدَبَّرَ

اُمُوْرَنَا وَتُجِیْرَ اَوْلَادَنَا وَ تَسْتَرَجُرْمَنَّاوَ تُرَدَّ غِیَابَنَا وَ اَنْ تُثَبِّتَنَا عَلٰی دِیْنِنَا وَ نَسْئَلُکَ خَیْراً وَ رُشْدًا وَ اَنْ تَتَوَفَّانَا مُسْلِمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ وَ اَنْ تُؤْتِیَنَا حَسَنَةً فِی الدُّنْیَا وَ حَسَنَةً فِی الْاٰخِرَۃِ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ عَذَابَ الْقَبْرِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ.

خُدایا رَحمت دریائے عام است ☆ اَزاں یک قطرہٴ مارا تمام است
اگر آلایشِ خَلق گُنہگار ☆ فروشوئی ازاں دریابہ یک بار
نگردد تیرہ آں دریا زمانے ☆ وِلے روشن شود کارِ جہانے
(از خواجہ نقشبند مشکل کشاؒ)

''آخری بات پاک ذات خالق کائنات کی''

تعاونوا علی البر و التقویٰ

ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان

مدد کرو نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں

اور مدد نہ کرو گناہ اور ظلم میں۔

مآخذ ومراجع

۱۔ القرآن حکیم۔

۲۔ کنزالایمان، ترجمہ قرآن	مولینا احمد رضا خان صاحب۔
۳۔ عرفان القرآن	ازشیخ لاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب۔
۴۔ ترجمہ القرآن	ازشیخ الہند محمود الحسن صاحب (دیوبندی)۔
۵۔ تفسیر ضیاء القرآن	ازپیر محمد کرم شاہ صاحب ازہری۔
۶۔ تفسیر ابن کثیر	ازحافظ عماد الدین ابوالفدا اابن کثیر۔
۷۔ تفسیر عثمانی	ازمولینا شبیر احمد عثمانی صاحب۔
۸۔ صحیح بخاری	ازامام محمد بن اسماعیل بخاری۔
۹۔ صحیح مسلم	ازامام ابوالحسین مسلم بن حجاج القشیر ی۔
۱۰۔ جامع ترمذی	ازامام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی۔
۱۱۔ غنیۃ الطالبین	ازغوث العظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی۔
۱۲۔ الادب المفرد	ازامام محمد بن اسماعیل بخاری۔
۱۳۔ جاءالحق	ازمفتی احمد یار خان نعیمی صاحب۔
۱۴۔ انفاس قدسیہ	ازامیر شریعت علامہ سید محمد قاسم شاہ صاحب بخاری۔
۱۵۔ فضائل درودوسلام	ازامیر شریعت علامہ سید محمد قاسم شاہ صاحب بخاری۔
۱۶۔ فضائل اعمال	ازمولانا محمد ذکریا صاحب۔
۱۷۔ المنہاج السوی	ازشیخ لاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب۔
۱۸۔ معارج السنن	ازشیخ لاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب۔
۱۹۔ هداية الامه	ازشیخ السلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب۔
۲۰۔ تحفۃ الاحوزی شرح الترمذی	ازعلامہ عبدالرحمان مبارکپوری صاحب۔

۲۱۔ نشر الطیب فی ذکر نبی الحبیب ﷺ — ازمولانا اشرف علی تھانوی صاحب۔

۲۲۔ آیئنہ حق نما — ازمولانا سید بلال احمد کرمانی صاحب۔

۲۳۔ حدائق بخشش — ازمولینا احمد رضا خان صاحب۔

۲۴۔ رسالہ اہلحدیث امرتسر — جولائی ۱۹۱۶

۲۵۔ المجموع الفتاوی — ازعلامہ ابن تیمیہ صاحب۔

۲۶۔ الدر النّضید فی اخلاص کلمۃ التوحید — ازعلامہ وقاضی شوکانی صاحب۔

بندۂ پروردگارم ﷻ

امت احمد نبی ﷺ

دوست دار چار یارم ؓ

تابع اولاد علی ؑ

مذہب حنفی ؒ دارم

ملت حضرت خلیل ؑ

خاکپائے غوث اعظم ؓ

زیر سایہ ہر ولی ؒ

حضرت شاہ کرمان اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ
رحمت آباد، ایچ۔ ایم۔ ٹی، سرینگر، کشمیر ۔ ۱۹۰۰۱۲